عارفوں کا عارف

سیرت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

صوفی محمد ضمیر حسین رضا ارشدی

عماد بک سنٹر لاہور

عارفوں کا عارف

سیرت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

صوفی محمد ضمیر حسین رضا ارشدی

عماد بک سنٹر اُردو بازار لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

۹۵۲۶۶

نام کتاب ——— عارفوں کا عارف

تحریر و تحقیق ——— صوفی محمد ضمیر حسین رضا ارشدی

نظر ثانی ——— علامہ قاری محمد نسیم نقشبندی ارشدی

کمپوزنگ ——— قریشی آرٹ اینڈ پرنٹنگ سنٹر

ڈیزائننگ ——— امتیاز قریشی (سرصوبہ شاہ) / لے ایف ایس ایڈورٹائزرز
0345-4653373

قیمت ——— 250/= روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
Email: shabbirbrothers006@yahoo.com

عماد بک سنٹر اُردو بازار لاہور

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

خاکہ تعارف

نام:	طیفور
کنیت:	ابویزید یا بایزید
نسبت:	بسطامی
لقب:	سلطان العارفین
نسب:	طیفور بن عیسیٰ (بن آدم) بن سروشان
ولادت:	188 ہجری بسطام میں
سلسلہ طریقت:	نقشبندیہ
وصال:	15 ماہ شعبان 261 ہجری
عمر:	73 سال
دفن:	بسطام میں (گورستان طیفور)

Marfat.com

تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ

ترجمہ: نیک لوگوں کا ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حدیثِ پاک)

اَلْحِکَایَاتُ جُنْدٌ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی یُقَوِّیْ بِھَا قُلُوْبَ الْمُرِیْدِیْنَ

اولیاء کرام کی حکایات اللہ تعالیٰ کی لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس سے اللہ تعالیٰ مریدین کے دلوں کو مضبوط فرماتا ہے۔ (جنید بغدادیؒ رسالہ قشیریہ)

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں
تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(اقبالؒ)

Marfat.com

تیری نگاہِ ناز نے مست ہمیں بنا دیا
تیری روشن قندیلوں سے گیا گھر گھرا جالا ہے

فرش سے لے کر عرش تک سارا جہاں دکھا دیا
ہوا یورپ منور بھی جو سب دنیا سے کالا ہے

نذرانہ عقیدت

ناچیز اپنی اس کاوش کو ان مبارک ہستیوں کے نام کرتا ہے جن کی مبارک نگاہ نے نہ صرف میری زندگی بدلی بلکہ جو بھی محبت لے کر ان کی بارگاہ میں گیا، اسے آفتاب و مہتاب بنا دیا۔ میری مراد

حضور خواجۂ خواجگان
قبلۂ عالم ثانی زریں زر بخت
پیر صوفی محمد اسلم رح
دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اسلمیہ شاد پور شریف جہلم
اور
میرے مرشدِ پاک، تاجدارِ تصوف حضور خواجہ خواجگان
صوفی باصفا حضرت
خواجہ پیر صوفی ارشد محمود اسلمی
دامت برکاتہم العالیہ
آستانہ عالیہ سلیال شریف
میرپور آزاد کشمیر۔

Marfat.com

فہرست

نذرانہ عقیدت

عرض مؤلف ——— 17

حضرت بایزید بسطامیؒ خاکہ تعارف ——— 19

باب اول

حیات بایزید بسطامیؒ

حسب ونسب ——— 20

ماں کے پیٹ میں کرامات کا ظہور ——— 21

حیات بایزید بسطامیؒ ——— 22

گلشن معرفت کا پھول ——— 22

شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ کا قول ——— 23

حضرت جنید بغدادیؒ کا قول ——— 23

حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں ——— 23

بچپن کا وقت ——— 24

بچپن کا واقعہ ——— 25

امام جعفر صادقؒ کی خدمت میں ——— 26

حضرت بایزیدؒ کا علمی زمانہ ——— 26

سلسلہ طیفوریاں کی شہرت ——— 27

حضرت بایزید بسطامیؒ کا ایک شخص سے ملنا اور طواف کرنا ــ 29

ماں کی خدمت ——— 30

دو باتوں سے یہ دولت حاصل ہوئی ——— 30

حج کا سفر اور والدہ کی خدمت ——— 31

والدہ کی خدمت میں پانی کا پیالہ ——— 33

ماں کی حکم پر کھڑے کھڑے رات گزار دی ——— 34

ماں کی خدمت میں ہاتھ سُن ہو گیا ——— 34

ایک دوست کا خواب ——— 35

باب دوم

تبلیغِ دین اور بایزیدؒ کا اخلاق

حضرت بایزید بسطامیؒ اور ایک فاحشہ عورت ——— 36

حضرت بایزید بسطامیؒ کی ایک کفن چور سے ملاقات ــ 38

شہری نوجوان کا باجا ——— 39

حضرت بایزید بسطامیؒ کے کردار کو یہودی بھی مانتے ــ 40

مجوسی کا اسلام قبول کرنا ——— 41

حضرت یحییٰ بن معاذؒ کا بایزیدؒ کی طرف پہلا خط ——— 42

حضرت یحییٰ بن معاذؒ کا بایزیدؒ کی طرف دوسرا خط ——— 42

کتے کا حضرت بایزید بسطامیؒ کی بارگاہ میں سوال ——— 44

حضرت بایزید بسطامیؒ کا کتے سے مخاطب ہونا ——— 45

بچھو کا ڈسنا ——— 46

حضرت بایزید بسطامیؒ کا کیڑوں کے حقوق کا خیال ــ 47

حضرت بایزید بسطامیؒ اپنی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں دیتے تھے۔ ——— 47

حضرت بایزید بسطامیؒ کا اخلاق ——— 48

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ کا انوکھا اخلاق وحال ـــــ 49

جانوروں پر رحم ـــــ 52

حضرت بایزید بسطامیؒ کے ہاتھ پر 500 عیسائی عالم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ـــــ 53

عیسائی عالم کے سوالات ـــــ 54

حسنِ سلوک ـــــ 68

باب سوم

حضرت بایزید بسطامیؒ کے مقامات وکرامات

حضرت شیخ ابوسعید میخورانیؒ بایزیدؒ کا امتحان لینے آئے۔ ـــ 69

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک سمندر کی مانند ہوں۔ ـــــ 71

حضرت ذوالنون مصریؒ کا بایزیدؒ کو پیغام ـــــ 71

حضرت ذوالنون مصریؒ کا بایزیدؒ کو تحفہ ـــــ 72

حضرت بایزید بسطامیؒ کی ایک درویش سے ملاقات ـــ 73

حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ـــــ 73

حضرت بایزید بسطامیؒ کا اونٹ پر بوجھ لادنا ـــــ 74

حضرت بایزید بسطامیؒ کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبولیت ـــــ 74

بایزید بسطامیؒ کا رب کی بارگاہ میں مقام ـــــ 75

عارف کا درجہ ـــــ 76

آپؒ بادشاہ کے پاس تھے ـــــ 76

شیخ ابویزید قرطبیؒ کی زندگی میں تبدیلی ـــــ 77

سُکر کی حالت ـــــ 79

شیخ شیرازیؒ کا قول ـــــ 80

آدابِ رسالت کے باعث کرم نوازی ـــــ 80

ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ـــــ 81

حضرت شفیق بلخیؒ اور حضرت ابوتراب بخشیؒ

آپؒ سے ملنے آئے۔ ـــــ 82

دوزخ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ ـــــ 83

قول حضرت بایزید بسطامیؒ ـــــ 83

ابوموسیٰ دبیلیؒ ـــــ 83

حضرت بایزید بسطامیؒ ـــــ 83

حضرت بایزید بسطامیؒ سے عارف کے متعلق سوال ـ 84

دریائے دجلہ میں طغیانی ـــــ 84

ساری زمین اولیاء اللہ کا ایک قدم ہے۔ ـــــ 85

زمین بھی دعا کرتی ہے ـــــ 85

ولی کی مسافت کی حقیقت ـــــ

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں ـــــ

حضرت شیخ احمد حضرویہؒ ـــــ

حضرت بایزید بسطامیؒ نے فاطمہ نامی

کی بہت تعریف کی۔ ـــــ

شیخ سیدنا بہاؤالدین کے ایک مرید کا بیان ـــ

اہل قرآن کا گروہ ـــــ

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ کا مقامِ قلب ____ 90
اللہ تعالیٰ کی معرفت ____ 90
اولیاء سے سلوک ____ 91
مقام کی انتہا ____ 91
رقص وسماع ____ 92
حضرت احمد حضرویہؒ کا حج کا سفر ____ 92
آپؒ کا مرشد کون ہے ____ 93
سکر کی حالت سبحانی ما اعظم شانی ____ 94
ابراہیم ہرویؒ کی ملاقات بایزید بسطامیؒ سے ____ 94
ایک شخص آپؒ کی عظمت وکرامت کا منکر تھا ____ 95
حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کے حالات ومناقب ____ 97
ابوالحسن خرقانیؒ کا معمول ____ 97
ابوالحسن خرقانیؒ کی دعا ____ 97
ابوالحسن خرقانیؒ نے وصیت فرمائی ____ 98
حضرت احمد حضرویہؒ بایزید بسطامیؒ سے
ملاقات کیلئے گئے ____ 98
حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ____ 100

باب چہارم

ملامتِ نفس اور شیطان کا مکر وفریب

ملامت کی اقسام ____ 101
حضرت بایزید بسطامیؒ کے متعلق روایت ____ 102
حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کی مراد کب پوری ہوئی۔ 102
حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کا دوسرا موقع ____ 103
حضرت سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ کا اپنا واقعہ
میری مراد کب پوری ہوئی ____ 103
حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کا واقعہ ____ 105
لوگوں سے کنارہ کشی کرنے کا طریقہ ____ 105
اپنے آپ کو ناپاک سمجھنا ____ 106
اپنے آپ کی نفی کرنا ____ 107
حکایات ____ 107
حضرت بایزید بسطامیؒ کی صحبت میں ایک شخص رہا۔ 107
حضرت بایزید بسطامیؒ کا مدرسے سے گزر ____ 108
حضرت بایزید بسطامیؒ کا حال ____ 109
صبر وشکر ____ 109
فضیل بن عیاضؒ کا واقعہ ____ 110
بشر حافیؒ کے ساتھ ایک واقعہ ____ 110
اپنے آپ کو حقیر جاننا ____ 111
حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ____ 111
حضرت فضیل بن عیاضؒ کا قول ____ 111
حضرت موسیٰؑ کا واقعہ ____ 111

Marfat.com

شیطان کے مکروفریب ——— 112
شیطان کے مکروفریب کی ایک مثال ——— 112
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ——— 112
امام فخرالدین رازیؒ کا نزع کا وقت ——— 113
حضرت جنید بغدادیؒ کا واقعہ ——— 114
حضرت جنید بغدادیؒ نے خواب میں شیطان کو دیکھا۔ 115
حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کی شیطان سے ملاقات۔ 115
شیطان سے ملاقات ——— 116
قولِ بایزید بسطامیؒ ——— 117
سلف صالحین کی بدگوئی کا نتیجہ ——— 118
حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ پر نکتہ چینی کرنا ——— 119
بے ادبی کا انجام ——— 120

باب پنجم

توکل، رضا، ذکرِ الٰہی اور خوفِ خدا

توکل کا درجہ ——— 121
حضرت بایزید بسطامیؒ کا خدا پر توکل ——— 122
توکل حضرت ابوحمزہ خراسانیؒ ——— 123
دل کے ارادے کی اطلاع ——— 124
توکل کے بارے میں ——— 126
توکل کو رسوا نہ کر ——— 127
حضرت بایزید بسطامیؒ کا تقویٰ ——— 128
نصیحت اور رضائے الٰہی ——— 129
محبت اور رضا ——— 129
کسی نے پوچھا کہ درویشی کیا ہے ——— 129
ایک لال رنگ کا سیب ——— 130
حضرت بایزید بسطامیؒ کو کھوپڑی ملی اور
اس کو بوسہ دیا ——— 130
واصل اور متصل کا فرق ——— 131
حضرت بایزید بسطامیؒ کی نماز ——— 131
حضرت بایزید بسطامیؒ کا گھر روشن ہوگیا ——— 132
حضرت بایزید بسطامیؒ اور عورتوں کا اجتماع ——— 132
حضرت بایزید بسطامیؒ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں
اپنا نام بھی بھول گئے ——— 133
حضرت بایزید بسطامیؒ کا ذکرِ الٰہی میں مستغرق ہونا۔ 133
حضرت بایزید بسطامیؒ کی نگاہ میں دنیا اور جنت ——— 134
حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ——— 134
حضرت بایزید بسطامیؒ کا مراقبہ ——— 135
فجر کی نماز قضا ہوگئی ——— 135
زہد کا درجہ ——— 136
نظرِ کرم ——— 136

Marfat.com

اقسام جمع ____ 137
جمع سلامت ____ 137
جمع تکسیر ____ 137
ہمارا کھانا اللہ کا ذکر ہے ____ 139
محبت کی بارش ____ 139
حضرت بایزید بسطامیؒ کا خوف الٰہی ____ 140
متوجہ کیسے ہوں ____ 140
نماز میں ہڈیوں کی آواز آتی تھی ____ 141
بے نمازوں میں شمار کر لے ____ 141
عبادت کے دوران خیال ____ 142
حضرت بایزید بسطامیؒ کی عبادت ____ 142
قرآن کی آیت سن کر بایزیدؒ رونے لگے ____ 142
اسم اعظم کی پہچان ____ 144
حضرت ابراہیم بن ادھمؒ ____ 144
حضرت شیخ محمد بن علی حکیم ترمذیؒ ____ 145
حضرت ابوبکر شبلیؒ ____ 145
حضرت بایزید بسطامیؒ ____ 146
مراۃ الاسرار کے منصب ____ 146

باب ششم

عشقِ الٰہی اور مشاہدہ حق

مشاہدات ____ 147
شیخ منصور حلاجؒ اور شیخ ابو یزید بسطامیؒ
کے قول میں کیا فرق ہے۔ ____ 148
عالمِ شوق ____ 151
حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ____ 151
حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ____ 152
رب کا دیدار ____ 153
مجھے اس کی محبت کا دعویٰ ہے ____ 153
مجھے اس بندے پر حیرت ہوتی ہے ____ 154
حضرت بایزید بسطامیؒ سے اللہ تعالیٰ کی ____ 154
محبت کے بارے میں سوال ____
چار عارف اور شہد کا پیالہ ____ 155
پہلا عارف ____ 155
دوسرا عارف ____ 155
تیسرا عارف ____ 155
چوتھا عارف ____ 155
حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا ____ 156
حضرت بایزید بسطامیؒ کی حالت ____ 156
حضرت بایزید بسطامیؒ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ___ 157
محبت خاص کے نتائج ____ 157
حضرت بایزید بسطامیؒ کا نظریہء شوق ____ 158

Marfat.com

حضرت ابوتراب بخشیؒ کا مرید بایزیدؒ کی خدمت میں ___ 158

دوستانہ گفتگو ___ 160

لیلیٰ مجنوں ___ 160

دیدارِ لیلیٰ ___ 161

مجنوں کا نام لیلیٰ ___ 161

ہم جانیں یا ہمارا دوست جانے ___ 162

عالمِ عشق ___ 162

عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہوتا ہے ___ 163

حضرت بایزید بسطامیؒ کا خواب ___ 164

حضرت بایزید بسطامیؒ اور پانی کا استقبال ___ 164

حضرت بایزید بسطامیؒ کا ترکِ دنیا ___ 164

تیس سال ___ 165

ہر وقت حضوری ___ 165

مقامِ قرب ___ 165

حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ___ 166

شہود وحدت کا سمندر ___ 167

میرے دوست کو واپس لے آؤ ___ 168

دریائے معرفت ___ 169

حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ___ 169

عرش تو میں خود ہوں ___ 170

حضرت بایزید بسطامیؒ کا علم ___ 171

نہ آنے کی خبر، نہ جانے کی خبر ___ 172

باب ہفتم

ریاضت، مجاہدات ومخالفتِ نفس

ایک سال تک پانی نہ پیا ___ 173

حضرت بایزید بسطامیؒ نے بارہ سال

تک مجاہدہ کیا ___ 174

حضرت بایزید بسطامیؒ کا مجاہدہ ___ 174

حضرت بایزید بسطامیؒ سے معرفت کے

بارے میں سوال ___ 175

سخت سردی ___ 175

آپؒ کا بارہ سالہ مجاہدہ ___ 175

بھوک ایک بادل ہے ___ 177

حضرت بایزید بسطامیؒ جب عبادت کرتے تو مکان

کے سوراخ بند کر دیتے ___ 178

حضرت بایزید بسطامیؒ و معرفت خداوندی کی

زندگی عطا کی گئی ___ 179

اپنے آپ کو ناپاک سمجھنا ___

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ساری زندگی اپنے نفس

کو کڑی سزا دی ___

Marfat.com

محاسبہ نفس ——— 181
نفس پر سختیاں ——— 182
حضرت بایزید بسطامیؒ کی غلط فہمی کہ میں بہت بڑا شیخِ وقت ہوگیا ——— 183
حضرت بایزید بسطامیؒ نے اپنا محاسبہ کیا ——— 184
ہرن کے گوشت کی خواہش ——— 185
حضرت بایزید بسطامیؒ کی خواہش ——— 186
خدا تک پہنچنے کا راستہ کیا ہے؟ ——— 187
حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ——— 187
حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ——— 187
حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ——— 187
حضرت بایزید بسطامیؒ پوری رات کھڑے رہے اور خون جاری ہوگیا ——— 188
راہ سلوک ——— 188

باب ہشتم

حضرت بایزید بسطامیؒ کا علم

سنتِ مصطفیٰ ﷺ سے محبت، کشف و کرامات ——— 189
اہل اللہ کی صحبت ——— 189
سات چیزوں کی سات چیزوں پر فضیلت ——— 189
حضرت ابوعلی سندیؒ ——— 190
علم پر عمل کرنا ——— 191
حضرت بایزید بسطامیؒ سے ایک عالم فقیہہ کی گفتگو ——— 192
حضرت بایزید بسطامیؒ نے علم کہاں سے سیکھا ——— 194
سنت مصطفیٰ ﷺ سے محبت ——— 195
سونے کا پیالہ ——— 195
سنت نبویؐ سے محبت ——— 195
حضرت بایزید بسطامیؒ نے اتباع سنت کی خاطر شادی کی ——— 196
حضرت بایزید بسطامیؒ کی رسول پاک ﷺ اور صحابہؓ سے محبت ——— 197
ایک مشہور ولی ——— 197
ایک شخص آپ کے پاس رہا اور کوئی کرامت نہیں دیکھی ——— 198
حضرت بایزید بسطامیؒ سے لوگوں کا سوال ——— 198
حضرت بایزید بسطامیؒ کا صوفیاء کے متعلق قول ——— 199
ٹکڑا عنایت فرمائیں ——— 199
حالتِ وجد کا واقعہ ——— 200
کشف و کرامات ——— 202
کشف کے ذریعے ایک آدمی کو دوزخ سے بچالیا ——— 202

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ کا کشف ——— 203

خواجہ اکافؒ کا حضرت بایزید بسطامیؒ اور
ترمذیؒ کو خواب میں دیکھنا ——— 204

حضرت بایزید بسطامیؒ کی دعا پر ایک شخص
نے آمین کہی اور رب نے بخش دیا ——— 205

عظیم مرتبہ ——— 206

عبادت کے دوران خیال ——— 206

حضرت بایزید بسطامیؒ کا جنگ کے دوران
مدد کرنا ——— 207

یحییٰ بن معاذؒ کی بایزیدؒ سے ملاقات ——— 207

حضرت بایزید بسطامیؒ کا رب کی بارگاہ میں
مقام ——— 209

عرشِ اعظم میں القاب لکھے دیکھے ——— 210

دوستارے نور کے ——— 210

حضرت شیخ عبدالرحمٰنؒ کی مشکل کا حل ——— 211

حضرت بایزید بسطامیؒ اور جنید بغدادیؒ
کا مقام شاہ ولی اللہؒ کی نظر میں ——— 212

حضرت بایزید بسطامیؒ کا مقام ——— 213

ایک دوست کی بخشش ——— 215

مرزا قادیانی کے بارے میں حافظ عبدالکریم
کا خواب ——— 216

باب نہم

حضرت بایزید بسطامیؒ کے بارے میں علمائے کرام، اولیائے کرام اور مشائخِ عظام کے ارشادات

امام مناویؒ ——— 218

حضرت خوانیؒ ——— 218

حضرت ابنِ عربیؒ ——— 218

حضرت ابنِ عربیؒ کا دوسرا ارشاد ——— 219

حضرت میر سید مکیؒ ——— 219

حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتیؒ ——— 219

حضرت شیخ فریدالدینؒ عطار ——— 219

حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ ——— 219

حضرت علامہ یوسف نبہانیؒ ——— 220

حضرت شیخ ابوالسعید ابوالخیرؒ ——— 220

حضرت شیخ ابوالسعید ابوالخیر کا دوسرا ارشاد ——— 220

حضرت ابونصر قشیریؒ ——— 220

حضرت علامہ ذہبیؒ ——— 220

شیخ شیرازیؒ ——— 220

پروفیسر نکلسن ——— 221

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ——— 221

Marfat.com

حضرت جنید بغدادیؒ ____ 221

حضرت بایزید بسطامیؒ اور جنید بغدادیؒ

کا زمانہ ____ 223

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ____ 224

حضرت جنید بغدادیؒ کی ملاقات حضرت

بایزید بسطامیؒ سے ثابت نہیں ____ 224

حضرت جنید بغدادیؒ کا قول ____ 225

ڈاکٹر علامہ اقبالؒ کا کلام بایزیدؒ کی شان میں ____ 226

ڈاکٹر علامہ اقبالؒ کا کلام بایزیدؒ کی شان میں ____ 227

علامہ اقبالؒ کے نزدیک اس دور میں

جنیدؒ و بایزیدؒ کی بہت اہمیت ہے ____ 228

باب دہم

حضرت بایزید بسطامیؒ کی شب معراج

شب معراج اور بایزیدؒ کا قول ____ 234

معراج کا علم ____ 234

ایک بزرگ کا محفل سے خطاب ____ 235

آسمانوں کی سیر ____ 240

سُکر و صحو ____ 243

حضرت بایزید بسطامیؒ اور جنید بغدادیؒ

کا صحو پر نظریہ ____ 243

سُکر کو افضل سمجھنے والے حضرات کا نظریہ ____ 244

حکایات ____ 246

صحو کو سُکر سے افضل سمجھنے والے حضرات کا نظریہ ۔ 247

صحو ____ 247

سُکر کو غفلت اور موت نہیں قرار دیا جا سکتا ____ 249

حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ____ 251

لیلیٰ مجنوں ____ 252

حضرت جنید بغدادیؒ اور بایزید بسطامیؒ کا مقام

شاہ ولی اللہؒ کی نگاہ میں ____ 253

تمام موجودات کے اثرات اپنی ذات میں محسوس کرتے تھے ۔ 254

بایزید بسطامیؒ کے متعلق واقعہ ____ 255

نزع کا وقت اور قبر کا عالم ____ 256

حضرت بایزید بسطامیؒ پر قرض ____ 256

حضرت بایزید بسطامیؒ کی انتقال کے وقت

رونا اور ہنسنا ____ 258

حضرت بایزید بسطامیؒ سے فرشتوں کے سوال ۔ 259

عرشِ الٰہی کو سر پر اٹھایا ہوا ____ 260

حضرت محمد بن فضلؒ کی وفات ____ 261

حضرت بایزید بسطامیؒ کا جگہ صاف کرنا ____ 261

حضرت ابوالسعید ابوالخیر کی حضرت بایزید بسطامیؒ

کے مزار پر حاضری ____ 261

Marfat.com

بایزیدؒ میرا دوست ہے، بایزیدؒ میرا دوست ہے ـــ 262
حضرت بایزید بسطامیؒ کی تاریخ وفات ـــ 263

باب یازدہم

لفظ تصوف کی وجہ تسمیہ اور صوفیائے کرام

اصل تصوف ـــ 264
تصوف کے ارکان ـــ 267
آئمہ مجتہدین اور تصوف ـــ 267
امام مالکؒ ـــ 270
امام ابوحنیفہؒ ـــ 270
امام شافعیؒ ـــ 271
امام احمد بن حنبلؒ ـــ 271
حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی ـــ 272
اہل تصوف کی قسمیں ـــ 274
صوفی ـــ 275
متصوف ـــ 275
متصوف ـــ 275
چند مشائخ کا تصوف پر اظہارِ خیال ـــ 275
ذوالنون مصریؒ ـــ 277
جنید بغدادیؒ ـــ 277
ابوالحسن نوریؒ ـــ 277
حضرت ابنِ جلالی دمشقیؒ ـــ 277
حضرت ابوبکر شبلیؒ ـــ 277
حضرت شیخ حصریؒ ـــ 278
حضرت محمدؒ بن علیؓ امام حسینؓ بن علی المرتضیٰؓ ـــ 278
حضرت ابومحمد مرتعشؒ ـــ 278
حضرت ابوبکر شبلیؒ ـــ 278
حضرت شیخ جنید بغدادیؒ ـــ 278
سخاوت ـــ 278
رضا ـــ 278
صبر ـــ 279
اشارہ ـــ 279
غربت ـــ 279
سیاحت ـــ 279
گدڑی ـــ 279
فقر ـــ 279
حضرت علی بن پندار الصرنی نیشاپوریؒ ـــ 280
حضرت محمد عمر احمد المقریؒ ـــ 280
حضرت ابوحفص نیشاپوریؒ ـــ 280
حضرت محمد مرتعشؒ ـــ 280
حضرت ابوعلی قزوینیؒ ـــ 280
حضرت ابوالحسنؒ ـــ 281
حضرت ابومحمد الجریریؒ ـــ 281
حضرت ابوالحسن نوری ـــ 281
حضرت ذوالنون مصریؒ ـــ 281
حضرت بایزید بسطامیؒ ـــ 281
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ـــ 281

Marfat.com

حضرت امام غزالیؒ ——— 282
حضرت ابوالسعید ابوالخیرؒ ——— 282
حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ ——— 282
حضرت داتا گنج بخشؒ ——— 282
حضرت سہیل بن عبداللہؒ ——— 282
حضرت ابوالحسن المزینؒ ——— 283
حضرت حسین بن منصورؒ ——— 283
حضرت ابوبکر شبلیؒ ——— 283
حضرت معروف کرخیؒ ——— 283
حضرت رویمؒ ——— 283
بشر بن الحارث الحافیؒ ——— 284
حضرت ابوالحسن نوریؒ ——— 284
تصوف کیا ہے؟ ——— 285
ایمان کے تین مدارج ہیں ——— 285
روحانیت ——— 287
مراقبات ——— 288
منازل سلوک ——— 288
سیر الی اللہ ——— 290
فنا فی اللہ ——— 290
سیر من اللہ ——— 291
بقا باللہ ——— 291
مقام بقا باللہ کی شان ——— 292
حضرت سید ذوقی شاہؒ کے وحدت الوجود
کے بارے میں ارشادات ——— 294
وحدت الوجود ——— 294
حدیثِ مبارکہ ——— 294
سورۃ فاتحہ میں وحدت الوجود کا ثبوت ——— 295
دعا کی تین قسمیں ہیں۔ ایک دعا عالی ہے ——— 296
دوسری دعائے حالی ہے ——— 296
تیسری دعائے استعدادی ہے ——— 296
نہ عین نہ غیر ——— 297
ایک شیعہ کا وحدت الوجود پر بحث ——— 299
وحدت الوجود ——— 302
خواب ——— 302
ملاقات ——— 304
نص قرآن سے وحدت الوجود کا ثبوت ——— 305
اب حدیث کی طرف آئیں ——— 308
وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے درمیان نزاع
لفظی ہے حقیقی نہیں۔ ——— 310

Marfat.com

عرض مؤلف

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے مجھ جیسے کم علم و نا تجربہ کار، ناچیز انسان کو ایسی مبارک اور اولوالعزم فنافی الشیخ، فنافی الرسول اور فنافی اللہ شخصیت کی تعریف میں قلم اٹھانے کی توفیق بخشی۔

اس دنیائے فانی میں کچھ ایسی مبارک اور مقبول ہستیاں گزریں ہیں جو ظاہری تخت و تاج کے مالک نہ تھے مگر دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ اور حکمران ان کے در پر آ کر جھکتے تھے۔ انہوں نے ظاہری ملک تو فتح نہیں کئے مگر دلوں کی حکومت کو مسخر کیا ان کے ہاں لشکر اور جاہ و جلال تو نہ تھا مگر وہ کسی جابر سے جابر شخص کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔

تختِ سکندری پہ وہ تھوکتے نہیں
بستر لگا ہے جن کا تیری گلی میں

ان کے بدن پر چیتھڑے اور پھٹی پرانی گودڑی کے سوا کچھ نہ تھا مگر استغناء کی دولت سے مالا مال تھے۔ ان کے پاس دولت تھی تو طمانیتِ قلب کی، جس کی ساری دنیا متلاشی ہے۔ ان کا در و در ہے جو بھی طلبِ صادق لے کر آتا وہ اپنا حصہ ضرور وصول کر لیتا تھا۔

دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ آئے اور چلے گئے۔ اب ان کا کوئی ذکر بھی نہیں کرتا مگر یہ خرقہ پوش ہیں کہ انہیں دنیا فانی سے رخصت ہوئے ایک عرصہ بیت گیا مگر ان کی یاد اب بھی لوگوں کے دلوں میں تازہ اور باقی ہے۔ صدق و صفا کے جو چراغ انہوں نے جلائے زمانے کی تیز آندھیاں بھی انہیں کبھی بجھا نہیں سکتیں۔

انہیں مبارک ہستیوں میں سے سلسلہ نقشبند کے عظیم پیشوا سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ ہیں جن کا ذکر مبارک اکثر یہ بندہ ناچیز اپنے مرشد پاک حضور خواجہ خواجگان، تاجدارِ تصوف، حضرت خواجہ پیر صوفی ارشد محمود اسلمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (آستانہ عالیہ

Marfat.com

نقشبندیہ، مجددیہ، اسلمیہ سلیال شریف، میر پور، آزاد کشمیر) کی زبانِ مبارک سے سنتا اور دل میں شوق پیدا ہوتا کہ آپؒ کی سیرت کے متعلق کچھ لکھنا چاہیے۔

بس یہ میرے مرشدِ پاک کے فیضان کا صدقہ ہے کہ اس بندہء ناچیز کو اس عظیم اور مبارک ہستی کی تعریف میں قلم اٹھانے کی توفیق پیدا ہوئی۔

بندہء ناچیز

صوفی محمد ضمیر حسین رضا ارشدی

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

خاکہ تعارف

نام:	طیفور
کنیت:	ابویزید یا بایزید
نسبت:	بسطامی
لقب:	سلطان العارفین
نسب:	طیفور بن عیسیٰ (بن آدم) بن سروشان
ولادت:	188 ہجری بسطام میں
سلسلہ طریقت:	نقشبندیہ
وصال:	15 ماہ شعبان 261 ہجری
عمر:	73 سال
دفن:	بسطام میں (گورستان طیفور)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

حیات بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

حسب ونسب:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ملک ایران صوبہ قومس کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت میں بڑا اختلاف ہے۔کتاب کارنامہ بزرگان ایران میں ۱۸۸ھ تحریر ہے اور سال وفات کو سامنے رکھتے ہوئے یہی درست ہے۔وفات کے وقت تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 73/74 سال کے درمیان لکھی جاتی ہے۔اور اس کی تصدیق اس طرح سے ہوتی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری عمر صرف چار سال ہے کیونکہ میں ستر سال کا عرصہ دنیائے حجاب میں بسر کرتا رہا۔اور ابھی عرصہ چار سال سے مشاہدہ حق سے فیضیاب ہوا ہوں۔ اور جو عمر حجاب میں گزرے اس کا ہمارے ہاں حقیقی عمر میں شمار نہیں ہوتا۔ماں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان رکھا۔لیکن بعد میں آپ سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام شیخ عیسیٰ تھا جو بہت نیک اور عبادت گزار تھے۔جب بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد چند ماہ زندہ رہے اس کے بعد دنیا سے رخصت ہو گئے۔آپ (بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ) کے دادا پہلے مجوسی تھے جو بعد میں مسلمان ہوئے۔آپ کے دادا نے

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ سے بہت سی احادیث روایت کیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دو بھائی تھے ایک کا نام آدم اور دوسرے کا نام علی تھا۔ یہ دونوں بھی بہت نیک اور عبادت گزار تھے۔مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں سے عبادت اور مجاہدے کے لحاظ سے آگے تھے۔

(اللہ والے ص ۱۰۷ کشف المحجوب ص ۲۶۴ جنید و بایزید ص ۴۱۰)

ماں کے پیٹ میں کرامات کا ظہور:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کا ظہور اسی وقت سے شروع ہو گیا تھا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ محترمہ کے پیٹ میں تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ فرماتی ہیں اگر میں اپنے منہ میں کوئی مشتبہ غذا کا لقمہ ڈالتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پیٹ میں تڑپنے لگتے تھے۔آپ فرماتی ہیں کہ جب تک میں اس لقمے کو انگلی ڈال کر نکال نہ لیتی بایزید رحمۃ اللہ علیہ آرام نہ کرتے۔

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ راہ طریقت میں سب سے بڑی دولت وہ جو مادرزاد ولی ہو، اس کے بعد چشم بینا ہو اور اس کے بعد گوش ہوش ہو۔لیکن اگر یہ تینوں چیزیں حاصل نہ ہوں تو پھر اچانک مر جانا بہتر ہوتا ہے۔

(اللہ والے ص ۱۰۷ ، تذکرۃ الاولیاء ص ۹۸)

Marfat.com

حیات بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب سرالاسرار میں لکھتے ہیں کہ آپ کا نام طیفور بن عیسیٰ بسطامی ہے، ابو یزید کنیت ہے جسے عجم میں بایزید کہا جاتا ہے۔ آپ ایک مشہور زاہد ہیں، آپ کے متعلق بہت سے قصے مشہور ہیں۔ بسطام خراسان اور عراق کے درمیان ایک قصبہ ہے، آپ اسی مناسبت سے بسطامی کہلاتے ہیں۔ یہی آپ کی جائے ولادت اور جائے وصال ہے۔ بعض مستشرقین کی رائے ہے کہ آپ پہلے وحدت الوجودی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ مذہب فنا (Niravana) آپ ہی سے لیا گیا ہو۔ آپ کے سلسلہ سے منسلک لوگ طیفوریہ یا بسطامیہ کہلاتے ہیں۔

ابن الملقن، طبقات ص 398 پر لکھتے ہیں کہ آپ کے جدامجد پہلے مجوسی تھے اور بعد میں مسلمان ہوئے۔ علامہ زھبی، السیر جلد 13 ص 86 پر لکھتے ہیں کہ آپ سلطان العارفین ہیں۔ آپ کی وفات 261ھ میں ہوئی۔

سرالاسرار ص 76 حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

گلشن معرفت کا پھول:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ دوسو سال تک بھی گلشن معرفت میں سر گرداں رہیں تب کہیں جا کر ان کو ایک پھول مل سکتا ہے جو مجھے مجموعی طور پر شروع ہی میں مل گیا تھا۔

95206

Marfat.com

شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں پورے عالم کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف کے ساتھ لبریز دیکھتا ہوں لیکن اس کے باوجود ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقام کو کوئی بھی سمجھ نہیں سکتا۔

(تذکرۃ الاولیاء ص98 ، جنید و بایزید ص415)

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا قول:

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو اولیاء میں وہی مقام حاصل ہے جو فرشتوں میں جبرائیل علیہ السلام کو حاصل ہے۔ مقام توحید میں تمام بزرگوں نے انتہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدا ہے۔ کیونکہ ابتدائی مقام میں ہی لوگ سرگرداں ہو کر رہ جاتے ہیں۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۹۸ از مبارک علی قادری)

حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ تصوف میں جو دس امام گزرے ہیں ان میں آپ کا پہلا نمبر ہے آپ نے جس قدر حقائق و معارف بیان فرمائے ہیں اس سے پہلے کسی نے نہیں بیان کئے آپ ہر حال میں علم اور شریعت کا بہت احترام کرتے تھے۔

کشف المحجوب صفحہ 378

Marfat.com

بچپن کا وقت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ بایزید رحمتہ اللہ علیہ سات سال کے تھے تو میں نے مدرسے میں داخل کروادیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد سے قرآن کی سورہ لقمان کی یہ آیت سنی۔

ان اشکرلی والوالدیك

ترجمہ: کہ میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے استاد سے اجازت لی اسی وقت مدرسے سے واپس آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ سے کہا کہ میں دونوں ہستیوں کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔ یا تو مجھے اپنی خدمت کے لیے رکھ لیں یا مجھے خدا کے سپرد کر دیجیے۔ ماں نے جواب دیا میں تجھے اپنے حقوق معاف کرتی ہوں اور تجھے خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ جا خدا کا شکر ادا کر اور ذکر میں مشغول ہو جا یہی میری دعا ہے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شہر بسطام کو چھوڑا اور ملک شام کی طرف نکل گئے۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک ملک شام کے جنگلوں، صحراؤں میں اپنے رب کو یاد کرتے رہے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو سترہ علماء و مشائخ سے فیوض و برکات حاصل کیں جن میں حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

(اللہ والے ص 107، تذکرۃ الاولیاء ص 99)

Marfat.com

بچپن کا واقعہ:

ایک بار بچپن میں بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ بسطام شہر سے باہر نکلے۔ چاندنی رات تھی سب لوگ سوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے رب کی بارگاہ کی طرف نگاہ کی تو انہیں اس کے پہلو میں اٹھارہ ہزار عالم ایک ذرہ معلوم ہوئے۔ ان کی طبیعت پر ایک عجیب وجدانی کیفیت طاری ہوگئی انہوں نے بلند آواز سے کہا الٰہی تیری بارگاہ اتنی عظیم ہے اور اس قدر خالی۔ اتنی وسیع کائنات ہے اور اس قدر تنہائی۔ غیب سے آواز آئی جو ہم کو نہیں چاہتے وہ اس بارگاہ کے لائق کیسے ہو سکتے ہیں بایزید رحمتہ اللہ علیہ کو خیال آیا کہ اس وقت رحمت کا دریا جوش میں ہے ہم کلامی کا شرف حاصل ہے اس سے بہتر موقع کیا ہوگا۔ میں کیوں نہ ساری مخلوق کو بخشوالوں پھر انہیں فوراً یہ خیال آیا کہ شافع تو رسول اکرم ﷺ ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے ادب سے خاموش رہے۔ غیب سے آواز آئی بایزید رحمتہ اللہ علیہ اس ادب کی وجہ سے ہم نے تمہارا نام بلند کر دیا۔ اب تمہیں قیامت تک سلطان العارفین (رحمتہ اللہ علیہ) کے نام سے دنیا یاد کرے گی۔

(تذکرہ [illegible])

Marfat.com

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں:

ایک دن امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بایزید فلاں طاق میں جو کتاب رکھی ہے اس کو اٹھالاؤ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے ادھر ادھر دیکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ وہ طاق کس جگہ پر ہے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے حیرت سے پوچھا کیا اتنی مدت ہوگئی تم نے طاق نہیں دیکھا بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا طاق دیکھنا تو کجا میں نے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو کبھی سر تک نہیں اٹھایا ہے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم تو بہت جلد مکمل ہو گئے بسطام واپس جاؤ خدا تمہاری حفاظت کرے۔

(اللہ والے ص 108، تاریخ مشائخ نقشبند ص 81)

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا علمی زمانہ:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ علمی کے سلسلے میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ تلاوت کے دوران میں نے سورۃ المزمل پڑھی تو اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ یہ تہجد گزار کون سی شخصیت ہیں۔ فرمانے لگے بیٹا اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ جب حضور سید دو عالم ﷺ تہجد گزار رہے تو انہیں شرف و بزرگی سے نوازا گیا تو آپ ایسے کیوں نہیں کرتے۔ پھر جب یہ آیہ کریمہ پڑھی **وطائفة من الذين معك** تو والد گرامی سے پوچھا کہ ابا جان ان سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ ان سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ صحابہ کے طریقے پر کیوں عمل نہیں کرتے۔ فرمایا کہ بیٹا انہیں اللہ تعالیٰ نے شرف وسعادت سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص نبی کریم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام کے طریقہ پر عمل پیرا نہیں ہوتا اس میں کوئی بھلائی اور بہتری نہیں۔ چنانچہ

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والداس گفتگو کی برکت سے تہجد گزار بن گئے۔اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے نماز تہجد کی تعلیم فرمایئے۔والد نے فرمایا کہ تم ابھی بچے ہو۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تہجد گزاروں کو جنت میں لے جانے کا حکم فرمائے گا تو میں عرض کروں گا کہ الٰہی مجھے والد صاحب نے تہجد کا طریقہ ہی نہیں سکھایا تھا۔چنانچہ اس بات کو سنتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد صاحب نے نماز تہجد ادا کرنے کی تعلیم واجازت عطاء فرمائی۔

(نزہۃ المجالس جلد اول ص ۵۲۰ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

سلسلہ طیفوریاں کی شہرت

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ کے اکثر مریدان صادق اور طالبان واثق نے جو آپ کی خدمت میں حاضر باش تھے خود کو ان کی ذات سے منسوب کر کے طیفوریاں کہلانا پسند کیا اور اپنے آباواجداد اور شہر دا حصار کی نسبت کو معدوم کر دیا، طیفوریوں کی روش اور طریقہ یہ تھا کہ جب ان میں سے کسی کو خلافت کا منصب ملتا اور خرقہ پہنتا تو اس خرقہ کو بایزیدیؒ کہتے تھے آپ کا یہ خرقہ چار قسم کا ہے، سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ کے چار خلفاء تھے حضرت شیخ مسعودؒ، حضرت شیخ محمودؒ، حضرت شیخ ابراہیمؒ، حضرت شیخ احمدؒ۔حضرت شیخ مسعود طیفوریؒ نے خرقہ شکر پارہ جس کو تماچہ بھی کہتے ہیں پہنا۔

حضرت شیخ محمود طیفوریؒ نے ہزار ریشہ سیاہ کا خرقہ پہنا، اس خرقہ کو خرقہ ہزار میخی بھی کہتے ہیں۔حضرت شیخ ابراہیم طیفوریؒ نے خرقہ خشت پارہ مربع زیب تن کیا۔حضرت شیخ احمد طیفوریؒ کو خرقہ صوف شیخ نے عطا فرمایا۔

خلافت اور خرقہ پوشی سے سرفراز ہو کر یہ چاروں حضرات سلوک کی راہ پر گامزن ہو گئے یہ

Marfat.com

حضرات سات دن یا دس دن بعد روزہ افطار کرتے تھے، دنیا اور اہل دنیا سے بالکل کنارہ کش رہتے تھے۔، چرندوں، درندوں کے سوا ان کا کوئی انیس نہیں تھا۔ چنانچہ جنگلی جانور اور پرندے بھی ان سے مانوس تھے اور ان کے پاس بے خوف وخطر آتے تھے، اور ان کی زیارت کرتے تھے۔ یہ حضرات کسی جاندار کو تکلیف بھی نہیں دیتے تھے جس کسی شخص میں ان کی زیارت یا ملازمت کا ذوق وشوق پیدا ہوتا تھا وہ انہیں اوصاف سے موصوف ہو کر داخل ملازمت ہوسکتا تھا اور ان کی پاء بوسی کی سعادت سے مشرف ہوسکتا تھا۔ ان چاروں حضرات نے حضرت بایزید بسطامیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور غلبہ صدق کی وجہ سے اپنے آباواجداد کی نسبت ترک کر کے ان سے منسوب ہوئے اسی وقت سے یہ طیفوریاں سلسلہ مشہور ہو گیا۔

اقتباس الانوار حضرت شیخ اکرم قدوسیؒ صفحہ 54"

لطائف اشرفی جلد 1 حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی صفحہ 538

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شخص سے ملنا اور طواف کرنا:

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے اور چند منزلیں طے کر کے واپس آ گئے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا راستے میں مجھے ایک شخص مل گیا اس نے میرا راستہ روک کر مجھ سے پوچھا بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) تم خدا کے لیے بسطام چھوڑ کر جا رہے ہو چنانچہ میں خدا کے پاس دوبارہ آ گیا ہوں۔ اسی طرح ایک بار حج کے سفر میں ان سے کسی نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا حج کا۔ اس شخص نے پوچھا تمہارے پاس کچھ رقم ہے۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ ہاں دو سو دینار ہیں اس شخص نے کہا کہ میں مفلس بھی ہوں اور عیال دار بھی۔ لہٰذا تم وہ رقم مجھے دے دو اور سات چکر کاٹ لو۔ اسی طرح سات مرتبہ میرا طواف کر لو تمہارا حج ہو جائے گا اور میری بھی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے سچ کہا تم نے سچ کہا یہ کہتے جاتے اور طواف کرتے جاتے۔ سات مرتبہ طواف کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رقم اس کے قدموں میں رکھ دی اور بسطام واپس آ گئے۔ جب آپ کے مراتب میں اضافہ ہونے لگا اور آپ کا کلام لوگوں کے ذہنوں سے بالاتر ہو گیا تو آپ کو سات مرتبہ بسطام سے نکالا گیا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نکالنے کی وجہ پوچھی تو کہا گیا کہ تم نہایت ہی برے انسان ہو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس شہر کا سب سے برا انسان بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) ہو وہ شہر سب سے اچھا ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۰۱)

Marfat.com

ماں کی خدمت

دو باتوں سے یہ دولت حاصل ہوئی:

ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ یہ دولت کہاں سے پائی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دو باتوں سے ایک میں نے اپنی ماں کی خدمت کی اور دوسری اپنے پیرومرشد کی خدمت کی۔ایک مرتبہ سردیوں کے موسم میں میری والدہ صاحبہ نے مجھ سے پانی مانگا۔میں نے اٹھ کر پیالہ بھرااور ہاتھ پر رکھ کر حاضر خدمت ہوالیکن والدہ صاحبہ سو گئیں۔جب تیسرا حصہ رات گزر گئی اور والدہ صاحبہ بیدار ہوئیں تو پانی میرے ہاتھ سے لیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کی۔اور دوسری میں اپنے پیرومرشد کی بیس سال خدمت کرتا رہا ۔اس عرصے میں مجھے دن رات برابر تھے۔چنانچہ ایک رات میں تلاوت قرآن پاک میں مشغول تھااور میرے سوااس وقت کوئی مرید حاضر خدمت نہ تھا۔شیخ صاحب نے آواز دی اے عزیز قرآن پاک لے آؤ۔میں جب لے کے گیا تو آپ نے فرمایا کہ اب تم مکمل ہو گئے ہو واپس بسطام چلے جاؤ۔

اسرارالاولیاء ص۴۱

حضرت بابافریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حج کا سفر اور والدہ کی خدمت:

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ ایک بار خراسان کی سیر کر رہے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اچانک حج کا ارادہ کیا چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ روانہ ہو گئے آپ رحمتہ اللہ علیہ پورے بارہ سال میں مکہ معظّمہ پہنچے۔ ہر ہر قدم پر سجدہ کرتے ہوئے کعبہ پہنچے۔ چلتے چلتے آپ رحمتہ اللہ علیہ کہتے جاتے تھے کہ وہ کسی دنیا کے بادشاہ کی چوکھٹ نہیں ہے کہ دوڑ کر وہاں پہنچ جائیں بایزید رحمتہ اللہ علیہ کا کہنا تھا کہ جب میں نے پہلی بار خانہ کعبہ کو دیکھا تو میں نے کہا کہ ایسے پتھر پہلے بھی دیکھ چکا ہوں۔ میں نے سمجھا کہ میرا حج ابھی قبول نہیں ہوا ہے۔ جب میں دوسری بار گیا تو خانہ کعبہ کو بھی دیکھا اور خانہ کعبہ والے کو بھی دیکھا اور تیسری بار گیا تو خانہ کعبہ نظر نہ آیا بلکہ صرف جلوہ خداوندی ہی نظر آیا۔ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق تھے۔ عاشقوں کے انداز ہمیشہ نرالے ہوتے ہیں۔ انہوں نے حج کیا مگر مدینے نہیں گئے۔ کہنے لگے کہ یہ ادب کے خلاف ہے کہ مدینے کی زیارت کعبہ کی زیارت کے ماتحت رکھی جائے۔ لہٰذا آئندہ سال انہوں نے خاص طور پر مدینے کے لیے خراسان سے سفر کیا اور رسول اللہ ﷺ کے روضے پر حاضر ہوئے ان کی آنکھیں اشکبار تھیں اور زبان پر درود تھا دیر تک روتے اور درود پڑھتے رہے۔ اسی عالم میں ان پر غنودگی طاری ہو گئی۔ غنودگی میں ہی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بایزید (رحمتہ اللہ علیہ) اٹھو اور جا کر اپنی ماں کی خدمت کرو۔ بایزید رحمتہ اللہ علیہ کو اس وقت ماں کا خیال آیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ وہاں سے رخصت ہو گئے جب بسطام پہنچے تو بہت سے لوگ شہر سے باہر ان کے استقبال کے لیے کھڑے تھے یہ دیکھ کر ان کا نفس کس قدر خوش ہوا۔ انہوں نے فوراً ایک روٹی نکال کر کھائی

Marfat.com

شروع کردی۔رمضان کا مہینہ تھا اور ابھی افطار کا وقت نہیں ہوا تھا اس لیے لوگ ان کی یہ حرکت دیکھ کر بدظن ہو کر واپس چلے گئے۔صرف چند مخلص ارادت مند باقی رہ گئے۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو بہت خوشی ہوئی کہ اس ہجوم سے نجات مل گئی وہ اپنے نفس سے کہنے لگے یہ تیرے غرور کی سزا ہے پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا میں نے شریعت کے خلاف کام نہیں کیا لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسافر پر روزہ فرض نہیں ہوتا۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ دن بھر شہر سے باہر ٹھہرے رہے اور آدھی رات کو شہر میں داخل ہوئے وہ گھر کے دروازے پر پہنچے تو رات آدھی ڈھل چکی تھی اور ان کی والدہ وضو کرتے یہ ارشاد فرما رہی تھیں یا اللہ میرے مسافر کو راحت سے رکھنا اور بزرگوں سے اس کو خوش رکھ کر اچھا بدلہ دینا۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے ماں کی یہ دعا سنی تو رونے لگے۔آج انہوں نے کم وبیش تیس سال بعد گھر میں قدم رکھا اور ماں سے ملنے کا موقع مل رہا تھا انہوں نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے دروازے پر دستک دی۔اندر سے آواز آئی کون ہے۔میں ہوں ماں تیرا پردیسی بیٹا۔ماں روتی ہوئی اٹھی اور جلدی سے دروازہ کھولا ان کی آنکھیں کمزور ہو چکیں تھیں۔مدت سے بچھڑے ہوئے بیٹے کو انہوں نے کلیجے سے لگا لیا اور روتی ہوئی آواز میں کہنے لگیں بیٹا تیری جدائی میں رو رو کر میری نظر چلی گئی کیا تجھے خبر ہے کہ ایسا کیوں ہوا یہ اس لیے ہوا کہ میں تیری جدائی کے غم میں مسلسل روتی رہی ہوں اور میں نے اس قدر دکھ اٹھائے ہیں کہ میری کمر دوہری ہو گئی ہے۔اس کے بعد بایزید رحمۃ اللہ علیہ کہیں نہیں گئے پس ماں کی خدمت میں بیٹھے رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ماں کی خدمت اور رضا جوئی ہر کام پر فوقیت رکھتی ہے میں جو کچھ پردیس جا کر ریاضتوں اور مجاہدوں میں تلاش کرتا رہا وہ سب کچھ مجھے ماں کی خدمت کرنے سے مل گیا۔

اللہ والے ص 112

Marfat.com

والدہ کی خدمت میں پانی کا پیالہ لیے رات بھر کھڑے رہے:

ایک رات بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ نے ان سے پانی مانگا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے صراحی دیکھی ۔اس میں پانی نہیں تھا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ گھڑے کے پاس گئے گھڑے میں بھی پانی نہ تھا۔لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ دوڑتے ہوئے دریا پر پہنچے اور وہاں سے پانی لے آئے اتنی دیر میں والدہ کو نیند آ گئی۔بایزید رحمتہ اللہ علیہ پانی کا پیالہ ہاتھ میں لیے والدہ کے پاس رات بھر کھڑے رہے ۔حالانکہ رات بہت سرد تھی اور پیالہ مسلسل ہاتھ میں رہنے کی وجہ سے بایزید رحمتہ اللہ علیہ کا ہاتھ ٹھٹھر گیا تھا سخت سردی کی وجہ سے پانی پیالے میں جم گیا۔والدہ کی جب آنکھ کھلی تو پوچھا کہ پیالے کو نیچے کیوں نہیں رکھا۔بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ میں نے اس ڈر سے نہیں رکھا تھا کہ ایسا نہ ہو آپ کی آنکھ کھل جائے اور میں حاضر نہ ہوں ماں نے پانی پیا اور میرے حق میں دعا کی۔

(اللہ والے ص ۱۱۳، تاریخ مشائخ نقشبند)

Marfat.com

ماں کے حکم پر کھڑے کھڑے رات گزار دی:

ایک رات کا ذکر ہے کہ والدہ محترمہ نے فرمایا کہ بیٹا آدھا دروازہ کھول دو۔ یہ کہہ کر وہ سو گئیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں پریشان تھا کہ کون سے دروازہ کا آدھا حصہ کھولوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صبح تک جاگتے رہے کہ دائیں طرف کا یا بائیں طرف کا دروازہ کھولوں والدہ محترمہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کر بیٹھوں۔ دروازے ہی میں کھڑے کھڑے ساری رات گزار دی۔ صبح کے وقت میں نے دیکھا کہ جس چیز کی مجھے خواہش تھی وہ دروازہ سے اندر داخل ہوئی۔

(اللہ والے ص113 ، تذکرۃ الاولیاء ص101)

ماں کی خدمت میں ہاتھ سن ہو گیا:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بیس سال کی عمر میں تھا کہ والدہ نے مجھے بلایا اور اپنے ساتھ مجھے سلایا میں اپنی والدہ کے ساتھ لیٹ گیا۔ میں نے اپنا بازو بطور تکیہ اپنی والدہ کے سر کے نیچے رکھا تو وہ سن ہو گیا اور میرے ہاتھ میں جان ختم ہو گئی۔ میں نے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہاتھ کو نکالنا مناسب نہ سمجھا تا کہ والدہ کی نیند اور آرام میں خلل واقع نہ ہو۔ اس دوران میں سورہ اخلاص کا وظیفہ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ دس ہزار مرتبہ میں نے سورہ اخلاص پڑھ لی اور والدہ کے حق کی حفاظت کے لیے اپنے ہاتھ سے بے نیاز ہو گیا۔ یعنی میں اپنا ہاتھ مفلوج ہونے کے بعد اس ہاتھ سے کام نہ کر سکا۔

(نزہۃ المجالس جلد اول ص۶۳۱ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

Marfat.com

اَیک دوست کا خواب:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کسی دوست نے خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جنت میں بڑے مزے سے ٹہل رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں محو ہیں۔ اس دوست نے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا، فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کی خدمت گزاری اور ان کی سخت باتوں پر صبر و استقامت سے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے والدین اور اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوگا اس کا مقام اعلیٰ علیین میں سے ہے۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۲۳۱ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

Marfat.com

باب دوم

تبلیغِ دین اور بایزید بسطامیؒ کا اخلاق

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک فاحشہ عورت:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے شہر میں ایک فاحشہ عورت آ گئی اور بدکاری کا سلسلہ شروع کر دیا۔ وہ شہر کے نوجوانوں کو خراب کرنے لگی۔ آخر لوگ اس عورت سے تنگ آ گئے۔ چند لوگ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہوتے ہوئے شہر میں بدکاری ہو تو یہ بہت بری بات ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فکر کی کوئی بات نہیں اس کا انتظام ہو جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شام کے وقت اپنا لوٹا اور مصلیٰ لیا اور اس فاحشہ عورت کے مکان کے باہر بیٹھ کر اللہ کے ذکر میں مصروف ہو گئے۔ اب جو نوجوان بدکاری کی نیت سے آتا وہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر چلا جاتا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزرا تو فاحشہ عورت کو خیال آیا کہ آج کوئی آشنا نہیں آیا۔ فاحشہ عورت نے اپنے نوکر کو باہر دیکھنے کے لیے بھیجا۔ نوکر نے دیکھا کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ لوگ آتے ہیں اور بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر چلے جاتے ہیں۔ نوکر نے یہ سارا قصہ اس فاحشہ عورت کو سنایا۔ عورت نے کہا کہ اس بندہ خدا سے کہو کہ اگر اللہ اللہ کرنے کا شوق ہے تو کسی مسجد کے دروازے پر جا کر بیٹھو۔ یہ تو ایک فاحشہ عورت کا دروازہ ہے۔ فقیروں درویشوں کا اس دروازہ سے کوئی تعلق نہیں۔ نوکر نے جب یہ بات بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں بھی تو اس عورت سے ملنے آیا ہوں۔ نوکر نے کہا کہ یہ تو بہت مہنگی عورت ہے دو سو

Marfat.com

درہم سے کم میں کسی سے بات نہیں کرتی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے منظور ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے اور دوسو درہم ادا کرنے کے بعد فرمایا آج تم ہماری ہوگئی ہو۔اس لیے جو بات ہم کہیں گے وہ تمہیں ماننا پڑے گی۔عورت نے جواب دیا کہ بالکل درست ہے ۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے تم غسل کرو اور پاکیزہ لباس پہنو اور ایک مصلیٰ لیتی آؤ۔فاحشہ عورت، نے ایسا ہی کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوگئی۔آپ نے مصلیٰ قبلہ رخ کیا اور فرمایا کہ ایسے کھڑی ہو اور نماز شروع کر۔اس نے نماز شروع کی اور جب سجدے کی حالت میں پہنچی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ خداوندی میں ہاتھ اٹھا کر عرض کی کہ اے مولا اس سر کو تیری بارگاہ اقدس میں جھکانا میرا کام تھا اب دل کا بدلنا تیرا کام ہے۔ولی کامل کی نگاہ کے صدقے سے زمانے کی فاحشہ عورت ایک ولیہ کامل اور عابدہ زاہدہ بن گئی۔

اس کے بعد اس عورت نے شادی کی اور اس کے ہاں سات بچے پیدا ہوئے اور سات کے سات ولی ہوئے۔کافی عرصہ گزرنے کے بعد نہ اس عورت کی ملاقات بایزیدؒ سے ہوسکی اور نہ ہی بایزیدؒ اس عورت سے مل سکے اور ایک مدت کے بعد بایزید بسطامیؒ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے وہاں اس عورت کو دیکھا، وہ بھی خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی۔آپس میں ملاقات ہوئی اور اس خاتون نے اپنی ہتھیلی میں میوے رکھے ہوئے تھے، بایزید بسطامیؒ سے کہا کہ کھاؤ۔۔دونوں میوے کھاتے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کرتے رہے۔

(الخطیب جلد اول ص۸۲)

(نزہتہ المجالس جلد دوم ص۲۰۴ ترجمہ: علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کفن چور سے ملاقات:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا۔اس شخص کو کفن چوری کرنے کی عادت تھی۔جو بھی آدمی فوت ہو جاتا وہ قبرستان جا کر اس کا کفن اتار لاتا۔شہر میں جا کر وہ کفن کو بیچ دیتا تھا۔بس یہی اس کا کاروبار تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نیکی کی دعوت دی۔اس نے کفن چوری کرنا چھوڑ دیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا۔اس شخص نے بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ میں نے ایک ہزار قبروں سے کفن چوری کیے ہیں۔میں اس بات پر حیران ہوں کہ ایک ہزار مردوں میں سے صرف دو کے چہرے خانہ کعبہ کی طرف تھے۔باقی تمام مردوں کے چہرے خانہ کعبہ سے پھرے ہوئے تھے۔حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ دو شخص ایسے تھے جو اللہ سے سچی محبت اور توکل پر بھروسہ رکھتے تھے۔باقی تمام مردے ایسے تھے جو دنیا سے پیار کرتے تھے اس لیے ان کا منہ دنیا کی طرف تھا۔

(جنید و بایزید ص ۴۲۴)

Marfat.com

شہری نوجوان کا باجا:

ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ قبرستان سے جارہے تھے کہ ایک شہری نوجوان باجا بجارہا تھا۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے قریب سے گزرے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بلند آواز سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا۔ اس نوجوان کو بہت غصہ آیا اس نوجوان نے بہت زور سے وہ باجا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سر پر مارا جس سے وہ باجا ٹوٹ گیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سر بھی زخمی ہوگیا۔ وہاں سے آپ رحمتہ اللہ علیہ خاموشی سے گھر چلے آئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک پلیٹ میں حلوہ ڈال کر ساتھ ہی باجے کی قیمت بھی دی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرید کو ساتھ یہ کہلا کر بھیجا کہ بایزید (رحمتہ اللہ علیہ) تم سے معذرت چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ کل تم نے میرے سر پر جو باجا توڑا تھا اس کی قیمت قبول کرلو اور دوسرا باجا خرید لینا۔ اس حلوے کو کھالو تا کہ ٹوٹنے کا غصہ تمہارے دل سے جاتا رہے مرید نے اس نوجوان کو جب یہ بات سنائی تو وہ سخت شرمندہ ہوا۔ اسی وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ برے کاموں سے توبہ کی اور نیکی کی راہ اختیار کرنیکا عہد کیا۔

(رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص ۱۳)

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے کردار کو یہودی بھی مانتے تھے:

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مسلمان نے ایک یہودی کو اسلام کی دعوت دی۔ اس یہودی نے کہا کہ جس اسلام کی طرف تو ہمیں دعوت دیتا ہے اگر یہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا اسلام ہے تو یہ میری ہمت سے اتنا بلند ہے کہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش میرے بس کی بات نہیں اور اگر اسلام وہی ہے جس کا عملی نمونہ تو ہے تو تمہارے مقابلے میں مجھ جیسا گیا گزرا انسان بھی بہتر ہے۔ تیرے اعمال ایسے ہیں کہ اگر کسی کو اسلام کی طرف رغبت ہو تو بھی تجھے دیکھ کر اسے نفرت ہو جائے۔

(جنید و بایزید ص ۴۲۶)

Marfat.com

مجوسی کا اسلام قبول کرنا:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں موسم برسات میں نماز جمعہ پڑھنے جا رہا تھا۔اچانک راستے میں میرا پاؤں پھسلا اور میں گرنے لگا۔میں نے اپنا آپ بچانے کے لیے ایک مجوسی کی دیوار کا سہارا لیا۔فوراً میرے دل میں احساس پیدا ہوا کہ میں نے بغیر اجازت کے دیوار کو ہاتھ کیوں لگایا۔چنانچہ میں نے اس شخص کے ہاں جا کر معافی طلب کی ۔اس شخص نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے دین میں اس حد تک احتیاط کی جاتی ہے ۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں ۔وہ مجوسی فوراً پکار اٹھا کہ مجھے آپ کا دین پسند ہے۔آپ مجھے کلمہ پڑھائیے۔آپ نے اسے کلمہ پڑھایا۔

أشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد عبده و رسوله

اور وہ مسلمان ہو گیا۔

(نزہتہ المجالس جلد دوم ص ۲۴۰

ترجمہ: علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

Marfat.com

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت بایزیدؒ کی طرف پہلا خط:

حضرت یحییٰ بن معاذ نے رحمۃ اللہ علیہ آپ کی طرف ایک خط تحریر کیا کہ آپ کی ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو ایک جام ازلی سے ایسا مست ہو گیا ہے کہ اس کی مستی ابد تک ختم نہ ہو سکے گی۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب تحریر کیا کہ یہاں ایک ایسا فرد بھی موجود ہے جو ازل اور ابد کے بحر بیکراں کو پی کر کہتا ہے کہ کچھ اور بھی مل جائے۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۲۵۷ ترجمہ: علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

حضرت یحییٰ بن معاذؒ کا بایزید (رحمۃ اللہ علیہما) کی طرف دوسرا خط:

ایک دفعہ حضرت یحییٰ بن معاذ نے حضرت بایزید (رحمۃ اللہ علیہما) کی طرف خط لکھا کہ میں آپ کو ایک راز کی بات بتانا چاہتا ہوں مگر میں یہ راز کی بات اس وقت بتاؤں گا جب ہم شجر طوبیٰ کے نیچے کھڑے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے قاصد کے ہاتھ ایک عدد روٹی بھیجی اور پیغام دیا کہ اس روٹی کو کھا لیں یہ آب زمزم سے گوندھ کر پکائی گئی ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب بھیجا کہ جس جگہ خدا کو یاد کیا جاتا ہے وہاں جنت اور طوبیٰ دونوں موجود ہوتے ہیں۔ میں روٹی واپس کر رہا ہوں کیونکہ زمزم سے آٹا گوندھنے کی فضیلت اپنی جگہ مسلم لیکن یہ کیسے معلوم ہو کہ گندم کا جو بیج بویا گیا تھا وہ حلال کا تھا یا حرام کا۔ خط کے اس جواب سے یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر متاثر ہوئے کہ ملاقات کا جی چاہا۔ جب وہ بسطام پہنچے تو یہ خیال کر کے دوسری جگہ مقیم ہو گئے کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو تکلیف نہ ہو۔ رات گزار کر وہ صبح بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قبرستان گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ بھی قبرستان پر گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ

Marfat.com

بایزید رحمۃ اللہ علیہ انگوٹھوں کے بل کھڑے ہیں اور عبادت میں مصروف ہیں یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ محسوس کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پوری رات اس طرح کھڑے رہے ہیں۔ پھر جب دن اچھی طرح نکل آیا اور بایزید رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے ذکر سے فارغ ہوئے تو یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر انہیں سلام کیا اور رات کے واقعات دریافت کیے۔ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ نے مجھے بیس مدارج عطا کرنے چاہے تھے۔ لیکن وہ سب کے سب حجاب کے تھے اس لیے میں نے انہیں قبول نہیں کیا۔ یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کیوں نہیں طلب کی؟ یہ سن کر بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے چیخ کر کہا کہ بس خاموش ہو جا ۔میں نے اللہ تعالیٰ کی معرفت اس لیے طلب نہیں کی کہ مجھے شرم آتی ہے۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ میں اس شے سے واقف ہو جاؤں جس کے لیے میری یہی تمنا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی واقف نہ ہو۔ اور یہ بات سوچ لو کہ جہاں خدا کی معرفت کا وجود ہو وہاں مجھ جیسے گنہگار کا گزر کہاں۔ یہ خدائی مرضی میں شامل ہے کہ معرفت اس کے سوا کسی کو حاصل نہ ہو۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ آپ کو جو مراتب آج کی شب میں حاصل ہوئے ان کا کچھ فیض مجھے بھی پہنچا دیجیے۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تجھے حضرت آدم کی صفات، جبرائیل کا تقدس، ابراہیم کی خلعت، موسیٰ کا شوق، عیسیٰ (علیہم السلام) کی پاکیزگی اور سرکار ﷺ کی محبت سب کچھ عطا کر دیا جائے تو تب بھی تو خوش نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ سب حجابات ہیں۔ تو خدا کو طلب کرتا کہ پھر کسی شے کی خواہش ہی نہ رہے۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۰۵ اللہ والے ص ۱۱۹)

Marfat.com

کتے کا حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں سوال:

ایک دن بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک تنگ گلی سے گزر رہے تھے کہ سامنے سے ایک کتا آ گیا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اور مریدین نے کتے کے لیے راستہ چھوڑ دیا اور وہ کتا نکل گیا۔ اس وقت کسی مرید نے سوال کیا کہ جب خدا نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کتے کے لیے راستہ کیوں چھوڑ دیا اس سے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کتے کو ہم پر برتری حاصل ہے اور یہ بات خلاف عقل بھی ہے اور خلاف شرع بھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ کتے نے مجھ سے کیا کہا ہے؟ مرید نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کتے نے مجھ سے سوال کیا کہ ازل سے مجھ کو کتا اور آپ کو سلطان العارفین کیوں بنایا گیا۔ اس میں میرا کیا قصور تھا اور آپ کی کیا فضیلت تھی۔ چنانچہ میں نے اس خیال سے کہ اللہ کا کتنا بڑا انعام ہے کہ اس نے مجھے کتے پر فضیلت عطا کر دی۔ اس لیے میں نے کتے کے لیے راستہ چھوڑ دیا۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۰۶)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا کتے سے مخاطب ہونا:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دوسری مرتبہ راستے سے گزر رہے تھے کہ ایک کتا کا سامنا ہوا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کتے کو دیکھ کر اپنا دامن سمیٹ لیا۔اس کتے نے کہا کہ آپ نے مجھ سے اپنا دامن کیوں بچالیا ہے۔چونکہ میں بھیگا ہوا نہیں ہوں اس لیے آپ کو مجھ سے ناپاکی کا خوف بھی نہیں ہے۔اور اگر میں بھیگا ہوا ہوتا تو پھر بھی آپ اپنے لباس کو پاک کر سکتے تھے۔لیکن جو تکبر آپ نے ابھی کیا ہے یہ تکبر تو سات سمندروں کے پانی سے بھی پاک نہیں ہوسکتا۔حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے بالکل درست کہا۔کیونکہ تمہارا ظاہر ناپاک ہے اور میرا باطن۔اس لیے ہم دونوں کو ایک ساتھ رہنا چاہیے۔تا کہ میرے باطن کو بھی کچھ پاکیزگی حاصل ہو جائے۔مگر کتے نے پھر کہا کہ ہم دونوں کا ایک ساتھ رہنا ممکن نہیں اس لیے کہ میں مردود ہوں اور آپ بارگاہ الٰہی کے مقبول بندے ہیں۔میں دوسرے دن کے لیے ایک ہڈی بھی جمع کر کے نہیں رکھتا جبکہ آپ ایک سال کا غلہ اکٹھا کر کے رکھتے ہیں۔حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر فرمایا کہ افسوس کہ مجھے کتا بھی اپنے ساتھ رکھنے کو تیار نہیں۔جب میں کتے کے ساتھ رہنے کے قابل نہیں تو پھر مجھے اللہ تعالیٰ کا قرب کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔اور پاک ہے وہ اللہ جو بدترین مخلوق کی باتوں سے بہترین مخلوق کو عبرت کا درس دیتا ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۰۶ رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص ۱۰۷)

Marfat.com

بچھو کا ڈسنا

حضرت بایزید بسطامی ایک دفعہ دریا کے کنارے جارہے تھے۔آپ نے دیکھا کہ دریا میں ایک بچھو غوطے کھا رہا ہے۔آپ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکالا تو بچھو نے ڈنگ مار دیا۔بچھو دوبارہ پانی میں چلا گیا اور غوطے کھانے لگا۔آپ نے پھر اسے ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکالا اور اس نے پھر آپ کو ڈنگ مار دیا۔حتیٰ کہ تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا۔ایک شخص جو آپ کے پاس ہی کھڑا تھا بولا کہ آپ بھی عجیب آدمی ہیں کہ وہ ڈنگ مارے جا رہا ہے اور آپ اس پر مہربانی کر رہے ہیں۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر یہ بری عادت سے باز نہیں آتا تو میں نیکی کرنے سے باز نہیں آؤں گا۔

جنید و بایزید ص423

دوصدی ص493

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کیڑوں کے حقوق کا بھی خیال رکھتے تھے:

ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حج کر کے واپس آرہے تھے۔راستے میں علاقہ ہمدان سے (کسم) یعنی پھول کے بیج کو کہتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھول کے بیج خریدے اور اپنی قمیض میں باندھ لیے۔جب بسطام شہر میں آکر اپنی قمیض کو کھولا تو دیکھا کہ اس بیج میں چند کیڑے نظر آئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیڑوں کو دیکھ کر فرمایا میں نے انہیں بے وطن کر دیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر دوبارہ سفر شروع کر دیا اور علاقہ ہمدان میں جا کر جہاں سے بیج خریدے تھے وہیں جا کر ان کیڑوں کو رکھ دیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کیڑوں کو واپس اپنی جگہ پر چھوڑ کر وطن واپس آئے۔

تاریخ مشائخ نقشبند ص83

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ حقوق العباد میں اپنی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں دیتے تھے:

ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحرا میں اپنی قمیص کو دھویا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک مرید تھا۔اس نے عرض کیا حضور قمیض کو سوکھنے کے لیے انگوروں کی ٹہنی پر لٹکا دیتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا انگور کے درخت کی شاخ ٹوٹ جائے گی۔ہم اپنی خاطر درخت کو تکلیف نہیں دیتے۔مرید نے عرض کیا حضور مکان کی دیوار پر میخ گاڑ دیتے ہیں اور قمیض لٹکا

Marfat.com

دیتے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کسی کے مکان کی دیوار پر میخ گاڑنا منع ہے جب تک مکان کے مالک سے اجازت نہ لی ہو۔مرید نے عرض کیا حضور قمیض کو گھاس پر بچھا دیتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا کرنا درست نہیں جانوروں کو گھاس نظر نہیں آئے گا جس کی وجہ سے جانور بھوکے رہ جائیں گے۔ہم گھاس کو نہیں چھپاتے۔پس آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ گیلی قمیض اپنے جسم پر پہن لی اور دھوپ میں کھڑے ہو گئے جب ایک طرف سے قمیض سوکھ گئی تو دوسری طرف سے قمیض کو الٹا کر کے پہن لیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اپنی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں دیتے۔

تاریخ مشائخ نقشبند ص 84 اللہ والے ص 118 ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاق:

ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عصا مبارک مسجد کی دیوار کے ساتھ کھڑا کیا اور مسجد کے اندر چلے گئے ایک اور شخص آیا اس نے ساتھ ہی اپنا عصا کھڑا کیا اور مسجد میں داخل ہو گیا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا عصا اس شخص کے عصا پر گرا جس کی وجہ سے وہ عصا گر پڑا۔وہ شخص نماز سے فارغ ہوا اس نے اپنا عصا اٹھایا اور گھر کو چل پڑا۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھ کر مسجد سے نکلے تو دیکھا کہ عصا مبارک گرا ہوا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ فوراً سمجھ گئے کہ میری وجہ سے دوسرے کا عصا گرا ہے میں نے عصا صحیح نہیں گاڑا تھا۔میری وجہ سے اس شخص کو عصا اٹھانے میں تکلیف ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے گھر چلے گئے اس شخص سے معافی مانگی اس شخص نے کہا کس بات کی معافی مانگتے ہو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرا عصا آپ کے عصا پر لگا ہے جس سے آپ کا عصا گر گیا آپ کو عصا اٹھانے کی تکلیف ہوئی آپ نے اپنی آسانی کی وجہ سے عصار کھا تھا۔آپ کو نیچے

Marfat.com

سے اٹھانے کی تکلیف ہوئی اس کی معذرت چاہتا ہوں۔

(تاریخ مشائخ نقشبند ص۸۴ از محمد صادق قصوری)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا انوکھا اخلاق وحال

ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کسی سفر میں جارہے تھے۔ راستے میں تین آدمیوں نے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے بسطام کا راستہ پوچھا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ ہم وہاں سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت مبارک کے ارادے سے بڑے دور سے آرہے ہیں۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے سوچا کہ یہ مسافر جو اتنا دور دراز کا سفر طے کر کے جارہے ہیں اور اگر میں وہاں نہ ملا تو یہ پریشان وخراب ہوں گے۔ لہٰذا بغیر اپنے تعارف کے ان کیساتھ واپس چلتے ہیں۔ (نقطہ: جو اہل اللہ تسلیم ورضا کی منزل میں ہوں وہ اپنے منہ سے اپنا تعارف کہ میں فلاں ہوں نہیں کراتے)۔ چنانچہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے آگے جانے کا ارادہ ترک کیا اور فرمانے لگے چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ راستے میں چلتے چلتے شام ہوگئی۔ سب نے ایک قریبی بستی کی مسجد میں رات گزارنے کا فیصلہ کرلیا۔ تینوں آدمی جب سونے لگے تو بایزید کو ایک عام سا غلام سمجھا۔ چنانچہ تینوں مسافروں نے سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے باری باری جسم کو دبانے کی فرمائش کردی۔ بایزید پوری رات تینوں آدمیوں کے جسم کی تھکاوٹ دور کرتے رہے۔ اس طرح پوری رات گزر گئی۔ جب صبح ہوئی تو ایک مسافر ساتھی بایزید کو ساتھ لے کر صبح کا ناشتہ لینے کے لیے بازار چلا گیا۔ جب وہ بازار پہنچے تو آگے غلاموں کی خرید وفروخت کی منڈی لگی ہوئی تھی۔ مسافر ساتھی نے سوچا یہ غلام بہت سادہ ہے اس کو منڈی میں بیچ دیتے ہیں۔ مسافر ساتھی نے بایزید کو فروخت کرنے کے ارادے سے منڈی میں کھڑا کر دیا اور بلند آواز سے کہنے لگا کہ یہ غلام بے داغ اور نہایت ہی وفادار ہے۔ وہ آواز بلند کرتا جاتا اور ساتھ

Marfat.com

ہی خوبیاں بیان کرتا جاتا تھا۔ یہ آواز سن کر ایک آدمی آگے بڑھا اور بایزید کو فوراً سستے داموں خرید لیا۔ مسافر ساتھی نے اس آدمی سے رقم لی اور ناشتے کے لیے سامان خرید کر اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ گیا۔ یہاں آ کر اس نے بتایا کہ یہ غلام تو بہت چالاک نکلا مجھے ایک جگہ کھڑا کر کے خود رفو چکر ہو گیا۔ اس نے تو مجھ سے بہت بڑا دھوکہ کیا اس لیے بہت دیر ہو گئی۔ ادھر جس آدمی نے بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو خریدا تھا اس کا ایک ہی بیٹا تھا جو حکیموں اور طبیبوں نے لاعلاج کر دیا تھا۔ وہ بستر مرگ پر زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت غلام آقا کے گھر داخل ہوئے۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے جونہی پہلا قدم دروازے پر رکھا اور آپ کی نگاہ نوری اس لڑکے پر پڑی۔ لڑکے نے جب بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ سبحان اللہ لڑکے کی ماں کہنے لگی اس شخص کے مبارک قدم سے میرا بیٹا صحت یاب ہو گیا۔ بیوی اپنے شوہر سے پوچھنے لگی کہ یہ شخص کون ہے؟ شوہر نے کہا کہ یہ غلام ہے گھر کے کام کاج کے لیے خرید لایا ہوں۔ بیوی نے کہا یہ تو ہمارا غلام نہیں یہ تو مجھے نبی پاک ﷺ کا غلام نظر آتا ہے۔ دیکھتے نہیں کہ جونہی اس نے اس گھر میں قدم رکھا اور میرے بیٹے پر نگاہ ڈالی تو میرا بیٹا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس لیے اس کو فوراً آزاد کر دو۔ خاوند نے معذرت کے ساتھ آپ کو بخوشی آزاد کر دیا۔ یہ سارا واقعہ بہت مختصر وقت میں ہوا۔ اُدھر مسافروں نے ناشتہ کرنے کے بعد کافی وقت باتوں میں گزار دیا۔ جس مسافر ساتھی نے بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو فروخت کیا تھا وہ بسطام جاتے ہوئے بار بار پیچھے کی طرف دیکھتا۔ جب اس نے بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی طرف بڑی تیزی سے پیچھے آتے دیکھا تو رک گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ تم چلو میں ذرا پیشاب کر کے آتا ہوں۔ وہ اس بہانے رک گیا جب بایزید رحمۃ اللہ علیہ پہنچے تو کہنے لگا کہ بابا تمہیں بیچ آیا تھا لیکن پھر بھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اس نے کافی ڈانٹ ڈپٹ کی اور مارا پیٹا۔ اس نے کہا کہ اب میرے

Marfat.com

ساتھیوں کو کچھ نہ بتانا اور یہ کہنا کہ میں بازار میں راستہ بھول گیا تھا۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی کیا اوران ساتھیوں کو محسوس نہ ہونے دیا۔ سب لوگ کچھ دیر بعد جب بسطام پہنچے تو بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بستی کے دوسرے راستے کی طرف راہنمائی کی اور آپ خود سیدھے راستے سے جلدی پہنچ کر اپنے حجرہ شریف میں بیٹھ گئے۔ باقی تینوں نے گاؤں کی دوسری طرف جا کر ایک شخص سے پوچھا کہ جناب ہمیں سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ یہاں تو کوئی سلطان العارفین نہیں رہتا۔ ہاں البتہ بایزید نام کا ایک فقیر سا آدمی بستی کے فلاں حصے میں ایک جھونپڑا نما مکان میں رہتا ہے۔ خیر وہ پوچھتے ہوئے بایزید کے حجرے تک پہنچ گئے۔ حجرے کے باہر آپ کا ایک مرید بیٹھا تھا۔ انہوں نے مرید سے کہا کہ ہمیں بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے ملنا ہے۔ مرید نے بتایا کہ شیخ حجرے کے اندر ہی ہیں۔ تینوں مسافروں نے جب حجرے کے اندر دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہاں تو حضرت شیخ موجود نہیں ہیں اور یہ غلام ہم سے پہلے یہاں پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ وہ واپس پلٹ آئے اور مرید سے کہا کہ حضرت اندر موجود نہیں ہیں۔ مرید انہیں حجرے میں ساتھ لے گیا اور کہا کہ یہی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہ سن کر وہ تینوں قدموں میں گر گئے اور اپنی اپنی نازیبا حرکتوں کو یاد کر کے رونے لگے۔ پھر دست بستہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مبارک ناموں کا واسطہ دے کر معافی مانگنے لگے۔ جس شخص نے بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو فروخت کیا تھا وہ شرم اور خوف سے بے ہوش ہو گیا۔ مرید یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس دوران بایزید رحمۃ اللہ علیہ ان کی برابر دلجوئی فرماتے رہے اور تسلی دی کہ میں ناراض نہیں ہوں۔ تم نے میرے ساتھ جو سلوک کیا وہ ناسمجھی میں کیا ہے۔ اسلئے میں تم کو معاف کرتا ہوں۔ تم لوگ کھانا کھاؤ اور آرام کرو۔ مرید نے انہیں کھانا کھلایا اور وہ اسی بے چینی اور شرمندگی میں سو گئے۔ جب صبح اٹھے تو تینوں ولی بن چکے تھے۔

روح وارشتہ ص 422 محمد حنیف حنفی

Marfat.com

جانوروں پر رحم

حضرت سیدنا خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ ایک مرتبہ جنگل میں تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک کتیا چھوٹے چھوٹے بچوں کو لئے بے تاب پڑی ہے بچوں کی محبت کی ماری کہیں جا نہیں سکتی تھی بھوک اور پیاس کی وجہ سے اتنی کمزور ہوگئی کہ اٹھتی ہے تو گر پڑتی ہے۔ یہ واقعہ دیکھ کر حضرت خواجہ نقشبندؒ کو رحم آ گیا آپ واپس بازار تشریف لے گئے آپ کے پاس روپے نہ تھے اپنی چادر نان بائی کو دے دی اور اس کی قیمت کے بدلے کچھ روٹی، کباب اور پانی کا برتن لائے اور کتیا کے آگے رکھ کر خود ادب کے ساتھ مراقب ہو گئے، بس اسی فعل پر اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت عطا فرمائی جو برسوں کی عبادت سے حاصل نہیں ہوسکتی، ہر ایک جاندار پر رحم کرنا چاہیے کہ یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔

کنز القدیم آثار الکریم حضرت خواجہ حافظ عبدالکریم نقشبندی مجددی عیدگاہ شریف راولپنڈی صفحہ 156

Marfat.com

حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ کے ہاتھ پر 500 عیسائی عالم مشرف بہ اسلام ہوئے۔

ایک دن حضرت بایزید بسطامیؒ کو حالتِ مراقبہ میں دل سے آواز آئی اے بایزیدؒ عیسائیوں کا لباس پہن کر گرجے میں چلے جاؤ آج عیسائیوں کا عید اور قربانی کا دن ہے تم ان کے ساتھ عید اور قربانی میں حاضر ہو، ایک عظیم واقعہ درپیش آئے گا تو میں نے اعوذ باللہ پڑھا اور کہا کہ پھر اس وسوسہ کو دوبارہ نہیں آنے دوں گا، جب رات ہوئی تو ہاتف غیب سے آواز سنی ''اے بایزیدؒ تم نے ہمارے حکم کو کیوں نہیں مانا، عیسائیوں کے گرجے میں جاؤ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو بدن پر لرزہ طاری تھا پھر میں سوچنے لگا کہ اس بار میں فرمانبرداری کروں گا پھر میرے دل سے آواز آئی کہ ڈرو مت کہ تم ہمارے نزدیک اولیاء اخیار میں سے ہوا اور ابرار کے دفتر میں لکھے ہوئے ہو، عیسائیوں کا لباس پہن لو اور سر ہماری رضا کیلئے زنار باندھ لو آپ پر کوئی گناہ یا انکار نہیں ہوگا۔ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ صبح سویرے میں نے عیسائیوں کا لباس پہنا، زنار کو باندھا اور عیسائیوں کے گرجے میں پہنچ گیا، وہ ان کی عید کا دن تھا، مختلف علاقوں سے 500 عیسائی عالم آئے ہوئے تھے میں بھی عیسائیوں کے لباس میں ان کی مجلس میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد ان کا بڑا راہب آکر منبر پر بیٹھا تو سب خاموش ہو گئے، راہب نے جب بولنے کا ارادہ کیا تو اس کا منبر لرزنے لگا، وہ کچھ بول نہ سکا، اس راہب کی زبان بند ہو گئی کافی دیر تک وہ خاموش رہا سب عیسائی عالموں میں شور مچ گیا تمام عیسائی عالم کہنے لگے اے عالیجاہ! کون سی چیز ہے جو آپ کو گفتگو کرنے سے روکتی ہے ہم تمام آپ کے ارشادات سے ہدایت پاتے ہیں اور آپ کے علم کی اقتداء کرتے ہیں۔

Marfat.com

راہب نے کہادخل فینا محمدی۔کوئی محمدی ہمارے مجمع کے اندر آیا ہے جس کی وجہ سے میری زبان بند ہوگئی ہے۔ وہ تمہارے دین کی آزمائش کیلئے آیا ہے لیکن یہ اس کی غلطی ہے ،سب عیسائی علماء نے کہاوہ شخص ہمیں دکھاؤ ہم فوراً اس کا سر قلم کردیں گے راہب نے کہا آج اس کو تلوار کے ساتھ قتل نہیں کرنا بلکہ اس کو علم کے زور سے قتل کرنا ہے۔راہب عالم نے کہا اے محمدی میں تجھ کو تیرے نبی ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم کہاں کہیں بھی ہو کھڑے ہو جاؤ۔حضرت بایزید بسطامیؒ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بے خوف کھڑے ہو گئے۔راہب عالم نے کہا جو میں سوالات کروں گا تم اس کا جواب دو گے اگر تم نے سب کے صحیح جواب دے دیئے تو ہم تم کو چھوڑ دیں گے اور اگر جواب نہ دے سکے تو ہم تم کو قتل کردیں گے۔بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ اگر میں تمام سوالات کے صحیح صحیح جواب دے دوں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ گے،تمام عیسائی عالم بولے ہاں ضرور ایمان لے آئیں گے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ تم تو جو چیز پوچھنا چاہتا ہے، پوچھ لے، اللہ تعالیٰ تمہارے اور ہمارے درمیان گواہ ہے۔

عیسائی عالم کے سوالات:

راہب کا سوال: وہ کون سا ایک ہے جس کا دوسرا نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کا کوئی دوسرا شریک نہیں؟

راہب کا سوال: وہ کون سا دوسرا ہے جس کا تیسرا نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ رات اور دن ہے جس کا تیسرا نہیں؟

قرآن: جعلنا اللیل والنھار ایتین۔

Marfat.com

ترجمہ: رات اور دن اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔

راہب کا سوال: بتاوہ کون سا تیسرا ہے جس کا چوتھا نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: عرش، کرسی، قلم، جن کا چوتھا نہیں۔

راہب کا سوال: اے محمدی وہ کون سا چار ہے جس کا پانچ نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: توریت، انجیل، زبور اور قرآن پاک آسمان سے اللہ تعالیٰ نے چار بڑی کتابیں نازل فرمائیں۔ جن کا پانچ نہیں۔

راہب کا سوال: وہ کون سا پانچ ہے جس کا چھٹا نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: یہ وہ پانچ نمازیں ہیں جو مسلمانوں پر دن میں پانچ مرتبہ فرض کی گئیں، ان کا چھٹا نہیں۔

راہب کا سوال: وہ کون سا چھٹا ہے جس کا ساتواں نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: رب نے زمین اور آسمان کو چھ دنوں میں بنایا ہے جن کا ساتواں نہیں۔

قرآن: ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما فی ستة ايام .

ترجمہ: ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے چھ دنوں میں پیدا کر دیا۔

راہب کا سوال: وہ کون سا سات ہے جس کا آٹھواں نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: یہ وہ سات آسمان ہیں جو رب نے تہہ بہ تہہ بنائے ہیں، جس

Marfat.com

کا آٹھواں نہیں۔

قرآن: **خلق سبع سموات طباقاً .**

ترجمہ: سات آسمان اوپر تلے اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔

راہب کا سوال: وہ کون سا آٹھ ہے جس کا نواں نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: رب کے عرش کو اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہیں۔

قرآن: **ویعمل عرش ربك فوقهم یو مئذٍ ثمانیه .**

ترجمہ: میرے رب کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتوں نے اٹھایا ہو گا۔

ابھی عرش کو چار فرشتوں نے اٹھایا ہے قیامت کے دن عرش کو آٹھ فرشتوں نے اٹھایا ہوگا، یہ وہ آٹھ ہے جس کا نواں نہیں۔

راہب کا سوال: وہ کون سا نواں ہے جس کا دسواں نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: حضرت صالحؑ کی قوم میں بڑے بڑے بدمعاش تھے جو لوگوں کو نیکی کی طرف آنے نہیں دیتے تھے، یہ وہ نو ہے جس کا دسواں نہیں۔

راہب کا سوال: وہ کون سا دس ہے جس کا گیارہ نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: جو شخص حج تمتع کرے اور قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کو دس روزے رکھنے چاہییں، تین روزے وہاں پر رکھے اور سات روزے اپنے گھر پر آ کر رکھے۔

Marfat.com

قرآن: فصیام ثلثة ایام فی الحج و سبعةا ذار جعتم تلك عشرة كاملة .

ترجمہ: تین روزے حج کے زمانے میں اور سات گھر پہنچ کر، اس طرح پورے دس روزے رکھ لے، عشرہ کاملہ سے مراد یہ دس ہے جس کا گیارہ نہیں۔

راہب کا سوال: وہ کون سا گیارہ ہے جس کا بارہ نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: حضرت یوسفؑ کے گیارہ بھائی تھے۔

راہب کا سوال: وہ کون سا بارہ ہے جس کا تیرہ نہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں سال کے بارہ مہینے مقرر کر دیئے ہیں یہ وہ بارہ ہے جس کا تیرہ نہیں۔

راہب کا سوال: اے محمدی وہ کون سا تیرہ ہے جس کا چودہ نہیں؟

بایزید کا جواب: انی رایت احد عشر کو کبا والشمس والقمر رائیتھم لی ساجدین (القرآن)

ترجمہ: حضرت یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا میں نے گیارہ ستارے دیکھے، ایک سورج دیکھا، ایک چاند دیکھا جو مجھے سجدہ کر رہے ہیں، یہ تیرہ ہیں جن کا چودہ نہیں۔

راہب کا سوال: وہ کون سی قوم ہے جس نے جھوٹ بولا اور جنت میں گئی اور وہ کون سے لوگ ہیں جنہوں نے سچ بولا اور دوزخ میں گئے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ حضرت یوسفؑ کے بھائی ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا لیکن

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا معاف فرمادی وہ جنت میں گئے۔

قرآن: یا ابانا اَنا ذھبنا نستبق و ترکنا یوسف عند متاعنا فاکلہ الذئب .

ترجمہ: اباجان ہم دوڑ میں مقابلہ کرنے لگ گئے تھے اور یوسفؑ کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تھا۔ اسے بھیڑیا کھا گیا۔

یہود و نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے کی تکذیب کرنے میں سچے ہیں لیکن یہ دوزخ میں جائیں گے۔

قرآن: وقالت الیھود لیست النصاریٰ علی شیی ءٍ

ترجمہ: یہودی کہتے ہیں عیسائیوں کے پاس کچھ نہیں عیسائی کہتے ہیں یہودیوں کے پاس کچھ نہیں حالانکہ دونوں ہی کتاب پڑھتے ہیں۔

راہب کا سوال: راہب نے کہا اے محمدی میرا اگلا سوال سن: ہر شخص کا ایک ذاتی نام ہوتا ہے جس نام کی وجہ سے وہ پکارا جاتا ہے وہ نام انسان کے جسم کے کس حصہ میں رہتا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ نام انسان کی قوت سماعت کے پردے میں رہتا ہے جب اس نام سے پکارا جاتا ہے, تو وہ فوراً متوجہ ہو جاتا ہے۔

راہب نے پھر سوال کیا: الذاریات ذروا اور فالحاملات وقراً سے کیا مراد ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: الذاریات زروا چار ہوائیں ہیں: مشرقی، مغربی، جنوبی، شمالی۔

Marfat.com

اور فالحاملات وقراً سے پانی سے بھرے ہوئے بادل مراد ہیں۔

قرآن: والسحاب المسخربین السماء والارض .

ترجمہ: اور بادل زمین اور آسمان کے درمیان مسخر ہیں۔

راہب نے پھر سوال کیا: الجاریات یسرا سے کیا مراد ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: سمندر میں چلنے والی کشتیاں ہیں۔

راہب نے پھر سوال کیا: المقسمات امراً سے کیا مراد ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: مقسمات سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک انسانوں کیلئے رزق انسانی کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

راہب نے پھر سوال کیا: وہ چودہ چیزیں کیا ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ گفتگو کی؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ سات آسمان اور سات زمینیں ہیں۔

قرآن: فقال لها وللارض ائتیا طوعا او کرها قالتا اتینا طائعین .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان، سات زمینیں بنائے اور ان چودہ چیزوں کو خطاب فرمایا کہ میرے سامنے جھک جاؤ چودہ کے چودہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک رہے ہیں۔

راہب نے سوال کیا: اے محمدی بتاؤ وہ کون سی قبر ہے جو زندہ ہے اور اس میں رہنے والا مدفن بھی زندہ ہے قبر اپنے مدفن کو لے لے کر پھرتی ہے۔

بایزید بسطامیؒ کا جواب: حضرت یونسؑ اور مچھلی۔ یہ وہ مچھلی ہے جو قبر بنی ہے اور اس میں

Marfat.com

رہنے والے یونسؑ بھی زندہ ہیں۔ حضرت یونسؑ کو مچھلی چالیس دن تک پھیرتی رہی اور وہ قبر کی طرح تھی۔

قرآن: **فالتقمه الحوت و هو مليم .**

ترجمہ: آخرکار مچھلی نے اسے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھے۔

راہب نے پھر سوال کیا: بتاوہ کون سی چیز ہے جس میں روح نہیں ہے لیکن پھر بھی تنفس موجود ہے۔

قرآن: **والصبع اذاتنفس .**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ قسم اٹھاتا ہے صبح کی جب وہ سانس لیتی ہے۔

راہب نے سوال کیا: وہ پانی کون سا ہے جو نہ آسمان سے برسا اور نہ زمین سے نکالا گیا ہو؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ پانی گھوروں کا پسینہ تھا جو گھوڑوں کا پسینہ بلقیس نے آزمائش کیلئے حضرت سلیمانؑ کے پاس بھیجا تھا

راہب نے پھر سوال کیا: بتاوہ کون سی چار چیزیں ہیں جو نہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہوں، نہ والد کی پُشت سے گزری ہوں، دونوں سے کوئی تعلق نہ ہو؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: مینڈھا، اونٹنی، حضرت آدمؑ اور مائی حوّاؑ۔

مینڈھا جو حضرت اسماعیلؑ کی جگہ جنت سے لاکر ذبح کیا گیا۔

حضرت صالحؑ کی اونٹنی جس کو پتھر سے پیدا کیا گیا۔

اور حضرت آدمؑ اور مائی حوّاؑ ہیں۔

Marfat.com

راہب نے پھر سوال کیا: بتاوہ کون سا خون ہے جو سب سے پہلے زمین پر گرا، وہ کس کا تھا؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ حضرت آدمؑ کے بیٹے ہابیل کا خون ہے جسے بھائی قابیل نے قتل کیا تھا۔

راہب نے سوال کیا: وہ کیا چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پھر اس کو خرید بھی لیا؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ مومن کی جان ہے۔

قرآن: ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ .

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔

راہب نے سوال کیا: اے محمدی! وہ کون سی آواز ہے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر اس کی برائی بیان کی؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ گدھے کی آواز ہے۔

قرآن: ان انکر لا صوات لصوت الحمیر .

ترجمہ: سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھے کی ہے۔

راہب نے پھر سوال کیا: وہ کون سی مخلوق ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر اس کی عظمت بیان کی، پھر اس سے بچنے کو کہا؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ عورتوں کا مکر ہے۔

Marfat.com

قرآن: ان کید کن عظیم .

ترجمہ: عورت کا مکر بڑا زبردست ہے۔

راہب نے سوال کیا: وہ کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور پھر خود ہی اس کے متعلق سوال بھی کیا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: حضرت موسیٰؑ کا عصا جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہوا تھا، پھر اللہ نے اس کے بارے میں پوچھا۔

قرآن: وما تلك بيمينك يا موسىٰ .

ترجمہ: اے موسیٰؑ! یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟

موسیٰؑ نے کہا میرے ہاتھ میں عصا ہے۔

راہب نے پھر سوال کیا: بتا عورتوں میں بزرگ ترین عورتیں اور دریاؤں میں افضل دریا کون سے ہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: دریاؤں میں افضل سیحون، جیحون، دجلہ، فرات اور دریائے نیل ہیں اور عورتوں میں حضرت مائی حواؑ، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت آسیہؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت مریمؑ۔

راہب نے سوال کیا: پہاڑوں میں سب سے افضل پہاڑ، جانوروں میں سب سے افضل جانور کون سا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: افضل پہاڑ کوہ طور ہے اور جانوروں میں افضل گھوڑا ہے۔

راہب نے پھر سوال کیا: اے محمدی! بتا بارہ مہینوں میں بہترین مہینہ کون سا ہے اور راتوں میں بہترین رات کون سی ہے؟

Marfat.com

بایزید بسطامیؒ کا جواب: بہترین مہینہ رمضان کا ہے۔

قرآن: شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن .

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔اور راتوں میں بہترین رات لیلۃ القدر ہے۔

قرآن: لیلة القدر خیر من الف شهر .

ترجمہ: شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے؟

راہب نے سوال کیا: لفظ طامت کی تفسیر کیا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ قیامت کا دن ہے۔

راہب نے سوال کیا: وہ کون سا درخت ہے جس کی بارہ ٹہنیاں ہیں، ہر ٹہنی میں تیس پتے ہیں اور ہر پتے پر پانچ پھول ہیں پھولوں کی شان یہ ہے کہ دو پھول دن کو کھلتے ہیں اور تین پھول رات کو کھلا کرتے ہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: درخت سے مراد سال ہے جس میں بارہ مہینے اور ہر مہینے میں تیس دن اور ہر دن میں پانچ پھول یعنی پانچ وقت کی نمازیں ہیں، جن میں ظہر، عصر، سورج کی روشنی یعنی دن میں ادا کی جاتی ہیں اور تین نمازیں مغرب، عشاء، فجر کی نمازیں میں ادا ہوتی ہیں۔

راہب نے پھر سوال کیا: اے محمدی! بتاؤ وہ کون سی شے ہے جس نے خانہ کعبہ جا کر طواف کیا حالانکہ نہ تو اس میں روح تھی، نہ اس پر حج فرض تھا۔

بایزید بسطامیؒ کا جواب: حضرت نوحؑ کی کشتی تھی جس پر حج فرض نہیں تھا اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔

Marfat.com

راہب نے سوال کیا: بتا کل نبی کتنے ہیں، کتنے رسول اور کتنے غیر رسول ہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی جن میں تین سو تیرہ رسول اور باقی غیر رسول۔

راہب نے پھر سوال کیا: اے محمدی بتا وہ کون سی نہر ہے جس سے چار نہریں نکلتی ہیں، ہر نہر کا پانی، رنگ اور ذائقہ مختلف ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: آنکھیں، کان، ناک، اور منہ ہے۔

یہ چار چیزیں ہیں آنکھوں کا پانی کھارا، کانوں کا پانی کڑوا، منہ کا پانی میٹھا اور ناک کا پانی ترش ہے۔

راہب نے پھر سوال کیا: لفظ نقیر، قطمیر اور فتیل کی تفسیر بیان کریں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: کھجور کی گٹھلی کے پیچھے جو سفیدی ہوتی ہے اس کو نقیر کہتے ہیں ۔قطمیر سفید چھلکا کو کہتے ہیں، اور گٹھلی کے بیچ میں جو سفید دھاگہ ہوتا ہے اس کو فتیل کہتے ہیں۔

راہب نے پھر سوال کیا: لفظ سبد اور لبد کی تفسیر بیان کریں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: بھیڑ بکری کے بالوں کا نام ہے۔

راہب نے سوال کیا: طم اور رَم کے کیا معنی ہیں؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: طم اور رَم حضرت آدمؑ کی امتوں کا نام ہے۔

راہب نے سوال کیا: بتا گدھا اپنی آواز میں کیا کہتا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: گدھا کہتا ہے خدا ٹیکس وصول کرنے والوں پر لعنت کرے۔

راہب نے سوال کیا: اے محمدی! کتے اپنی آواز میں کیا کہتے ہیں؟

Marfat.com

بایزید بسطامیؒ کا جواب: اہل جہنم پر خدا کے غضب سے ہلاکت نازل ہو۔

راہب نے پھر سوال کیا: بیل کی تسبیح کیا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: سبحان اللہ وبحمدہ۔

ترجمہ: پاکی ہے اللہ کی اور ساتھ اس کی تعریف۔

راہب نے سوال کیا: گھوڑا میدان جنگ میں کیا کہتا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: **سبحان حافظی اذاوا شتغلت الا بطالی و اذا التسقت الرجال با لرجال ۔**

پاک ہے وہ اللہ کی ذات جو میری اس وقت حفاظت کرتی ہے جب سوار ایک دوسرے کا سامنا کرتے ہیں۔ باہم دیگر لڑائی میں مشغول ہوتے ہیں۔

راہب نے سوال کیا: اونٹ اپنی تسبیح میں کیا کہتا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: **حسبی اللہ و کفی باللہ و کیلا** (القرآن)

ترجمہ: میرے لئے اللہ بس کرتا ہے کفالت وخبر گیری کیلئے اللہ ہی کافی ہے۔

راہب نے سوال کیا: مور اپنی تسبیح میں کیا کہتا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: **الرحمن علی العرش استویٰ** (القرآن)

ترجمہ: وہ رحمٰن کائنات تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہے۔

راہب نے پھر سوال کیا: بلبل اپنی خوش الحانی میں کون سی آیت پڑھتی ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: **سبحان اللہ حین تمسون و حین تصبحون** (القرآن)

Marfat.com

ترجمہ: بس تسبیح کرو اللہ کی جب تم شام کرتے ہو اور صبح کرتے ہو۔

راہب نے سوال کیا: مینڈک اپنی تسبیح میں کیا کہتا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: **سبحان المعبود فی البرادی والقفار سبحان الملك اجبار .**

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس کی صحراؤں اور بیابانوں میں عبادت کی جاتی ہے اور خرابی کو درست کرنے والا بادشاہ ہے۔

راہب نے سوال کیا: ناقوس جب بجتا ہے تو کیا کہتا ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: **سبحان الله حقا حقا انظر یا ابن آدم فی هذه الدنیا غربا وشرقا ما تری فیها احدا یبقی .**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے، یہ سچ ہے، سچ ہے اے ابن آدمؑ اس دنیا کے مشرق و مغرب کی طرف دیکھ تو اس کے اندر کوئی بھی چیز باقی رہنے والی نہیں دیکھے گا۔

راہب نے پھر سوال کیا: اے محمدی! بتا وہ کیا چیز ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی لیکن نہ وہ انسان ہیں، نہ فرشتے اور نہ جنات۔

بایزید بسطامیؒ کا جواب: وہ شہد کی مکھی ہے۔

قرآن: **واوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا و من الشجر ومما یعر شون .**

ترجمہ: اور دیکھو تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کر دی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں، اور ٹہنیوں میں چڑھائی ہوئی بیلوں

Marfat.com

میں اپنے چھتے بنا۔

راہب نے سوال کیا: یہ میرا آخری سوال ہے: اے محمدی! بتا جب رات ہوتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے اور جب دن ہوتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے؟

بایزید بسطامیؒ کا جواب: جب دن ہوتا ہے تو رات اللہ تعالیٰ کے غامض علم میں چلی جاتی ہے اور جب رات ہوتی ہے تو دن اللہ تعالیٰ کے غامض میں چلا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا وہ غامض علم کہ جہاں کسی مقرب نبی یا فرشتہ کی رسائی نہیں۔

تمام سوالوں کے بعد حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ اگر کوئی اور سوال ہو تو بتاؤ، لیکن راہب نے انکار کر دیا کہا مجھے اب کچھ دریافت نہیں کرنا، حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ اب مجھے بھی ایک سوال کرنا ہے، فرمایا کہ آسمانوں کی کنجی اور جنت کی کنجی کون سی چیز ہے؟ راہب خاموش ہو گیا مجمعے میں شور بلند ہوا کہ تم نے سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر دی، اتنی باتیں پوچھی اور انہوں نے ان سب کا جواب دے دیا۔ کیا بات ہے کہ انہوں نے تم سے صرف ایک بات پوچھی اور تم اس کا بھی جواب نہیں دے سکتے۔ راہب نے کہا کہ میں ان کا جواب دے سکتا ہوں، مجھے خطرہ ہے اگر تم میری مخالفت نہیں کرو گے۔ پانچ سو عیسائی عالم بولے اگر آپ حق بات کرتے ہیں تو ہم مخالفت نہیں کریں گے۔

راہب نے کہا کہ آسمانوں کی کنجی اور جنت کی کنجی **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ہے تمام عیسائی عالموں نے یہ بات سنی سب کے سب پانچ سو عیسائی عالم حضرت بایزید بسطامیؒ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے۔ اور گرجے کو گرا کر اس جگہ پر مسجد بنائی۔ سب نے اپنے اپنے زنار توڑ

Marfat.com

دیئے۔اسی موقع پر حضرت بایزید بسطامیؒ کو غیب سے آواز آئی ،اے بایزید تم نے ہماری رضا کی خاطر صرف ایک زنار باندھی تھی ،ہم نے تمہاری خاطر پانچ سو زناروں کو توڑ دیا۔

روحانیت اسلام صفحہ 320 — مواعظ مولانا طارق جمیل صاحب صفحہ 6 — بایزید بسطامیؒ اور عیسائی پادری کا مکالمہ صفحہ 504

حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون صاحب — مولانا الحاج واحد بخش سیال چشتی صابری — قاری محمد امین

حسن سلوک

ایک یہودی جو آپ کا پڑوسی تھا وہ کہیں سفر میں چلا گیا اس کی غیر موجودگی میں غربت کے باعث اس کی بیوی کے پاس چراغ جلانے کیلئے تیل تک موجود نہ تھا اندھیرے کی وجہ سے اس کا بچہ ساری رات روتا رہا حضرت بایزید بسطامی ہر روز رات کے وقت اس کے گھر چراغ جلا کر رکھ آتے جب وہ یہودی سفر سے واپس آیا تو اس کی بیوی نے تمام واقعہ سنایا جس کو سن کر اس نے کہا یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اتنا عظیم بزرگ ہمارا پڑوسی ہو اور ہم گمراہی میں زندگی گزاریں چنانچہ میاں بیوی آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے دونوں میاں بیوی مسلمان ہو گئے۔

صفحہ — تذکرۃ اولیاء — صفحہ — رسول اللہ کے سفیر

108 — حضرت شیخ فرید الدین عطار — 90 — محمد الیاس عادل

Marfat.com

باب سوم

حضرت بایزید بسطامیؒ کے مقامات وکرامات

حضرت شیخ ابوسعید میخورانی، بایزید (رحمۃ اللہ علیہما) کا امتحان لینے آئے:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مرید بھی صاحب فضل وکمال تھے اور ان سے بھی کرامات کا ظہور ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مشہور بزرگ حضرت شیخ ابوسعید میخورانی رحمۃ اللہ علیہ اس نیت سے حضرت بایزید کی خدمت میں آئے کہ آپ کا امتحان لیا جائے اور آپ کا مقام ومرتبہ معلوم کیا جائے۔ ان کے آتے ہی بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے دل کی بات معلوم کر لی۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ہم نام ابوسعید راعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلے جاؤ وہ میرا مرید صادق ہے۔ میں نے اپنی تمام ولایت اس کے حوالے کر دی ہے۔ حضرت شیخ ابوسعید میخورانی رحمۃ اللہ علیہ چلے اور ابوسعید راعی کی قیام گاہ پر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہ عبادت الٰہی میں مصروف ہیں چنانچہ انتظار میں کھڑے ہو گئے۔ جب وہ عبادت سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ کیا چاہتے ہو۔ حضرت شیخ ابوسعید میخورانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تازہ انگور چاہئے۔ یہ بات سن کر ابوسعید راعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چھڑی پکڑی اور اس کے دو ٹکڑے کیے۔ ایک ٹکڑا اپنے قریب زمین میں دبا دیا اور دوسرا ٹکڑا شیخ ابوسعید کے قریب زمین میں دبا دیا۔ چند ہی لمحوں بعد دونوں جگہوں سے انگور کے سرسبز درخت نمودار ہونا شروع ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان درختوں پر انگور بھی لگ گئے۔ حضرت ابوسعید میخورانی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب والے درخت پر

Marfat.com

سیاہ انگور لگے جبکہ ابوسعید راعی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب والے درخت پر بہت عمدہ سفید رنگ کے انگور لگے۔ یہ دیکھ کر ابوسعید میخورانی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ میری طرف کے انگوروں کا رنگ سیاہ ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کے انگوروں کا رنگ سفید ہے۔ حضرت ابوسعید راعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے تو صدق ویقین کا درجہ حاصل ہے اور تمہیں صرف امتحان کرنا مقصود تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے دونوں درختوں سے دونوں کی قلبی کیفیت کو ظاہر فرما دیا۔

ابوسعید میخورانی رحمۃ اللہ علیہ جب حج کے لیے صبح تیار ہوئے تو شیخ راعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ایک کمبل دیا اور ہدایت کی کہ اس کی حفاظت کرنا اور کہیں گم نہ کر دینا چنانچہ وہ کمبل لے کر چلے گئے۔ اتفاق سے ان کی انتہائی احتیاط کے باوجود کمبل عرفات میں گم ہو گیا۔ ابوسعید بہت پریشان ہوئے۔ جب حج سے فارغ ہوئے تو شرمندگی کے ساتھ واپس شیخ راعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ شیخ راعی وہی کمبل اوڑھے بیٹھے ہیں۔ شیخ راعی نے فرمایا کہ ابوسعید ہم نے تمہیں ایک چیز عطا کی تھی تم اس کی حفاظت نہیں کر سکے۔ ہم نے تمہارے کمبل کی حفاظت خود کی اور اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ جب تم اپنے کمبل کی حفاظت نہیں کر سکتے تو بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا امتحان لینے کیسے آ گئے ہو۔ یاد رکھو جس نے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی اسے سب کچھ مل گیا۔

(رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص86 اللہ والے ص127)

Marfat.com

بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سمندر کی مانند ہوں:

بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جولوگ مجھے اپنے جیسا سمجھتے ہیں وہ اگر عالم غیب میں میرے اوصاف دیکھ لیں تو مرجائیں۔اس لیے کہ میں ایک ایسے سمندر کی مانند ہوں جس کی گہرائی کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا۔اگر قیامت کے دن پوچھا جائے کہ تو نے فلاں کام کیوں کیا تو میں اس سوال کو بہتر خیال کرتا ہوں کہ مجھ سے پوچھا جائے کہ تو نے فلاں کام نہ کیا۔اگر اپنی پوری زندگی میں مجھ سے ایک بھی نیکی کا کام ہو جاتا تو میں خوفزدہ نہ رہتا۔مجھ سے تو عورتیں افضل ہیں کہ وہ ماہواری کے بعد غسل کر کے پاک صاف ہو جاتی ہیں مگر میری ساری زندگی غسل کرتے گزر گئی اور مجھے پاکی حاصل نہ ہو سکی۔

(رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص88)

حضرت ذوالنون مصری کا حضرت بایزید (رحمۃ اللہ علیہما) کو پیغام:

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ رات کو چین اور سکون کے ساتھ سوئے رہتے ہو اور اور اہل قافلہ سے پیچھے رہ جاتے ہو۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جواب دیا کہ پوری رات سکون کی نیند لینے کے بعد اور اہل قافلہ سے بچھڑ جانے کے بعد جو پہلے منزل پر پہنچ جائے وہی کامل ہوتا ہے۔یہ سن کر ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ رو پڑے اور کہا کہ بایزید تمہیں مبارک ہو۔میں اس مرتبے کو نہیں پہنچا یہ مرتبہ اللہ تعالیٰ بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) کو مبارک کرے۔

(تاریخ مشائخ نقشبند ص88 تذکرۃ الاولیاء 100)

Marfat.com

حضرت ذوالنون مصری کا بایزید (رحمۃ اللہ علیہما) کو تحفہ:

حضرت ذوالنون مصری نے حضرت بایزید (رحمۃ اللہ علیہما) کی خدمت میں ایک جائے نماز ارسال کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر واپس ارسال کر دی کہ مجھے اس کی حاجت نہیں البتہ ایک مسند کی ضرورت ہے۔ یعنی اب ایسا بے نیاز ہو چکا ہوں کہ مجھے نماز معاف ہو چکی۔ جب پیغام پہنچا تو حضرت ذوالنون مصری نے رحمۃ اللہ علیہ ایک اعلیٰ اور نفیس قسم کی مسند بھجوائی۔ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ جس کے پاس الطاف خداوندی کی مسند موجود ہو اسے دنیاوی مسند کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ یہ وہ دور تھا کہ جب آپ نہایت ضعیف و پریشان حال تھے اور اگر مسند قبول کر لیتے تو جائز تھا لیکن از روئے تقویٰ دونوں چیزیں واپس کر دیں۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۰۵)

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک درویش سے ملاقات:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ فرمایا کہ میں ایک صحرا سے گزر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ ببول کے درخت کے کانٹوں پر ہاتھ مار رہا تھا۔ اس کا یہ فعل دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس میں زندگی کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ مجھے حیرانگی ہوئی۔ میں نے کہا کہ یا تو یہ مردہ ہے یا پھر یہ کانٹے اس کے لیے گلاب کی پتیوں کی طرح ہو گئے ہیں۔

اس نے کہا کہ خواص کی زندگی موت کی صفت پر ہوتی ہے (یعنی زندگی میں وہ مردہ جیسے ہوتے ہیں)۔ جب خود کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر دیا تو زندگی سے چھٹکارا مل گیا۔ اور تمام مخلوق کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر توکل اور قناعت کرنا ہے۔

مکتوبات دوصدی ص ۵۴۲ از شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری

ترجمہ: حکیم سید شاہ مقیم الدین احمد شرفی فردوسی

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بروز قیامت میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں خود کو دوزخ میں ڈال دوں۔ اور اس کافر نفس کو دوزخ میں ڈال دوں کہ اس کی وجہ سے میں دنیا میں خون کے گھونٹ پیتا رہا ہوں۔

مکتوبات دوصدی ص ۵۷۶ از شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری

ترجمہ: حکیم سید شاہ مقیم الدین احمد شرفی فردوسی

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا اونٹ پر بوجھ لادنا:

ایک دفعہ سفر کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اونٹ پر بہت زیادہ بوجھ لاد دیا۔لوگوں نے کہا کہ جانور پر اس قدر بوجھ لادنا بزرگی کی شان کے خلاف ہے۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم دیکھو تو سہی کہ بوجھ اونٹ کے اوپر ہے بھی یا نہیں۔لوگوں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بوجھ اونٹ پر نہیں وہ بہت حیرت زدہ ہوئے۔حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر میں اپنا حال پوشیدہ رکھتا ہوں تو دوسروں کو خبر نہیں ہوتی اور ظاہر کرتا ہوں تو وہ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں ۔میں بھلا ان حالات میں تمہارے ساتھ کیسے رہ سکتا ہوں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے لوگوں سے الگ ہو کر اپنا راستہ اختیار کر لیا۔

(اللہ والے ص۱۱۴ از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب)

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبولیت:

ایک دفعہ بسطام میں کئی سال تک بارش نہ ہوئی۔انسان اور چرند پرند بھوک اور پیاس کی شدت سے مرنے لگے۔شہریوں کی ایک جماعت حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچی۔سب نے کہا کہ بارش کے لیے دعا کیجیے۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبے سے سر اٹھایا اور فرمایا کہ جاؤ اپنے گھروں کے پرنالے درست کر لو۔بارش شروع ہونے والی ہے۔چنانچہ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ لگاتار بارش برسنے لگی۔ایک رات اور دن بارش مسلسل برستی رہی۔

رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص۱۲۰ اللہ والے ص۱۲۵

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا رب کی بارگاہ میں مقام:

ایک دفعہ بصرہ میں سخت خشک سالی پڑ گئی۔کافی عرصے تک بارش نہیں ہوئی۔لوگ نماز استسقاء پڑھ کر دعا کرنے لگے لیکن بارش کا کوئی نام ونشان نہیں۔آخر تنگ آ کر میدان میں ہزاروں لوگ چیختے چلاتے اور روتے ہوئے نکلے۔سب نے فریاد کی مگر کسی کی فریاد قبول نہ ہوئی۔اتفاق سے ایک شخص کا ادھر سے گزر ہوا۔اس شخص نے دیکھا کہ ہزاروں لوگ جمع ہیں۔سب دعا کے واسطے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کی آنکھوں میں آنسوں بہار ہے ہیں۔لیکن بارش کا دور تک نام و نشان نہیں۔اس شخص نے جب اتنے لوگوں کو روتے دیکھا تو برداشت نہ کر سکا۔اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کرنے لگا کہ یا اللہ جو میری آنکھوں میں بھید ہے اس کے طفیل بارش برسا۔اس شخص کا عرض کرنا تھا کہ یک دم بارش برسنا شروع ہوگئی۔ہزاروں لوگ جو جمع تھے حیران رہ گئے کہ اس شخص نے کیا دعا مانگی۔ایک آدمی جو یہ سب سن رہا تھا آگے بڑھا اور کہا کہ اے شیخ عصر اے اللہ کے ولی! ہماری عرض سن۔اس شخص نے کہا کہ میں نہ تو شیخ عصر ہوں اور نہ ہی ولی۔جیسے سب عوام الناس ہیں ویسے ہی ہوں۔اس آدمی نے کہا کہ آپ نے جو دعا مانگی ہے کہ جو میری آنکھوں میں بھید ہے اس کے صدقے میں بارش برسا یہ کیا راز ہے ہمیں بھی بتایئے۔اس شخص نے کہا سنو! میری آنکھوں نے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے۔میں نے عرض کی یا اللہ جو میری آنکھوں میں بھید ہے اس کے صدقے میں بارش برسا۔کیونکہ میری آنکھوں نے بایزید کو بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) سمجھ کر دیکھا ہے۔

مکتوبات دوصدی ص ۱۸۸ از شیخ شرف الدین احمد یحیی منیری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ حکیم سید شاہ مقیم الدین احمد شرفی فردوسی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

عارف کا درجہ:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے طریقت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہاں تک کہ جب میں اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان دنیا کو دیکھتا ہوں تو اس میں تمام دنیا و مافیہا دکھائی دیتا ہے۔

دلیل العارفین ص ۴۵

خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ بادشاہ کے پاس تھے:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس درگاہ میں کئی سال مجاور رہا۔آخر سوائے حسرت کے کچھ نصیب نہ ہوا۔جب میں بارگاہ میں آیا تو کوئی تکلیف نہ تھی۔اہل دنیا، دنیا میں اور اہل آخرت، آخرت میں مشغول تھے۔مدعی دعویٰ میں اور اہل تقویٰ ،تقویٰ میں۔بعض کھانے پینے میں تو بعض سماع و رقص میں مشغول تھے۔اور بعض بادشاہ کے پاس تھے جو دریائے عجز میں غرق تھے۔

دلیل العارفین ص ۴۴

خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

شیخ ابو یزید قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں تبدیلی

شیخ ابوعبداللہ قرشی اپنے پیرومرشد ابو یزید قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے گئے۔ ملاقات کے دوران ابوعبداللہ نے اپنے مرشد سے ان کی ابتدائی زندگی کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ کی زندگی میں کس طرح تبدیلی آئی۔ شیخ ابو یزید قرطبی نے فرمایا کہ یہ ایک عجیب کہانی ہے۔ ایک حادثے نے میری زندگی کو بدل دیا ہے۔ میں عطر کا تاجر تھا اور عطاروں کے بازار میں عطر بیچا کرتا تھا جو سب سے زیادہ قیمتی اور نایاب ہوتا تھا۔ میرا لباس بھی انتہائی قیمتی ہوتا تھا۔ ایک روز میں صبح کی نماز پڑھنے کے لئے جامع مسجد گیا۔ نماز پڑھ لینے کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا مجمع مسجد میں لگا ہوا ہے۔ میں ادھر گیا۔ اس زمانے میں مجھے صالحین کے بارے میں کچھ پتہ نہ تھا۔ لوگوں کے بتانے سے اتنا جانتا تھا کہ یہ لوگ جنگل ویرانے میں رہتے ہیں۔

میں وہاں جا کر کھڑا ہو گیا۔ ایک قاری حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات اور مجاہدات پڑھ کر لوگوں کو سنا رہے تھے۔ میں نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سن کر منہ ہی منہ میں کہا کہ ایسی باتیں کتابوں میں لکھی جاتی ہیں؟ میرے قریب والے شخص نے سن لیا اور مجھ سے کہا کہ ایسی باتیں نہیں تو پھر کیسی باتیں کتابوں میں لکھی جاتی ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ باتیں تو مجھے جھوٹ لگ رہی ہیں کہ کوئی سال بھر پانی کے بغیر زندہ رہے۔ اس نے کہا کہ ان باتوں کا انکار نہ کرو۔ میں اس آدمی سے سوال و جواب میں مصروف تھا کہ دوسرے ایک نہایت ہی کمزور آدمی نے سر اٹھایا اور کہا کہ تم کو صالحین کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ میں نے کہا کہ صالحین ہیں کہاں؟ یہ کہہ کر میں دوکان پر چلا آیا۔ ظہر کے وقت میں اپنے معمول کے مطابق کام میں مصروف تھا کہ اسی کمزور شخص کو دیکھا کہ سامنے سے

Marfat.com

گزرا۔ کچھ آگے جانے کے بعد واپس آیا۔ لگتا تھا کہ مجھے ہی ڈھونڈ رہا ہے۔ کمزور بزرگ نے سلام کیا میں نے جواب دیا، پوچھا نام کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔ پوچھا کہ مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا کہ آپ وہی تو ہیں جنہوں نے جامع مسجد میں مجھ سے بات کی تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم ابھی تک اسی عقیدہ پر ہو اور اپنے فاسد خیال سے توبہ نہیں کی؟ میں نے جواب دیا کہ میرا کوئی ایسا خیال تو ہے نہیں کہ اس سے توبہ کرنا ضروری ہو۔ انہوں نے کہا کہ اے ابو یزید! صالحین کے عمل کی نسبت تم کیا کہتے ہو؟ اس وقت ان کا سینہ میری دوکان کے پتھر سے لگا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ جناب عالی صالحین ہیں کہاں؟ انہوں نے جواب دیا کہ صالحین یہیں ہیں، بازار میں پھرا کرتے ہیں اور ان کا یہ حال ہے کہ اگر اس پتھر کو اشارہ کریں تو ان کے ساتھ ہو جائے۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے دوکان کے اندر ایک پتھر کی جانب اشارہ کیا۔ ان کی بات کے ساتھ ہی پتھر حرکت میں آ گیا جس سے دو درازیں نکل آئیں، ان میں لوگوں کی امانتیں رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے تیزی سے ان درازوں کو سنبھالا اور دوکان میں لا کر رکھا۔ اور کہا کہ کیا آدمی کو ایسی طاقت حاصل ہو جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انسان کی قدرت کے آگے یہ کیا شے ہے۔ میں نے پوچھا اس سے زیادہ بھی انسان تصرف کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ اگر دوکان سے کہہ دے کہ اپنے مقام سے اکھڑ جا تو ایک دم اکھڑ جائے گی۔ ایک طرف ان کا کہنا تھا کہ میں نے دوکان کو حرکت میں دیکھا۔ اس کے اندر کا ہر سامان، شیشہ، برتن سب لرز گیا۔ میں ڈرا کہ کہیں مجھ پر نہ گرے۔ میں بھونچکا رہ گیا۔ اور وہ بزرگ مجھے چھوڑ کر چل دیے۔ مجھ میں عقل کی سرعت موجود تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر میں تمام زندگی دوکان میں صرف کر دوں تو ایسے لوگوں ملاقات کیسے نصیب ہوگی۔ دوسرے دن میں پھر حلقہ میں حاضر ہوا تا کہ صالحین کی باتیں سن سکوں۔ بخدا اس سماع کے بعد مجھ میں دوکان تک جانے کی سکت باقی نہ رہی۔ وہاں سے میں اپنے ماموں کے پاس گیا۔ یہ دوکان انہی کی تھی، کنجیاں ان کے حوالے کیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں چلے؟ میں نے کہا انشاء اللہ پھر آؤں گا۔ انہیں میرے ارادے کا علم نہیں ہوا اس

Marfat.com

کے بعد سے آج تک پھر لوٹ کر میں دوکان پر نہیں گیا۔

بزم اولیاء امام عبداللہ اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: مولانا بدر القادری

سکر کی حالت

ایک دن حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کو حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں بھیجا کہ جا کر ان کی خبر لائے۔ مرید جب بسطام پہنچا اور بایزید کے مکان پر آیا تو ان کو صحن مکان میں تشریف فرما دیکھا اور پہچان نہ سکا کہ یہی بایزید رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے ملنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بایزید کہاں ہے میں خود بایزید کو سالہا سال سے تلاش کر رہا ہوں۔ تم کس بایزید سے ملنا چاہتے ہو؟ میں تو بایزید کے عشق میں برسوں سے مبتلا ہوں میں نے تو ابھی تک اس کو نہیں پایا۔ مرید نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کوئی دیوانہ ہے اور خود نہیں جانتا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ آخر مرید مصر واپس آ گیا اور حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر رونے لگے اور بولے میرے بھائی بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) مشتاقوں کے قافلے کے ساتھ لا الہ الا اللہ کے قافلے میں پہنچ گئے اور مجھے یہاں اکیلا چھوڑ گئے۔

مکتوبات دوصدی ص530 حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری

Marfat.com

شیخ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

شیخ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

1۔شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو حکمت عطا فرمائی۔

2۔اور شیخ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کو وجود دیا۔

3۔ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کو اخلاق کا علم عطا فرمایا۔

4۔اور بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو حیرت عطاء فرمائی۔

نفحات الانس ص198

مصنف: حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

آداب رسالت ﷺ کے باعث کرم نوازی

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کروں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عورتوں کے جھنجھٹ، لوگوں کے ہجوم اور کھانوں کے ذخیروں سے بے نیاز کر دے۔ پھر خیال آیا کہ میرے لئے ایسا سوال کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ نے ایسا سوال کبھی نہیں کیا۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کے ادب کے باعث ایسا سوال نہ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مہربانی فرمائی اور مجھے عورتوں سے بے نیاز کر دیا۔ اور پھر یہاں تک کہ اب مجھے احساس تک نہیں ہوتا کہ میرے سامنے کوئی عورت ہے یا کہ دیوار۔

رسالہ قشیریہ

جنید و بایزید صفحہ 415

Marfat.com

ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا

حضرت بایزید بسطامی کی خدمت میں ایک مرتبہ ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے بایزید نے مجھے اس مقام سے نوازا ہوا ہے کہ جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنا خصوصی فضل وکرم سے نوازا ہے اس شخص کی بات سن کر حضرت بایزید بسطامی نے جواب دیا پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے کونسے مرتبہ ومقام سے نواز رکھا ہے جس کا تو اظہار کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ وہ شخص کہنے لگا کہ عرش عظیم کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے دنیا ہر شے کو میرے لیے مسخر کر دیا ہے۔ بایزید بسطامیؒ نے فرمایا اے ناسمجھ اور غافل انسان تو کس خیال میں کھویا ہوا ہے تو نے یہ جو مقام ومرتبہ اور حالت بیان کی ہے یہ تو اہلِ معرفت کیلئے سب سے معمولی کام ہے اہلِ معرفت کیلئے اس مرتبہ ومقام کیلئے کو مرتبہ ومقام کی کوئی وقعت ہی نہیں پروردگار کے خزانے تو بہت وسیع اور بے حد وحساب ہیں اگر اللہ تعالیٰ تم کو ملنے والی تمام نعمتیں اور درجات اپنی تمام مخلوق کو بھی دے دے تو پھر بھی اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی اور ایک بات یاد رکھو کہ معرفت والوں کا درجہ و مقام کچھ اور ہوتا ہے ان کے نزدیک جو کچھ تجھے حاصل ہے ان سے فیض یاب ہونے والا شخص نہایت کمتر درجہ اور ناقص معیار پر ہوتا ہے اس کے بعد حضرت بایزید بسطامی نے ارشاد فرمایا کہ اے خوش فہمی میں رہنے والے ناسمجھ انسان براہ کرم یہاں سے اب چلا جا جس ادنیٰ درجے کو آپ بہت کچھ سمجھ رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اہلِ معرفت کی ہمتوں اور رفعتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔

''رسول اللہ ﷺ کے سفیر''

صفحہ 96

Marfat.com

حضرت شفیق بلخیؒ اور حضرت ابوتراب بخشیؒ آپ سے ملنے آئے

ایک مرتبہ حضرت شفیق بلخی اور ابوتراب بخشی آپ سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے حضرت بایزید بسطامی نے دسترخوان لگوایا اور پھر جب دسترخوان پر کھانا رکھ دیا گیا ابوتراب بخشی کے ساتھ ایک مرید آیا تھا وہ بھی ساتھ بیٹھا تھا۔ حضرت شفیق بلخی اور حضرت ابوتراب نے کھانا شروع کیا ابوتراب بخشی نے اپنے مرید سے کہا آؤ کھانا کھاؤ اس نے کہا میرا روزہ ہے آپ نے کہا کھانا کھاؤ اور ایک مہینہ کے روزوں کا ثواب حاصل کرو وہ مرید نہ مانا پھر حضرت شفیق بلخی نے اسے کہا آؤ میاں کھانا کھاؤ اور ایک سال کے روزوں کا ثواب پاؤ۔ اس نے پھر انکار کر دیا اس پر حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا اسے جانے دو یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بہت دور ہے بایزید کا فرمانا ہی تھا کہ چند دن ہی گزرے تھے کہ وہ چوری کے جرم میں پکڑا گیا اور اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔

"تاریخ مشائخ نقشبند" صفحہ 86

محمد صادق قصوری

Marfat.com

دوزخ ٹھنڈی ہو جائے گی

(۱) حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ قیامت قائم ہو جائے تا کہ میں اپنا خیمہ دوزخ پر نصب کروں تو ایک شخص نے کہا آپ ایسا کیوں کریں گے۔ بایزید نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ دوزخ جب مجھ کو دیکھے گی تو سرد ہو جائے گی لہٰذا میں مخلوق کیلئے رحمت ہو جاؤں گا۔

(۲) ابوموسیٰ دیبلیؒ کہتے ہیں کہ میں نے بایزید بسطامیؒ سے سنا ہے کہتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا تو اہلِ جنت، جنت میں جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ مجھ کو دوزخ میں ڈال دے لوگوں نے پوچھا ایسا کیوں کرو گے بایزید نے جواب دیا اس لئے تا کہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ عنایت ولطف اپنے اولیاء پر دوزخ میں ہے

(۳) حضرت بایزید بسطامیؒ نے عرض کیا یا اللہ اگر تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عذاب دے گا تو میری خلقت کو بڑھا دے حتیٰ کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا دوزخ میں نہ سما سکے۔

"تلبیس ابلیس"

علامہ ابن جوزیؒ

صفحہ 498

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے عارف کے بارے میں سوال:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو عارف ہیں وہ آگ کے لیے عذاب ہیں اور جو جاہل ہیں ان کے لیے آگ عذاب ہے۔ پھر فرمایا اگر مجھے دوزخ دیکھ لے تو اس کی آگ ٹھنڈی ہو جائے۔

(نزہتہ المجالس جلداول ص۲۷۶ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

دریائے دجلہ میں طغیانی

ایک دفعہ دریائے دجلہ میں طغیانی آ گئی اور دریا میں طغیانی اس قدر شدید تھی کہ شہر کے غرق ہونے یا ڈوبنے کا اندیشہ ہو چکا تھا۔ تمام لوگ بایزید بسطامی کے پاس آئے، دعا کیلئے عرض کرنے لگے کہ سیلاب رک جائے ورنہ ہم غرق ہو جائیں گے۔ آپ نے ان لوگوں کو تسلی دی انشاءاللہ بہتر ہوگا۔ تم واپس جاؤ میں خود دریا کے پاس جاتا ہوں، حضرت بایزید بسطامی نے اپنا عصا مبارک اٹھایا اور فرمایا، ایسا ہے تو میں سب سے پہلے خود غرق ہوں گا۔ ہاتھ میں عصا لئے دریائے دجلہ کے قریب ہوتے جاتے دریا اور پیچھے ہوتا جاتا۔ دریائے دجلہ کے کنارے تشریف لے گئے حتی کہ دریا کو کنارے لگا دیا۔ خدا کی قدرت کہ اسی وقت دریا کی طغیانی میں کمی آنا شروع ہو گئی۔ اور کچھ دیر کے بعد پانی بالکل اتر گیا۔ اور دریائے دجلہ اپنے معمول کے مطابق بہنے لگا۔

تذکرۃ الاولیاء صفحہ 29

Marfat.com

ساری زمین اولیاء اللہ کا ایک قدم ہے۔

حضرت سہیل بن ابی عبداللہؒ نے فرمایا میں کوہ قاف پر چڑھا تو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی پڑی دیکھی حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کوہ قاف پر پہنچے تھے بایزید نے فرمایا کوہ قاف تو بہت قریب ہے اس سے آگے، جبل کاف: جبل صاد، جبل عین، یہ وہ جبل ہیں جو زمین کو گھیرے ہوئے ہیں اور ہر زمین کو ایک ایک پہاڑ گھیرے ہوئے ہے، اور کوہ قاف اس زمین کو بمنزلہ دیوار کے گھیرے ہوئے ہے اور یہ زمین سب سے چھوٹی ہے۔ کوہ قاف سب سے چھوٹا پہاڑ ہے اور سبز زمرد کا پہاڑ ہے۔ کہتے ہیں کہ آسمان کی سبزی اسی کے عکس کی وجہ سے ہے اور روایت ہے کہ ساری زمین اولیاء اللہ کے واسطے ایک قدم ہے۔

کرامات اولیاء صفحہ 241

حضرت امام عبداللہ یافعی یمنی

زمین بھی دعا کرتی ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ سے لوگوں نے پوچھا، حضرت آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص سفر میں جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ کس طرح ہے حالانکہ مقصود تو بغیر سفر کے بھی حاصل ہو جاتا ہے، آپ نے فرمایا کائنات ارضی کے خطے اللہ تعالیٰ کے سامنے دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے سینوں پر کسی مرد مومن کے قدم لا ہماری آنکھیں اپنے کسی بندے کی آمد سے منور فرما اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سفر پر آمادہ فرماتا ہے تا کہ ایسی زمینوں کی دیدار کی پیاس بجھ جائے اور ان کی خواہش پوری ہو جائے۔

مقامات صوفیاء ابو سعید ابو الخیر ترجمہ: علامہ اقبال فاروقی صفحہ 279

Marfat.com

ولی کی مسافت کی حقیقت

ابوطالب مکی نے لکھا ہے کہ مشائخ فرماتے ہیں کہ ساری دنیا ایک ولی کیلئے ایک قدم اٹھانے کے برابر ہے اور اللہ کا ایک ولی ایک قدم اٹھانے پر پانچ سو برس کا فاصلہ طے کر لیتا ہے، ایک پاؤں کوہ کاف پر رکھ کر اور دوسرا پاؤں ایک دوسرے پہاڑ پر رکھ کر ساری زمین عبور کر لیتا۔ ہے۔

حضرت بایزیدؒ فرماتے ہیں

حضرت بایزید بسطامی سے پوچھا گیا کیا آپ ستونوں والے قومِ ارم کے علاقے میں گئے بایزید نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں ایک ہزار شہروں میں گیا ہوں اور قومِ ارم کا ایک علاقہ ان سب میں معمولی ہے پھر سب کے نام شمار کئے کہ مثلاً بیت، تاویل، باریس، جایلق، جابرس اور مسک: فرمانِ الٰہی ہے " التی لم یخلق مثلها فی البلاد" جو بنی نہیں ویسی سارے شہروں میں ذات العماد دراصل یم میں قوم عاد کا ایک شہر ہے یہ ابتر اور شحر کے درمیان واقع ہے بتاتے ہیں کہ اس شہر کی فصیل میں ایک ہزار دروازے ہیں ہر دو دروازوں کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ ہے اور یہ سونے چاندی اور یاقوت وزبرجد سے بنے ہوئے ہیں اس میں ایک ہزار ستون ہیں جو کہ جنات نے عاد بن شداد بن سام بن نوح کیلئے تعمیر کئے تھے جنات نے یہ ستون سمندروں کی گہرائیوں اور چٹانوں سے نکالے : حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ سے چار ہزار سال پہلے جنات ان کیلئے مسخر کر دئے گئے تھے: جمعہ اور عیدین کی راتوں میں کئی ابدال اس شہر میں جمع ہوتے تھے: بتاتے ہیں کہ یہاں پتھر کے کئی صندوق ہیں ہر صندوق کی لمبائی دس گز تک ہے اور ان میں انبیاءؑ کی قبریں ہیں ان کے ابدانِ مبارک آج تک صحیح وسلامت ہیں مگر عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ احمد حضرویہؒ

آپ خراسان کے عظیم اہل اللہ میں سے تھے، آپ طریقت کے بڑے بلند ہمت اور عالی مقام بزرگ تھے، حضرت ابوحامد، احمد بن حضرویہ ہیں۔ آپ ملامت کو زیادہ پسند کرتے، آپ فوجی لباس زیب تن کرتے تھے، آپ کی بیوی فاطمہ جن کو طریقت میں بلند مقام حاصل تھا بادشاہ بلخ کی بیٹی تھیں، جب بی بی فاطمہ کو توبہ کی توفیق ہوئی اور راہ حق اختیار کیا تو انہوں نے حضرت شیخ احمد حضرویہ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے باپ سے میرا رشتہ طلب کرو لیکن آپ نے یہ عوت قبول نہ کی بی بی فاطمہ نے دوبارہ پیغام بھیج کر کہلا بھیجا کہ آپ ایک عورت کو راہ حق دکھلائیں گے نہ کہ راہزنی کریں گے۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے بادشاہ کے پاس قاصد بھیج کر رشتہ طلب کیا تو اس نے تبرک کے طور پر اپنی بیٹی کا ان کے ساتھ بیاہ کر دیا شادی کے بعد بی بی فاطمہ دنیا سے قطع تعلق کر کے شیخ کے ساتھ یاد حق میں مشغول ہوگئی ایک دفعہ حضرت احمد حضرویہ اور ان کی بیوی فاطمہ بایزید بسطامی سے ملاقات کرنے کیلئے گئے: جب میاں بیوی بایزید کے پاس پہنچے تو بی بی فاطمہ نے منہ سے نقاب اٹھالیا اور گستاخانہ کلام کرنے لگیں جس سے حضرت احمد حضرویہ کو سخت تعجب ہوا آپ نے کہا کہ فاطمہ یہ تم کیسے گستاخی سے باتیں کر رہی ہو فاطمہ نے جواب دیا کہ خواہش نفس کی تکمیل میں جس طرح آپ میرے شوہر راز دار ہیں: اسی طرح حضرت بایزید خواہش طریقت میں میرے ہمراز ہیں اور انہیں کی وجہ سے مجھے دیدار الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ بایزید بسطامی کی نظر بی بی فاطمہ کے ہاتھ پر پڑی جس پر مہندی لگائی ہوئی تھی یہ دیکھ کر آپ نے پوچھا مہندی کیوں لگائی ہوئی ہے بی بی فاطمہ نے جواب دیا اے بایزید جب تک آپ نے میرے ہاتھ کی طرف نظر نہ کی تھی تو مجھے آپ کے پاس بیٹھ کر خوشی محسوس ہوئی

Marfat.com

تھی: اب جب کہ آپ میری طرف متوجہ ہوئے ہیں ہمارا ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا حرام ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ اپنے شوہر کے ساتھ نیشاپور چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی اس سے وہاں کے لوگ اور مشائخ طریقت خوش ہوئے۔ جب حضرت شیخ یحییٰ بن معاذ رازی نیشاپور آئے تو آپ نے ان کی دعوت کیلئے جب بیوی سے مشورہ کیا تو بیوی فاطمہ نے کہا اتنی مقدار میں گائیں، اتنی بکریاں، اتنا عطر اور بیس گدھے شیخ احمد نے پوچھا کہ گدھوں کو ذبح کرنے کی کیا ضرورت ہے، بیوی فاطمہ نے کہا ایک کریم دوسرے کریم کے گھر مہمان ہوتا ہے تو شہر کے کتوں کا بھی حق ہے کہ ان کو کھلایا پلایا جائے۔

حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ نے فاطمہ بی بی کی بہت تعریف کی

(1) حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ جس کسی کو عورتوں کے لباس میں چھپا ہوا جوانمرد دیکھنے کی ضرورت ہو اس کو چاہیئے کہ فاطمہ بی بی کو دیکھے۔

(2) حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تمام عمر میں ایک مرد اور ایک عورت دیکھی ہے اور وہ عورت فاطمہ بی بی ہے میں نے جس مقام کی ان کو خبر دی میرے خبر دینے سے پہلے وہ ان پر ظاہر تھا۔

(3) حضرت شیخ بایزید فرماتے ہیں کہ جو شخص تصوف کو اختیار کرے اس کو چاہیئے کہ اس ہمت کے ساتھ اختیار کرے جو احمد حضرویہ کی بیوی فاطمہ کی ہمت ہے یا ویسا اختیار کرے جو احمد حضرویہؒ کا ہے۔

کشف المحجوب صفحہ 403

تذکرۃ الاولیا صفحہ 189

Marfat.com

شیخ سیدنا بہاءالدینؒ کے ایک مرید کا بیان

شیخ سیدنا بہاءالدین کے ایک مرید کہتے ہیں کہ میری اپنے شیخ سے محبت وصحبت کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک دن بخارا کے ایک بازار میں اپنی دکان پر تھا کہ میرے شیخ وہاں تشریف لائے میری دکان پر بیٹھ گئے حضرت بایزید بسطامیؒ کے مناقب بیان کرتے ہوئے کہا کہ بایزید بسطامیؒ اپنی ایک منقبت خود بیان کرتے ہیں کہ اگر میرے کپڑے کا کنارا کسی کو لگ جائے تو وہ میرا محب اور دلدادہ بن جاتا ہے اور میرے پیچھے پیچھے چلنے لگ جاتا ہے۔

جامع کرامات اولیاء ص 64
علامہ یوسف نبہانی (ترجمہ) سید محمد ذاکر شاہ چشتی)

اہل قرآن کا گروہ

علامہ یوسف نبہانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامیؒ اہل قرآن میں سے تھے اہل قرآن وہ ہے جس کا خلق قرآن بن گیا ہو اور جو اہل قرآن بن جاتا ہے تو وہ لازماً اہل اللہ میں شامل ہے کیونکہ قرآن کلام اللہ ہے۔ (یعنی قرآن صفت خداوندی ہے اور کسی بندے کا خلق ہی قرآن بن جاتا ہے تو اس میں اللہ کریم کی ایک صفت بطور عکس پیدا ہو جاتی ہے اور اس صفت کی وجہ سے کلام کا حقیقی موصوف یعنی اللہ اسے اپنے خواص میں شامل فرمالیتا ہے) اہل قرآن وہ ہیں جنہوں نے عمل کے ذریعے قرآن کو یاد کر کے رکھا ہوتا ہے اور اس کے حروف کے حافظ ہوتے ہیں اور وہ حفظ وعمل سے عظمت قرآن کو ظاہر کرتے ہیں۔

جامع کرامات اولیاء ص 620 علامہ یوسف نبہانی (ترجمہ سید محمد ذاکر شاہ چشتی)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ کا مقامِ قلب

امام یوسف نبہانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامیؒ قلب اسرافیل کے مطابق تھے۔انبیاء میں حضرت عیسیٰؑ کا یہی حال تھا جو قلب عیسیٰؑ کے مطابق ہو وہ بھی قلب اسرافیل کے ہی مطابق ہوگا۔لیکن جو قلب اسرافیل کے مطابق ہو لازم نہیں کہ وہ قلب عیسیٰؑ کے مطابق ہو حضرت شیخ ابن عربیؒ نے فرمایا کہ ہمارے کچھ مشائخ جو اکابرین میں سے تھے وہ قلب عیسیٰؑ کے مطابق تھے۔

قلب اسرافیل کا نمائندہ فرد واحد ہے۔ہر زمانے میں یہ ایک ہوتے ہیں اور دونوں طرفوں (امر و نہی) کے وہ جامع ہوتے ہیں علم اسرافیل علیہ السلام کے جامع کیلئے حدیث پاک میں یہی مروی ہے۔

ص 639

اللہ تعالیٰ کی معرفت

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ آغاز کار میں اللہ تعالیٰ مجھے آیات و کرامات دکھایا کرتے تھے۔لیکن میں ان کرامات کی طرف نظر التفات نہ ڈالتا، جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اس حالت میں ملاحظہ فرمایا تو میرے سامنے اپنی معرفت کے دروازے کھول دیے۔

ص 177

Marfat.com

اولیاء سے سلوک

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے اس دنیا میں کیسا سلوک کرتا ہے۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اپنے اولیاء سے اس دنیا میں ایسے سلوک کرتا ہے جیسا وہ آخرت میں اپنے دشمنوں سے کرے گا۔ یعنی بلا و عذاب میں رکھتا ہے۔

ملفوظات: راحت **المحبین** ص ۱۵۷

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

مقام کی انتہا

حضرت بایزید بسطامیؒ کا ارشاد مبارک

عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

صدیقوں کی مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتداء ہے۔

رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتداء ہے۔

اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مقام کی ابتداء ہے۔

حبیب خدا ﷺ کے مقام کی انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔

آب کوثر

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب صفحہ 23

Marfat.com

رقص وسماع:

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ اور امام ابوالقاسم قیشری کو ابتدائے کار میں شیخ ابوسعید کے رقص وسماع سے شدید اختلاف تھا مگر ایک وقت آیا دونوں حضرات شیخ کو مباح قرار دینے لگے ایک دفعہ حضرت شیخ ابوسعید سے علماء وصوفیاء نے پوچھا کہ یہ رقص کیا ہے آپ نے فرمایا رقص وہ کرے کہ اگر وہ پاؤں زمین پر مارے تو اسے تحت الثریٰ تک ہر چیز نظر آجائے اور اگر آستین اٹھائے تو اس کی نگاہ عرش پر پڑے اگر اسے یہ کیفیت حاصل نہیں تو اسے چاہیے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ، جنید بغدادی، ابوبکر شبلیؒ کے چشمہ سے پانی پیئے اور رقص نہ کرے۔

مقامات صوفیاء صفحہ 70

ابوسعید ابوالخیر ترجمہ: علامہ اقبال احمد فاروقی

حضرت احمد حضرویہؒ کا حج کا سفر:

حضرت احمد حضرویہؒ فرماتے ہیں کہ حج کے سفر کے دوران میرے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا اور میں نے اس وجہ سے نہیں نکالا کہ توکل پر اثر پڑے گا۔ چنانچہ مواد پڑنے سے میرے پاؤں میں سوجن ہوگئی جس کی وجہ سے میں لنگڑاتے ہوئے خانہ کعبہ داخل ہوا اور اسی حالت میں حج کر کے واپس ہوگیا لیکن کانٹا نہ نکالا، راستے میں لوگوں نے اصرار کیا کہ کانٹا پاؤں سے نکال دو، میں نے لوگوں کے کہنے پر وہ کانٹا نکال دیا جب راستے میں حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اے احمد وہ تکلیف جو تمہیں دی گئی تھی وہ کہاں گئی، حضرت احمدؒ نے جواب دیا کہ میں نے اپنے اختیار کو اس کے تابع کر دیا تھا اس پر حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ خود کو صاحب اختیار تصور کرنا کیا شرک میں داخل نہیں؟

تذکرۃ الاولیاء صفحہ 190 حضرت شیخ فریدالدین عطار

Marfat.com

آپ کا مرشد کون ہے

لوگوں نے جب آپ سے سوال کیا کہ آپ کا مرشد کون ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا ایک بوڑھی عورت: پوچھا گیا کہ وہ کس طرح بایزید نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ جنگل میں تھا کہ ایک بڑھیا سر پر آٹا رکھے ہوئے آ رہی تھی وہ مجھ سے کہنے لگی یہ آٹا میرے مکان تک پہنچا دو، آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت میری حالت ایسی تھی کہ مجھ سے اپنے وجود کا بوجھ بھی نہیں اٹھایا جا رہا تھا: اس بڑھیا کا بوجھ کیسے اٹھاتا میں نے ایک شیر کی طرف اشارہ کیا وہ آیا تو میں نے اس کی کمر پر بوجھ رکھ دیا: بڑھیا سے فرمایا جاؤ یہ تمہارے گھر پہنچا دے گا لیکن تم یہ بتاتی جاؤ کہ شہر میں جا کر لوگوں سے کیا کہو گی بڑھیا نے کہا کہ میں یہ کہوں گی کہ آج جنگل میں میری ملاقات ایک خودنما ظالم سے ہوئی: آپ نے پوچھا کہ مجھے خودنما ظالم کا خطاب کیوں دیا:

بڑھیا نے کہا کہ شریعت نے شیر کو مکلّف نہیں بنایا اور تم ایک غیر مکلّف کی پشت پر اپنا بوجھ لاد رہے ہو اور یہ ظلم نہیں تو کیا ہے: اور دوسرا عیب تمہارے اندر یہ ہے کہ تم خود لوگوں پر صاحب کرامت ظاہر کرنا چاہتے ہو اور اسی کا نام خودنمائی ہے چنانچہ میں نے بڑھیا کی بات سے ایسی نصیحت وعبرت حاصل کی کہ ہمیشہ کیلئے ایسی چیزوں سے توبہ کر لی بس اس وجہ سے بڑھیا کو اپنا مرشد تسلیم کرتا ہوں اور اب میری یہ حالت ہے کہ ہر کرامت پر میں اللہ تعالیٰ کی تصدیق کا طالب ہوں اور اس تصدیق کیلئے اس دن سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے جس پر سبز حروف میں یہ کلمات تحریر ہوتے ہیں، **لا الـــه الا الـلـــه محمد رسـول الـلـه** ۔نوح نجی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ، علیہم الصلوۃ والسلام جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ پانچ شہادتیں میری کرامت کی شاہد ہیں۔

صفحہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ رسول اللہ ﷺ کے سفیر

111 حضرت شیخ فریدالدین عطار 117 محمد الیاس عادل

Marfat.com

سکر کی حالت سبحانی ما اعظم شانی

حضرت ابوعلی جوز جانی سے لوگوں نے سوال کیا کہ جو بایزید بسطامی نے الفاظ کہے ہیں ان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں ابوعلی نے فرمایا یہ الفاظ حضرت بایزید بسطامیؒ سے لوگوں کو اپنے سے دور کرنے کیلئے منقول ہیں انہوں نے جواب دیا کہ ہم بایزید کے حال کو تسلیم کرتے ہیں شاید وہ الفاظ ان سے غلبہ حال یا حالت میں سکر میں صادر ہوئے ہیں جو شخص بایزید کے مقام کو جاننا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ بایزید کی طرح مجاہدہ نفس کرے تا کہ وہ بایزید کے کلام کو سمجھ سکے۔

صفحہ تاریخ مشائخ نقشبند

82 علامہ محمد صادق قصوری

حضرت ابراہیم ہرویؒ کی ملاقات بایزید بسطامی سے

ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامیؒ اپنے مریدوں کو درس دے رہے تھے درس دیتے دیتے آپ اچانک کھڑے ہو گے آپ نے فرمایا اللہ کا دوست آرہا ہے چلو اس کا استقبال کرتے ہیں سب لوگ باہر کی طرف آگئے تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم ہروی خچر پر سوار ہوئے چلے آرہے ہیں بایزید بسطامیؒ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ آپ کا استقبال کروں یہ بھی حکم ملا ہے کہ اس کی بارگاہ میں آپ کو اپنا شفیع بنالوں حضرت ابراہیم ہروی نے جواب دیا اگر پہلی شفاعت تمہیں اور آخری شفاعت مجھے عطا کی جائے تو رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں اس کا مرتبہ ایک مٹھی خاک بھی نہیں ہے اس گفتگو کے بعد دسترخوان بچھایا گیا جس پر طرح طرح کے مزیدار ذائقہ دار اور لذیز پکوان رکھے گئے حضرت بایزید بسطامی نے حضرت ابراہیم ہروی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کھانے کے دوران حضرت ابراہیم ہروی کے دل میں یہ خیال آیا کہ بایزید جیسے

Marfat.com

شیخ دوراں کوایسے کھانوں سے پرہیز کرنا چاہیے حضرت بایزید بسطامی نے نور باطن سے حضرت ابراہیم ہروی کی کیفیت کو جان لیا جب کھانے سے فارغ ہوئے تو ان کو اپنے ساتھ ایک کونے میں لے گئے بایزید نے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا تو ایک دروازہ نمودار ہوا اس دروازے کے سامنے ایک بہت بڑا دریا ٹھاٹیں مار رہا تھا حضرت بایزید بسطامی نے ان سے فرمایا چلئے ہم دونوں اس دریا میں غسل کرتے ہیں حضرت ابراہیم ہروی نے فرمایا مجھے خدا نے یہ مرتبہ عطا نہیں فرمایا یہ جواب سن کر بایزید نے فرمایا بس جو کی روٹی تمہاری غذا ہے وہ تو وہ جو ہیں جن کو جانور کھاتے ہیں اور لید کرتے ہیں مگر اس کے باوجود بھی تم خیال کرتے ہو کہ لذیز اور اعلیٰ کھانا کھانے والا کبھی متقی نہیں ہوسکتا حضرت ابراہیم ہروی نے سن کر معافی طلب کی۔

صفحہ رسول اللہ کے سفیر صفحہ تذکرۃ اولیاء صفحہ اللہ والے

118 محمد الیاس عادل 108 حضرت شیخ فرید الدین عطار 125 ڈاکٹر ظہور الحسن شارب۔

ایک شخص آپ کی عظمت وکرامت کا منکر تھا

ایک شخص حضرت بایزید بسطامی کی عظمت وکرامت کا منکر تھا ایک روز اس نے عرض کیا مجھے رموز خداوندی سے آگاہ فرمائیں آپ نے اس کی بد باطنی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا فلاں پہاڑ پر میرا ایک دوست رہتا ہے اس سے جا کر اپنی خواہش کا اظہار کرو چنانچہ وہ شخص جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ غصے میں بیٹھا ہوا ہے اور یہ اس کو دیکھتے ہی مارے خوف کے بے ہوش ہوگیا اور جب ہوش میں آیا تو وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا حضرت بایزید بسطامی کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ تم مخلوق سے اس قدر خوف کھاتے ہو اللہ تعالیٰ کا خوف تمہارے دل میں کوئی اثر نہیں کرتا اس بنیاد پر تم مجھ سے خدا کی رموزِ خداوندی معلوم کرنے آئے تھے۔ جاؤ پہلے خالق کی رموز سمجھو پھر خالق کی بات کرنا وہ

Marfat.com

شخص بہت شرمندہ ہوااور چلا گیا۔

واقعہ آپ کے دور میں ایک انگریز تھا آپ سے حسد کرتا اور آپ کی کرامات کو دیکھ کر کہا کرتا تھا اس طرح کی کرامات تو میں بھی دکھا سکتا ہوں فرق صرف یہ ہے کہ ان کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں اتفاق سے ایک دن وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا چونکہ آپ اس کی خرافات اور بکواس کو بخوبی جانتے تھے اس لئے اس کی طرف دیکھ کر ایک زبردست آہ کھینچی اس کے ساتھ ہی وہ انگریز لڑکھڑا کر گر پڑا اور اس پر غشی طاری ہوگئی تین دن تک اسی حالت میں پڑا رہا اور اس دوران قضائے حاجت بھی ہوتی رہی جس سے اس کے کپڑے خراب ہوگئے اور اسے اس کے بارے میں کوئی اور شناخت نہ تھی پھر جب تین دن کے بعد ہوش آیا تو غسل کرنے کی غرض سے گیا غسل کرنے کے بعد صاف کپڑے پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ اس بات کو اچھی طرح اپنے ذہن میں بٹھالو کہ ہاتھی کا بوجھ گدھے پر نہیں ڈالا جاسکتا۔

صفحہ رسول اللہ کے سفیر صفحہ اللہ والے صفحہ تذکرۃ اولالیاء
118 محمد الیاس عادل 126 ڈاکٹر ظہور الحسن شارب 110 حضرت شیخ فرید الدین عطار

Marfat.com

حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کے حالات ومناقب

آپ کا نام علی بن احمد اور کنیت ابوالحسن ہے طریقت میں بطیر یق اویست : حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ سے آپ کی روحانی تربیت ہوئی کیونکہ آپ کی ولادت حضرت بایزیدؒ کی وفات کے 40 سال بعد میں ہوئی۔

ابوالحسن خرقانیؒ کا معمول

بیس سال تک آپ کا یہ معمول رہا کہ خرقان سے بعد نماز عشاء حضرت بایزید بسطامیؒ کے مزار مبارک پر پہنچ کر یہ دعا کرتے۔

ابوالحسن خرقانیؒ کی دعا

اے اللہ جو مرتبہ تو نے حضرت بایزید بسطامیؒ کو عطا کیا وہی مقام مجھے بھی عطا فرمادے۔ اس دعا کہ بعد خرقان واپس آکر نماز فجر ادا کرتے تھے اور ابوالحسن حرقانی کے ادب کا یہ عالم تھا اپنے شیخ کے مزار مبارک کی طرف پیٹھ نہ کرتے الٹے پاؤں واپس آتے کہ کہیں حضرت بایزید بسطامیؒ کے مزار کی بے ادبی نہ ہو جائے پھر بارہ سال اپنے معمول پر قائم رہنے کے بعد حضرت بایزید بسطامیؒ کی قبر مبارک سے آواز آئی اے ابوالحسن اب تمہارا دور آ گیا ہے اب تمہارے بیٹھنے کا وقت ہے یہ سن کر عرض کیا کہ میں ان پڑھ ہوں رموز شریعت سے ناواقف ہوں ندا آئی جو کچھ تم نے خدا سے مانگا تھا وہ تمہیں مل گیا، ابوالحسن خرقانی نے عرض کیا آپ تو مجھ سے انتالیس سال قبل دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، ندا آئی جس وقت بھی میں سرزمین خرقان سے گزرتا تھا اس سرزمین سے آسمان تک ایک نور ہی نور نظر آتا تھا اور میں اپنی ضرورت کے تحت بیس سال تک دعا کرتا رہا لیکن قبول نہیں ہوئی، اور مجھ کو یہ حکم دیا گیا کہ تو اس نور کو اگر ہماری بارگاہ میں شفیع بنا کر پیش

Marfat.com

کرے گا تو تیری دعا قبول کرلی جائے گی اس حکم پر عمل ہونے سے دعا قبول ہوگئی، چنانچہ اس واقعہ کے بعد آپ خرقان واپس ہوئے تو صرف ایک یوم میں مکمل قرآن ختم کرلیا لیکن بعض روایت میں یہ ہے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کے مزار مبارک سے ندا آئی کہ سورۃ فاتحہ شروع کرو اور جب آپ نے شروع کی تو خرقان تک پہنچنے تک پورا قرآن ختم کرلیا۔

حضرت ابوالحسن خرقانیؒ نے وصیت فرمائی

آپ کی وفات مبارک کا وقت آیا تو وصیت فرمائی کہ میری قبر تیس گز گہری کھودنا تاکہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی قبر سے اونچی نہ رہے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، اس کی وجہ یہ فرمائی کہ خرقان کی نسبت بسطام شہر پستی میں واقع تھا اگر آپ کی قبر اونچی رہتی تو بے ادبی ہو جاتی کہ پیر کی قبر نیچے اور مرید کی قبر بلند۔

صفحہ تاریخ مشائخ نقشبند صفحہ تذکرۃ اولالیاء

101 محمد صادق قصوری 345 حضرت شیخ فرید الدین عطار

حضرت احمد خضرویہؒ بایزید بسطامی سے ملاقات کیلئے آئے۔

حضرت احمد خضرویہؒ اپنے ہزاروں مریدوں کے ہمراہ بایزید سے ملاقات کیلئے آئے ان کے مریدوں میں ایک مرید بہت ہی صاحب فضل وکمال صاحب کرامت تھا۔ اور اس کی یہ کیفیت تھی کہ ہوا میں اڑتا اور پانی پر چلتا تھا جس وقت یہ جماعت حضرت بایزید بسطامی کی آستانہ عالیہ پر پہنچی تو اس وقت احمد حضرویہ نے اپنے مریدوں کو حکم دیا جس کو حضرت بایزید بسطامی کی دیدار کی طاقت ہو صرف وہ میرے ہمراہ اندر آئے باقی تمام لوگ باہر ہی ٹھہر جائیں لیکن سب ہی نے آپ کے اشتیاقِ دید کا اظہار کیا جب حضرت بایزید بسطامی کے گھر پہنچے تو جوتے اتارنے کی جگہ پر اپنے عصائے رکھ دیئے اور جب بایزید کے سامنے پہنچے تو آپ نے فرمایا تمہارا وہ مرید کہاں ہے جو سب میں افضل ترین ہے اور باہر کیوں کھڑا ہے اس کو بھی اندر بلالو چنانچہ جب

Marfat.com

اس کواندر بلا لیا گیا تو آپ نے حضرت احمد سے پوچھا کہ کب تک دنیا کی سیر و سیاحت میں مصروف رہو گے انہوں نے جواب دیا کہ پانی کے ایک جگہ ٹھہر جانے سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے بایزید نے فرمایا پھر دریا کیوں نہیں بن جاتے جس میں نہ کبھی بدبو پیدا ہو اور نہ کبھی رنگ تبدیل ہو اس کے بعد پھر معرفت کے متعلق کوئی دوسری گفتگو ہوتی رہے جس پر حضرت احمد نے عرض کی آپ کی باتیں میرے فہم سے بالاتر ہیں ان کو ذرا وضاحت سے بیان فرمائیں تا کہ میں اچھی طرح سمجھ سکوں پھر آپ نے اس انداز سے گفتگو فرمائی کہ ان کی سمجھ میں اچھی طرح آ گئیں اور جب آپ خاموش ہوئے تو حضرت احمد نے سوال کیا کہ میں نے آپ کے مکان کے سامنے شیطان کو پھانسی پر لٹکتے دیکھا ہے بایزید نے کہا ہاں بے شک میں نے شیطان سے وعدہ لیا تھا کہ کبھی بسطام میں داخل نہ ہونا لیکن اس نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے پھر ایک شخص کو فریب دینے کیلئے بسطام آ گیا، اس کی سزا میں، میں نے اس کو پھانسی پر لٹکا دیا۔

صفحہ (107) تذکرۃ اولیاء (حضرت شیخ فرید الدین عطار)

صفحہ (84) رسول اللہ ﷺ کے سفیر (محمد الیاس عادل)

صفحہ (122) اللہ والے (ڈاکٹر ظہور الحسن بشارت)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک میں قید "انا" سے آزاد نہیں ہوا اس امر تک نہیں پہنچا، اور جب تک میں نے اس کو نہیں پایا ہے قید انا سے آزاد نہیں ہوا ہوں اور ان دو باتوں میں سے کون سی بات بڑھ کر ہے یہ وہی جانتا ہے۔

نفحات الانس ص219

مولف: حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

Marfat.com

باب چہارم

ملامتِ نفس اور شیطان کا مکر وفریب

ملامت کی اقسام

ملامت کی تین اقسام ہیں۔

(۱) راہِ راست پر قائم رہنے کی وجہ سے ملامت کا نشانہ بننا۔

(۲) قصداً یعنی جان بوجھ کر ملامت کا نشانہ بننا۔

(۳) ترک شریعت کی وجہ سے بدنام ہو جانا

پہلی صورت یہ ہے کہ آدمی شریعت کے مطابق کام کئے جاتا ہے اور لوگوں کی مدح وذم کی پرواہ نہیں کرتا لیکن پھر بھی لوگ اسے ملامت کرتے ہیں۔

حضرت شیخ ابوطاہر عراقی ایک دن آپ اپنے گدھے پر سوار ہو کر بازار سے گزر رہے تھے اور ان کے ایک مرید نے باگ پکڑ رکھی تھی کسی نے آواز دی کہ دیکھو کہ پیر زندیق بے دین جا رہا ہے جب مرید نے یہ بات سنی تو بہت غصہ آیا اسے مارنے کیلئے آگے بڑھا بازار کے لوگوں کو بھی اس شخص کی بات پسند نہ آئی اور جوش میں آ گئے لیکن حضرت شیخ نے ان کو خاموش رہنے کی تلقین کی جب گھر پہنچے تو آپ نے مرید سے کہا کہ فلاں صندوق لے آؤ مرید نے صندوق آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے صندوق سے کئی خطوط نکال کر مرید کو دکھائے کہ دیکھو کسی نے مجھے شیخ الاسلام کا لقب دیا کسی نے مجھے شیخ زکی اور کسی نے شیخ زاہد کہا ہے اور کسی نے شیخ الحرمین لکھا ہے

Marfat.com

لیکن میں ان تمام القاب وخطابات کا اہل اور مستحق نہیں ہوں اور ہر شخص نے اپنے اعتقاد کے مطابق یہ القاب دیے اگر اس بیچارے نے اپنے اعتقاد کے مطابق مجھے زندیق کا لقب دیا تو اس سے کیوں جھگڑتے ہو۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کے متعلق روایت ہے:

حضرت بایزید بسطامی جب حج سے واپس آئے تو شہر میں مشہور ہو گیا تمام لوگ استقبال کیلئے باہر نکل آئے کہ بایزید بسطامی آج پہنچنے والے ہیں اس لئے خلق خدا شہر سے باہر نکل آئی تا کہ ان کو عزت واحترام کے ساتھ لے آئیں بایزید بسطامی نے جب لوگوں کو دیکھا تو پریشان ہو گئے جس کی وجہ سے میرا دل ان کے ساتھ مشغول ہو جائے گا یادِ خدا سے غافل ہو جاؤں گا اس لئے جب آپ بازار میں پہنچے تو اگر چہ یہ ماہِ رمضان المبارک تھا آپ نے جیب سے روٹی نکال کر کھانا شروع کر دیا چونکہ آپ مسافر تھے روزہ آپ پر فرض نہیں تھا لیکن ان کی یہ حالت دیکھ کر لوگ بھاگ گئے اور وہ اکیلے رہ گئے۔ یہ دیکھ کر آپ نے ایک مرید سے کہا جو باقی رہ گیا تھا کہ دیکھا میں نے شریعت کے ایک مسئلہ پر پابندی چھوڑ کر خلقت سے کیسے پیچھا چھڑایا۔

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کی مراد کب پوری ہوئی؟

حضرت ابراہیم بن ادہم نے فرمایا دو موقعوں پر میرے دل کی مراد پوری ہوئی

''پہلا موقع'' ایک اس وقت جب میں کشتی میں سوار تھا اور سب لوگ مجھے حقیر جان کر میرا مذاق اڑانے لگے کیونکہ میرے کپڑے پھٹے پرانے اور سر کے بال بڑھے ہوئے گندھے تھے کشتی میں ایک مسخرہ بھی تھا جو میرے بالوں کو نوچتا اور گھونسے بھی مارتا رہا۔

جب مسخرہ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی تو اس نے اٹھ کر مجھ پر پیشاب کر دیا۔ پھر اسی دوران دریا

Marfat.com

میں طوفان آ گیا اور ملاح نے کہا اس دیوانے کو دریا میں پھینک دو اور جب لوگوں نے مجھے کان سے پکڑ کر پھینکنا چاہا تو طوفان رک گیا مجھے اس وقت ذلتِ نفس کی وجہ سے اس قدر خوشی ہوئی کہ کبھی نصیب نہیں ہوئی۔

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کا دوسرا موقع

''دوسرا موقع'' یہ تھا کہ سخت سردی کا موسم تھا سخت بارش ہو رہی تھی اور میں رات کے وقت سفر کر رہا تھا میرا مرقعہ پانی سے تر ہو چکا تھا اور میرے جسم پر سردی کے مارے لرزہ طاری تھا اس حالت میں ایک مسجد میں کے اندر پناہ لینے کی خاطر داخل ہوا لیکن لوگوں نے مجھے باہر نکال دیا جب میں دوسری مسجد کے اندر گیا تو وہاں کے لوگوں نے بھی وہی سلوک کیا جب میں نے تیسری مسجد میں داخل ہونے کی کوشش کی تو وہاں بھی لوگوں نے اندر نہ آنے دیا ناچار میں ایک حمام کی طرف دوڑا جہاں آگ جل رہی تھی اور سردی کے مارے میں نے اپنے آپ کو آگ میں پھینک دیا جس سے میرے کپڑے اور منہ سیاہ ہو گئے اس رات کو بھی میری مراد پوری ہوئی۔

حضرت سیدنا علی بن عثمان ہجویریؒ کا اپنا واقعہ میری مراد کب پوری ہوئی؟

حضرت سید داتا گنج بخش ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ بھی ایک ایسا واقعہ پیش آیا مجھے ایک مشکل پیش آئی میں نے بہت کوشش کی لیکن مشکل حل نہ ہوئی آخر میں نے بایزید بسطامیؒ کے مزار پر قیام کیا جس سے وہ مشکل نکتہ حل ہو گیا اس کے بعد ایک اور مشکل پیش آئی پھر دوبارہ بایزید بسطامیؒ کے مزار پر حاضری دی جس کی عقدہ کشائی کیلئے میں تین مہینے تک حضرت بایزید بسطامی کے مزار پر مجاور رہا اور ہر روز تین بار غسل کرتا تھا اور تین بار وضو تازہ کرتا تھا لیکن مشکل حل نہ ہوئی اس کے بعد میں نے خراسان کا سفر اختیار کیا رات کے وقت ایک گاؤں میں پہنچا

Marfat.com

جہاں ایک خانقاہ تھی اور اس کے اندر کچھ صوفی لوگ مقیم تھے اگر چہ میں نے مرقعہ پہن رکھا تھا لیکن انہوں نے ایک دوسرے سے کہا یہ شخص ہم میں سے نہیں ہے کسی حد تک وہ سچ بھی کہہ رہے تھے میں ان میں سے نہیں تھا ناچار انہوں نے مجھے ایک مکان کی چھت پر رہنے کو کہا اور خود اس سے اوپر والی منزل پر مقیم تھے انہوں نے مجھے ایک سوکھی روٹی کھانے کو دی جو سبز ہو چکی تھی خود اچھے کھانے کھا رہے تھے جن کی خوشبو مجھے آ رہی تھی وہ لوگ اوپر بیٹھے مجھ پر مذاق کر رہے تھے اور خربوزہ کھا کر اس کے چھلکے مجھ پر پھینک رہے تھے میں نے دل میں کہا کہ یا اللہ اگر چہ یہ لوگ فقراء کے لباس مین نہ ہوتے تو میں ان کی یہ حرکت ہرگز برداشت نہ کر سکتا لیکن وہ جس قدر مجھے ستاتے تھے مجھے اسی طرح خوشی محسوس ہوتی تھی حتیٰ کہ اس ذلت کی وجہ سے میرا وہ مشکل مسئلہ حل ہو گیا اور مجھے معلوم ہوا کہ کس وجہ سے مشائخ عظام جاہل لوگوں کو اپنی محبت میں رہنے کی اجازت دیتے ہیں اور کیوں ان کی بے ہودہ حرکات برداشت کرتے ہیں احکام طریق ملامت جو میں نے تحقیق سے بیان کر دیے ہیں۔

تذکرہ الاولیاء	کشف المحجوب
حضرت شیخ فریدالدین عطار	داتا گنج بخش ہجویری
صفحہ 75	صفحہ 274

(۱) ترجمہ، مولانا الحاج کپتان واجد بخش سیال

(۲) ترجمہ، مفتی سید غلام معین الدین نعیمی

Marfat.com

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کا واقعہ

حضرت ابراہیم بن ادہم سے کسی نے پوچھا کیا آپ دنیا میں کبھی خوش بھی ہوئے آپ نے فرمایا دومرتبہ ایک دفعہ جب میں بیٹھا ہوا تھا ایک کتا آیا اس نے ٹانگ اٹھا کر مجھ پر پیشاپ کر دیا دوسری مرتبہ میں ایک جگہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر مجھے گھونسا مارا ،اس وقت مجھے بہت خوشی ہوئی۔

ہمارا اخلاق عالم فقری صفحہ 24

لوگوں سے کنارہ کشی کرنے کا طریقہ

حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ آپ کسی شہر میں تشریف لائے ،لوگوں نے خیر مقدم کیا اوراعزاز واکرام سے پیش آئے آپ جس قدر لوگوں سے قریب ہوئے اسی قدر خدا سے اپنے آپ کو دور دیکھا بایزید بسطامی بے چین ہو کر شہر سے نکل بھاگے۔آپ کے ساتھ شہر والے بھی باہر نکل آئے۔ بایزید بسطامی نے یہ نظارہ دیکھ کر اپنے خادم ابوعبداللہ دویلی سے کہا دیکھو اس ہجوم کو ہم اپنے پاس سے کیونکر بھگاتے ہیں خادم نے کہا، میں دیکھتا ہوں آپ کیا کرتے ہیں۔ بایزید بسطامی نے دو رکعت نماز پڑھی اور کھڑے ہو کر لوگوں کے ہجوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ سب لوگ سمجھے کہ اب آپ کوئی دعا کریں گے۔آپ نے فرمایا:انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدونی ۔: ترجمہ: میں ہی ہوں اللہ بجز میرے کوئی معبود نہیں تم لوگ میری پرستش کرو۔سب

Marfat.com

نے بیک زبان کہا کہ بایزید کافر ہوگیا، خدائی کا دعویٰ کرتا ہے سب لوگ انھیں تنہا چھوڑ کر واپس لوٹ آئے ۔ حالانکہ آپ نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت فرمائی تھی۔ پھر خادم کی طرف منہ پھیر کر فرمایا، اے لڑکے تو نے دیکھا میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنائی اور اس آیت کا ترجمہ بلند آواز سے سنایا، اتنی بلاؤں سے چھٹکارا حاصل کیا۔

مکتوبات صدی

حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری

پروفیسر ڈاکٹر سید شاہ محمد نعیم ندوی

صفحہ 432

اپنے آپ کو ناپاک سمجھنا:

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک مسجد کی خدمت کی۔ مسجد کی دیکھ بھال اور صفائی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذمے تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد کو جاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد کا دروازہ پکڑ کر کھڑے ہو جاتے اور رونے لگتے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں خود کو ایک ناپاک عورت کی طرح سمجھتا ہوں جو مسجد میں جانے سے ڈرتی ہے کہ کہیں میری وجہ سے مسجد ناپاک نہ ہو جائے۔

(اللہ والے ص ۱۱۰ ڈاکٹر ظہور الحسن شارب)

Marfat.com

اپنے آپ کی نفی کرنا:

ایک بزرگ آدمی کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بزرگ سے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے آپ کو کتے سے زیادہ اچھا سمجھتا ہے اس کے ساتھ مل کر بیٹھنا اچھا نہیں۔

ملفوظات: افضل الفوائد ص ۱۸۵

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

حکایت: ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے ایک تیلن عورت نے سوال کیا کہ آپ کی داڑھی اچھی ہے یا میرے بیل کی دم بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ مائی مجھے خاتمہ بالخیر نصیب ہو گیا۔تو میری داڑھی تیرے بیل کی دم سے بہتر ہے اور اگر میں بوقت موت ایمان سے پھسل گیا، تو تیرے بیل کی دم میری داڑھی سے کہیں بڑھ کر افضل ہے، دوزخ تو میرے لئے ہے نہ کے تیرے بیل کیلئے۔

شان حبیب الرحمن ﷺ صفحہ 298

حضرت بایزید بسطامیؒ کی صحبت میں ایک شخص رہا۔

ایک شخص سال تک آپ کی صحبت میں عبادت کرتا رہا ایک دن اس نے بایزید بسطامی سے کہا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی آپ کی تعلیم مجھ تک اثر انداز نہ ہو سکی آپ نے فرمایا کہ ایک ہی صورت ہے کہ تیرے اوپر اثر ہو سکتا ہے لیکن وہ تیرے لئے قابلِ قبول نہ ہو گی اس نے عرض کی میں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا بایزید نے فرمایا داڑھی مونچھ اور سر کے بال مونڈا لے ایک مسـ

Marfat.com

تھیلے میں اخروٹ بھر لے اور ایسی جگہ پر جا بیٹھ جہاں بہت سے لوگ تجھ سے واقف ہوں اور بچوں سے کہہ دے کہ جو بچہ مجھے ایک تھپڑ مارے گا اس کو ایک اخروٹ دوں گا بس یہی تیرا واحد علاج ہے اس لئے کہ ابھی تجھے اپنے نفس پر قابو کرنا حاصل نہیں ہو سکا اس نے جواب دیا: سبحان اللہ لا الہ الا اللہ بایزید نے فرمایا یہ کلمات اگر کسی کافر کی زبان سے نکلتے تو مسلمان ہو جاتا لیکن تو اس لئے مشرک ہو گیا کہ تو نے عظمتِ خداوندی کے بجائے اپنی عظمت کا اظہار کیا یہ سن کر اس نے عرض کیا کہ آپ کی بتائی ہوئی ترکیب میرے لئے قابل قبول نہیں آپ نے فرمایا یہ تو پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تو میری بات پر عمل نہیں کرے گا۔

صفحہ(106) تذکرۃ الاولیاء حضرت شیخ فریدالدین عطار

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسے سے گزر:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن سرخ رنگ کی اونی دستار پہنے ہوئے ایک مدرسے سے گزر رہے تھے کہ طلباء نے آپ کو پکڑ لیا۔ کہنے لگے تم یہودی ہو اسلام قبول کر لو۔ وہ نوجوان طلباء آپ کو نہیں جانتے تھے۔ سب طالب علم آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے اور آپ سے کہنے لگے تم مسلمان نہیں بلکہ یہودی ہو۔ آپ نے بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنا شروع کر دیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک طالب علم فوراً لنگڑا گدھا پکڑ کر لے آیا نوجوان نے انہیں اس گدھے پر بٹھا دیا اور بسطام کی گلیوں میں جلوس نکالنے لگے۔ وہ بسطام کی گلیوں میں آپ کو پھرا رہے تھے کہ کسی شخص نے آپ کو پہچان لیا اور اس حالت کو دیکھ کر پوچھنے لگا کہ یہ کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ذکر الٰہی سے غافل جا رہا تھا اور طالب علموں نے میری غفلت کو دور کر دیا ۔میں پیدل تھا اور تھکا ہوا تھا انہوں نے مجھے سواری مہیا کر دی۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۵۵۲ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا حال:

بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انتباہ کی پانچ علامتیں ہیں

۱) یہ کہ جب نفس کو یاد کرے تو اس کو حقیر سمجھے۔

۲) جب اپنے گناہ کو یاد کرے تو استغفار پڑھے۔

۳) جب دنیا کو یاد کرے تو عبرت حاصل کرے۔

۴) پھر جب آخرت کو یاد کرے تو خوش ہو جائے۔

۵) جب اپنے رب کو یاد کرے تو اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو جائے۔

(عوارف المعارف ص ۶۸۲

از: حضرت شہاب الدین سہروردی مترجم: حضرت شمس بریلوی)

صبر و شکر

حضرت بایزید بسطامیؒ کسی کوچے میں تشریف لے جا رہے تھے کسی شخص نے آپ کے اوپر راکھ کا تھال آپ پر ڈال دیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے سجدہ کیوں کیا ہے بایزید بسطامیؒ نے فرمایا مجھے تو انتظار تھا اپنے اوپر آگ گرنے کا یہ تو صرف راکھ کا گرنا میرے حق میں نعمت ہے۔

احیاء العلوم۔ حجۃ الاسلام امام غزالی۔ علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی

صفحہ 246

Marfat.com

فضیل بن عیاضؒ کا واقعہ

حضرت فضیل بن عیاضؒ جب بچے تھے ایک روز سکول تشریف لے جارہے تھے خادم بھی ساتھ تھا ایک مقام پر دیکھا کہ ایک گدھے کی پیٹھ زخمی ہے اور کوّے اس کے زخموں میں چونچیں مار رہے ہیں، آپ کو دیکھ کر یہ گوارا نہ ہوا آپ گدھے کے قریب گئے اور اس کے پیٹھ کے زخم کو صاف کیا، اپنا قیمتی چغہ جو پہنا ہوا تھا آپ نے یہ چغہ اتار کر اس گدھے کی پیٹھ پر ڈال دیا تا کہ اس کے زخم اور بیرونی تکلیف سے محفوظ رہے، اللہ تعالیٰ کو یہ رحم اور خدمت پسند آگئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا دوست ومحبوب بنالیا۔

صفحہ 132 حصولِ ولایت اور محبت الٰہی کے ذرائع

بشر حافیؒ کے ساتھ ایک واقعہ

حضرت بشر حافیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک محبّ کو دیکھا کہ وہ زمین پر پڑا ہوا تھا اور بھیڑئے اس کے جسم سے گوشت نوچ رہے تھے، حضرت بشر حافی اس کے قریب گئے بھیڑئے کو مار بھگایا اور آپ نے اس محبّ کا سر اٹھا کر گود میں رکھا منہ بھی صاف کیا پوچھا کتنی مدت سے تو اس ملال میں ہے، محبّ بزرگ نے اپنی آنکھ کھولی اور غصہ سے کہا تو کون ہے جس نے میرے اور محبوب کے درمیان جدائی ڈال دی ہے، میں اس کی رضا میں راضی ہوں جس طرح وہ رکھے۔

صفحہ 175 حصولِ ولایت اور محبت الٰہی کے ذرائع۔

Marfat.com

اپنے آپ کو حقیر جاننا

(1) **حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول:** فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو کتے سے زیادہ بہتر سمجھتا ہے وہ ہماری صحبت سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔

2) **حضرت فضیل ابن عیاضؒ کا قول:** ایک دفعہ حج کے موقعہ پر عرفات کے میدان میں حضرت فضیل ابن عیاض سے پوچھا کہ آج کے دن کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، فضیل نے فرمایا سب کچھ شاندار ہے بشرطیکہ میں یہاں نہ ہوں۔

(3) **حضرت موسیٰؑ کا واقعہ:** حضرت موسیٰؑ سے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ سب سے حقیر ترین چیز میری بارگاہ میں پیش کرو تو حضرت موسیٰؑ نے ایک مرا ہوا کتا دیکھا اٹھانے کی کوشش کی تو کتے میں سے آواز آئی کہ میں بدترین نہیں ہوں میرے اندر تو اولیاء اللہ کے صفات ہیں: میں شب بیدار ہوں، قانع ہوں، مالک کا وفادار ہوں اس کے بعد موسیٰؑ نے گلا سڑا پاخانہ اٹھانا چاہا تو اس سے آواز آئی کہ میں بدترین چیز نہیں ہوں: میں تو اناج ہوں: انسان کی آٹھ پہر کی صحبت سے میں اس حالت کو پہنچا ہوں: اس پر حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی حضور بدترین چیز لایا ہوں اللہ نے فرمایا کہاں ہے عرض کیا میں ہوں: حضرت جنید بغدادیؒ کے شیخ حضرت سری سقطیؒ دن میں کئی بار آئینہ دیکھتے تھے کہ شاید گناہوں کی وجہ سے منہ سیاہ ہو گیا ہو

Marfat.com

شیطان کے مکروفریب

بعض اوقات شیطان کی طرف سے کوئی کام ہوجاتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ یہ کرامت ہے
بعض اوقات جادو کے ذریعے بھی فوق العادت امور کا ظہور ہوتا ہے

شیطان کے مکروفریب کی ایک مثال۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

غوث پاک فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک بیابان میں پھر رہا تھا پیاس سے زبان پر کانٹے پڑے ہوئے تھے اس وقت میں نے دیکھا کہ بادل کا ایک ٹکڑا میرے سر پر نمودار ہوا اور اس میں پانی کے قطرے نیچے زمین پر گرنے لگے۔ مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ بارانِ رحمت ہے چنانچہ بارش کے اس پانی سے میں نے اپنی پیاس بجھائی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر میں نے دیکھا کہ ایک عظیم الشان نور کی روشنی نمودار ہوئی جس سے آسمان کے کنارے نور سے روشن ہوگئے۔

اس میں ایک صورت ظاہر ہوئی مجھ سے مخاطب ہوکر کہا اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں اب تم اس قدر بلند مراتب پر پہنچ گئے ہو کہ تمہارے لئے عبادت ضروری نہیں رہی، حضرت شیخ کو معلوم تھا کہ عبادت کبھی ختم نہیں ہوتی آپ جان گئے کہ یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔ آپ نے فوراً اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر اسے دھتکار دیا۔ وہ نور کی روشنی فوراً دھواں بن گئی اس دھوئیں سے آپ نے یہ آواز سنی اے عبدالقادر تمہارے علم نے تمہیں بچالیا ورنہ میں اپنے اس مکر سے ستر صوفیاء کو گمراہ کر چکا ہوں آپ نے فرمایا مجھے علم نے نہیں بچایا مجھے اپنے رب نے بچایا ہے بے شک میرے مولا کریم کا فضل وکرم ہے جو میرے شامل حال ہے۔

سیرت غوث اعظم صفحہ 54 عالم فقری

Marfat.com

امام فخر الدین رازیؒ کا نزع کا وقت

جب انسان کا نزع کا وقت قریب آتا ہے تو شیطان کوشش کرتا ہے کہ کسی طریقہ سے مرنے والے کا ایمان ضائع کیا جائے کیونکہ اس وقت جو ایمان سے پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا چنانچہ امام فخر الدین رازی کی وفات کا وقت قریب آیا تو نزع کی حالت میں شیطان آیا اور کہنے لگا اے فخر الدین رازی تم نے عمر بھر مناظرے وعظ کیے ساری عمر مناظروں، بحثوں میں گزار دی کیا تو نے خدا کو پہچانا آپ نے فرمایا بے شک خدا ایک ہے شیطان نے کہا اس پر کوئی دلیل آپ نے ایک دلیل پیش کی وہ خبیث معلم الملکوت رہ چکا تھا اس نے دلیل رد کر دی آپ نے دوسری دلیل پیش کی وہ بھی رد کر دی حتیٰ کہ آپ نے تین سو ساٹھ 360 دلیلیں پیش کیں اس شیطان مردود نے سب دلیلیں رد کر دیں اب آپ سخت پریشانی میں مبتلا تھے کہ اب کیا کیا جائے آپ کے پیر و مرشد حضرت نجم الدین کبریٰ مسجد میں وضو فرما رہے تھے کہ اچانک آپ نے جلال میں آکر اپنا لوٹا دیوار پر دے مارا آپ نے فرمایا:۔تم صاف کیوں نہیں کہتے کہ میں خدا کو بغیر کسی دلیل کے ایک مانتا ہوں جب مریدوں نے نجم الدین کبریٰ سے لوٹا دیوار پر مارنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے امام فخر الدین رازی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر اب وہ مزید شیطان کے سوالوں کا جواب دے دیتا تو اس کا ایمان خارج ہو جاتا لہذا میں نے اس کو یہاں سے ہی متنبہ کر دیا تم خدا کو بے دلیل مان لینے کا اقرار کرو، یوں اللہ نے ایک جید عالم کے ایمان کا تحفظ کر لیا اور ایک کامل مرشد کا یہی کام ہے کہ وہ باطنی طور پر اپنے مرید کا تحفظ اور نگرانی کرے۔

صفحہ قصص الاولیاء ملفوظات صفحہ

204 عالم فقری اعلیٰ حضرت 350

Marfat.com

حضرت جنید بغدادیؒ کا واقعہ

حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں شیطان کو دیکھوں چنانچہ ایک دن مسجد کے دروازے میں کھڑا تھا مجھے دور سے ایک بوڑھا آتا ہوا دکھائی دیا:۔ جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو مجھے اپنے دل میں وحشت کا اثر محسوس ہوا جب میرے بالکل ہی قریب آ گیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو کہ میری نگاہ تمہاری وحشت کے باعث تمہیں دیکھنے کی تاب نہیں لاتی اور تیری نحوست کا اثر میں اپنے دل پر بہت بری طرح محسوس کرتا ہوں وہ بوڑھا شخص میری بات سن کر بولا کہ میں وہی ہوں جس کو دیکھنے کی آپ کو تمنا ہے ایک دم میں سمجھ گیا کہ یہ شیطان ہے میں نے اس سے کہا اے شیطان کس چیز نے تجھے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے روکا تھا اس نے جواب دیا اے جنید اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا کب روا ہے شیطان کا یہ جواب سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی اور میں لاجواب سا ہو گیا مجھے اس کا جواب سمجھ میں نہ آیا قریب تھا کہ اس کے بارے میں میرا ایمان متزلزل ہوتا کہ عین اس وقت میرے دل پر الہام ہوا کہ اے جنید اس خبیث سے کہہ دو کہ تو بالکل جھوٹا ہے بے ایمان ہے اگر تو بندہ مامور تھا تو اپنے مالک کی کبھی حکم عدولی نہ کرتا شیطان نے میرے دل کی آواز سن لی اور ایک زبردست چیخ مارتے ہوئے بولا اے جنید تم نے مجھے جلا ہی ڈالا یہ کہتے ہوئے شیطان میری نگاہوں کے سامنے غائب ہو گیا۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادیؒ نے خواب میں شیطان کو دیکھا

حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں شیطان کو برہنہ حالت میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے انسانوں سے شرم نہیں آتی ننگے پھر رہے ہو شیطان کہنے لگا یہ لوگ تمہارے خیال میں انسان ہیں میں نے جواب دیا ہاں میری بات سن کر شیطان نے کہا اگر یہ لوگ انسان ہوتے تو جیسا بچہ گیند کے ساتھ کھیلتا ہے میں ان کے ساتھ نہ کھیلتا البتہ انسان تو ان لوگوں کے علاوہ چند اور لوگ ہیں۔

صفحہ تذکرۃ الاولیاء رسول اللہ ﷺ کے سفیر صفحہ

220 حضرت شیخ فریدالدین عطار محمد الیاس عادل 136

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کی شیطان سے ملاقات

حضرت ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب میں بیابان میں سفر کر رہا تھا تو راستے میں ایک بزرگ آدمی نے میرے سامنے آکر کہا اے ابراہیم تجھے معلوم ہے کہ یہ کیسی جگہ ہے جہاں بغیر توشہ کے سفر کر رہے ہو آپ سمجھ گئے کہ یہ شیطان ہے جو مجھے غیر کی طرف توجہ پھیرنا چاہتا ہے اس وقت میری جیب میں چار درہم تھے جو مجھے کوفہ میں ایک زنبیل فروخت کرنے سے ملے تھے میں نے انہیں جیب سے نکال کر باہر پھینک دیا اور ارادہ کر لیا ہر میل پر چار سو رکعت نفل ادا کرتا

Marfat.com

جاؤں گا میں چار سال تک بیابان میں سفر کرتا رہا اللہ تعالیٰ نے ہر وقت بے مشقت مجھے روزی عطا فرمائی اسی اثناء میں حضرت خضرؑ کی محبت حاصل ہوئی مجھے اسم اعظم کی تعلیم دی اس وقت میرا دل یکدم غیر سے خالی ہو گیا۔

کشف المحجوب صفحہ

داتا گنج بخش ہجویری 374

ترجمہ: مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری صفحہ

ترجمہ: مفتی سید غلام معین الدین نعیمی 160

شیطان سے ملاقات:

ایک بار بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بازار جا رہے تھے کہ راستے میں شیطان کو دیکھا کہ رسیاں بن رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیطان سے پوچھا کہ تم یہ رسیاں کس کے لیے تیار کر رہے ہو۔ شیطان نے جواب دیا کہ یہ رسیاں ولیوں کی گردنوں میں پھندا ڈالنے کے لیے تیار کر رہا ہوں۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ بہت حیران ہوئے اور پوچھا کہ کیا میرے لیے بھی کوئی پھندا تیار کیا ہے۔ یہ بات سن کر شیطان نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور کہا کہ تم بھی اپنے آپ کو ولی سمجھ بیٹھے ہو۔ یہ رسیاں تو بہت بڑے بڑے ولیوں کے لیے تیار کی جاتی ہیں۔ ابھی تم اس لائق کہاں کہ جس کو گرفت میں لانے کی فکر ہم کریں۔ ہم تو تمہارے بارے میں سوچتے بھی نہیں ہیں۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے سوچا کہ جس کے لیے یہ رسیاں تیار کر رہا ہے وہ یقیناً بڑا ولی کامل ہوگا کہ شیطان اس کو پھانسنے میں مصروف ہے۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کا نام پوچھا۔ شیطان نے اس بزرگ کا نام لیا جو ایک پہاڑ کی چوٹی پر محو ریاضت تھا۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے دل میں سوچا کہ یہ شخص بہت بڑا کامل بزرگ ہوگا۔ چلو اس سے بیعت کریں گے۔ جوں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قدم پہاڑی کی طرف رکھنا شروع کیے تو وہ بزرگ پہاڑی کی چوٹی سے بلند آواز میں بولے

Marfat.com

کہ اے بایزید رحمۃ اللہ علیہ چلے جاؤ۔ یہاں سے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا کیونکہ ہم تو چور کی نظر میں بیٹھے ہیں جو چیز چور کی نظر میں ہو وہ محفوظ نہیں ہو سکتی اور اس سے تمہیں امان اور فیض کیسے مل سکے گا۔ آپ حیرت رحمۃ اللہ علیہ میں وہاں سے واپس آ گئے۔

جنید و بایزید (رحمہما اللہ) ص ۴۹۱ عبد اللطیف خان نقشبندی

قولِ بایزید بسطامیؒ

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں:-

من لا شیخ له یتخذ وه الشیطن

ترجمہ: جس کا کوئی مرشد نہ ہو، اس کا رہبر شیطان ہے۔

المصیف الصارم ماہنامہ راولپنڈی

جلد نمبر 3، شمارہ نمبر 10، شوال 1423ھ دسمبر 2002 صفحہ 4

Marfat.com

سلف صالحین کی بدگوئی کا نتیجہ

ایک شخص سنجار کے مالداروں میں سے تھا جو کہ سلف کے بزرگ کے بارے میں نکتہ چینی بلاوجہ بُرا بھلا کہتا تھا جب وہ بیمار ہوا مرنے کے قریب پہنچا وہ سب باتیں کرتا تھا مگر کلمہ شہادت اس کی زبان پر جاری نہ ہوتا تھا جب اس کو کہا جاتا کہ کلمہ شہادت پڑھ وہ مالدار کہتا مجھے کلمے کے بارے میں کیوں کہا جاتا ہے تب لوگ چلائے کہ اس کی زبان سے کلمہ جاری کیوں نہیں ہوتا سب لوگ حضرت شیخ سوید کی خدمت میں حاضر ہوئے جب لوگوں نے بیمار کی کیفیت بیان کی تو حضرت شیخ سوید بیمار کے پاس آئے اور اس کے قریب بیٹھ گئے آپ نے دیر تک مراقبہ میں سر نیچے رکھا اور لا الہ الا اللہ کہا پھر اس بیمار شخص نے بھی کہا اور کئی دفعہ اس کی تکرار کی حضرت شیخ سوید نے فرمایا اس کو یہ عذاب اس لیے ہوا تھا کہ یہ سلف صالحین کی نکتہ چینی کرتا تھا میں نے اس بیمار کی سفارش کی تو مجھ سے کہا گیا کہ ہم نے تمہاری سفارش قبول کی اگر ہمارے پہلے اولیاء اس سے راضی ہو جائیں پھر میں درگاہ شریف میں داخل ہوا اور اس کا گناہ شیخ معروف کرخی شیخ سری سقطی، شیخ جنید، شیخ ابو بکر شبلی اور حضرت شیخ ابو یزید بسطامی کی بارگاہ میں پیش کیا معاف کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے اسے معاف کر دیا تب اس کی زبان سے کلمہ شہادت نکلا راوی کہتا ہے کہ اس بیمار شخص نے کہا جب میں کلمہ شہادت پڑھنے لگتا ہوں تو ایک کالی شے مجھ پر حملہ کرتی ہے اور میری زبان بوجھل ہو جاتی ہے مجھ کو بولنے نہیں دیتی اور مجھ سے کہتی کہ میں وہ تمہاری بدگوئی ہوں جو تو اولیاء اللہ کے بارے میں کہتا تھا پھر اس کے بعد ایک نور آیا جو چمکتا تھا وہ سیاہی مجھ سے جاتی رہی اور اس نے کہا کہ میں خدا کی رضامندی ہوں کیونکہ اولیا تجھ سے راضی ہوئے ہیں اور دیکھو کہ میں نور کے گھوڑوں کو دیکھتا ہوں جو کہ آسمان زمین کے درمیان ہیں جنہوں نے تمام

Marfat.com

خلد کو بھر دیا ان نور کے سوا ہیں جن کی ہیبت کی وجہ سے سر نیچے ہیں وہ کہتے ہیں سبوح قدوس رب الملئکته والروح کہتا ہے کہ وہ بیمار برابر شہادتیں شوق سے پڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہوا ۔

صفحہ (520) بہجۃ الاسرار امام ابوالحسن الشطونی شافی

شیخ بایزید بسطامی پر نکتہ چینی کرنا یا عام آدمی سمجھنا

مولانا رومؒ فرماتے ہیں

حرف درویشاں بدزدیدہ بسے تا گماں آید کہ ہست او خود کسے

خردہ گیرہ در سخن بر بایزیدؒ ننگ دارد از درون اُو یزید

ہر کہ داند مر را چوں بایزیدؒ روزِ محشر حشر گردد بایزید

یہ صوفی نما لوگ صوفیوں کے الفاظ یاد کر لیتے ہیں تا کہ لوگوں کو ان کے متعلق بھی صوفی ہونے کا گمان ہو یہ لوگ اپنی تقریروں میں حضرت بایزید بسطامی پر بھی نکتہ چینی کر جاتے ہیں حالانکہ ان کا باطن اس قدر سیاہ ہوتا ہے کہ اسے دیکھ کر یزید کو بھی شرم آ جائے ۔ لہذا جو شخص ایسے آدمی کو بایزید جیسا سمجھے گا، اس کا حشر یزید کے ساتھ ہوگا ۔

Marfat.com

بے ادبی کا انجام

ایک دن سیدنا سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامیؒ پاؤں مبارک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا ایک شخص آیا اور بایزید بسطامیؒ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزر گیا یہ دیکھ کر اس مرید نے کہا کہ تجھے معلوم نہیں کہ یہ خواجہ بایزید بسطامی لیٹے ہوئے ہیں اور تو اوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا ہے یہ سن کر اس بد بخت نے کہا بایزید بسطامی ہیں تو پھر کیا ہوا۔ یہ کہہ کر چلتا بنا، لیکن اس بے ادبی کا وبال اس پر یوں نازل ہوا کہ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے اور اسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اس بد بخت کی نسل میں بھی یہ چیز چلی آ رہی ہے۔ جب اس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے تو اس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔

آب کوثر حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب صفحہ 268

Marfat.com

باب پنجم

توکل ورضا، ذکرِ الٰہی وخوفِ خدا

توکل کا درجہ

حضرت ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ توکل کی کیا تعریف ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ پہلے تم خود بتاؤ کہ تمہارے نزدیک توکل کیا معنی رکھتا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے تو محبت مشائخ سے یہی معلوم ہوا ہے کہ اگر دائیں بائیں بڑے بڑے سانپ تجھے گھیرے میں لیے ہوں تو بھی تیرے دل میں ذرہ برابر گھبراہٹ نہ ہو، بلکہ جنبش تک بھی پیدا نہ ہو۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ تو کوئی مشکل نہیں، میرے نزدیک تو اگر کوئی بندہ دوزخیوں کو عذاب میں تڑپتا پائے اور دوسری سمت اہلیان بہشت کو نعمتوں میں مشغول دیکھے اور اس امتیاز کو محسوس کرے تو وہ بھی متوکل نہیں۔

حضرت ابوموسیٰ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ توکل کا کم ترین درجہ نہیں۔اور جو حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ اپنے تئیں بلند مقام کا ذکر ہے، اور اس ایمان کی طرف اشارہ ہے جو توکل کی بنیاد اور جڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔

کیمیائے سعادت ص 847 مترجم: علامہ محمد فضاء تابش قصوری

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا خدا پر توکل:

ایک مرتبہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مسجد کے امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب امام صاحب نے سلام پھیرا تو امام صاحب نے پوچھا آپ رحمۃ اللہ علیہ تو کام نہیں کرتے کس طرح گزارا کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ تو کسی سے مانگتے بھی نہیں ہیں آخر آپ رحمۃ اللہ علیہ کہاں سے کھاتے پیتے ہیں۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابھی مجھے یہ نماز دہرا لینے دو جو میں نے ابھی ادا کی ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو امام صاحب نے کہا کہ ابھی ابھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس شخص کو یہ نہیں پتہ کہ رزق کون دیتا ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں۔ ایک اور شخص نے اسی طرح کا سوال کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خدا کتے بلے اور جانوروں کو رزق دیتا ہے تو بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) کو رزق نہ دے گا۔ یہی سوال کسی اور شخص نے کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رزق کہاں سے آتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر یہ رزق نہ ہوتا تو آسمان سے ہی نازل ہوتا۔ کتاب جامع کرامات اولیاء میں ہے حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا۔ ظاہراً تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ نہیں کرتے پھر کہاں سے کھاتے پیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا خدا تو کتے اور سور کو بھی رزق دیتا ہے کیا یہ جانتے ہوئے بھی بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) کو رزق نہ دے گا۔

(جنید و بایزید ص ۴۱۷)

Marfat.com

توکل

حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے حضرت ابوتراب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی ۔آپ کو توکل پر کامل اعتماد تھا۔ ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ کہیں جارہے تھے کہ راستے میں اچانک کنویں میں گر پڑے۔ تین دن تک آپ کنویں میں پڑے رہے۔ تین دن کے بعد ایک قافلہ وہاں سے گزرا۔ آپ کے دل میں خیال آیا کہ قافلے والوں کو آواز دوں کہ مجھے کنویں سے باہر نکالو۔ لیکن ساتھ یہ خیال بھی آیا کہ غیر خدا سے مدد لینا اچھا نہیں۔ یہ بھی ایک شکایت ہے کہ لوگوں سے کہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کنویں میں پھینک دیا ہے اب تم مجھے نکالو۔ جب کچھ قافلے والے لوگ کنویں کے قریب پہنچے تو کنویں میں جھانک کر کہنے لگے کہ نہ اس کا کوئی کنارہ ہے نہ اس کی منڈیر وغیرہ۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی راہ گزر اس میں گر جائے۔ سب نے ارادہ کیا کہ آؤ مل کر اس کنویں کو ڈھانپ دیں تا کہ کوئی اس میں گر نہ سکے اور اس عمل خیر کا ثواب رب سے حاصل کریں۔ ابوحمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان قافلے والوں کی باتیں سن کر مجھ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ آپ کے نفس نے واویلا شروع کر دیا کہ اب میری موت یقینی ہے۔ اور میں اپنی زندگی سے ناامید ہوگیا۔ قافلے والوں نے کنویں پر چھت ڈال دی اور منہ بند کر کے زمین ہموار کر کے چلے گئے۔ میں خدا سے دعا مانگنے لگا اور موت کا تصور میرے دل میں بیٹھنے لگا۔ چونکہ اب کسی مخلوق کی مدد پہنچنے کا امکان نہ تھا لیکن ایک رات گزر جانے کے بعد میں نے ایک آواز سنی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک بڑا سانپ ہے جس نے کنویں کی چھت میں سوراخ کر کے اپنا دم نیچے کی طرف لٹکایا ہے۔ اس وقت مجھے یقین ہوا کہ یہ میری نجات کا ذریعہ ہے۔ یہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے چنانچہ میں نے اس کی دم کو پکڑ لیا اور اس نے مجھے اوپر کھینچ کر باہر نکال لیا۔ اس وقت غیب سے آواز آئی کہ اے ابوحمزہ تجھے کیسی اچھی نجات ملی کہ ہم نے تجھے ایک موت سے دوسری موت کے ذریعے بچا لیا ہے (یعنی سانپ جو کہ ایک موت ہے اس نے تجھے دوسری موت سے بچا لیا ہے)۔

کشف المحجوب حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: مفتی سید غلام الدین نعیمی ص218

ترجمہ: مولانا واجد بخش سیال ص453

دل کے ارادے کی اطلاع اور توکل کے بارے میں

ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یحییٰ سے توکل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ توکل یہ ہے کہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈال دے۔ حتیٰ کہ کلائی تک تمہارا ہاتھ اس کے منہ میں چلا جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی سے خوف نہ کھائے تو توکل یہ ہے۔

ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ میں یہی سوال حضرت بایزید بسطامیؒ سے کرنے کیلئے نکلا، چنانچہ شہر بسطام میں داخل ہوا اور ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے آواز آئی ابوموسیٰ کیا تمہارے لئے عبد الرحمٰن بن یحییٰ کا جواب تمہارے لئے کافی نہیں ہے۔ جو توکل کی حقیقت دریافت کرنے یہاں آئے ہو اور مجھ سے پوچھ رہے ہو۔ لہذا تمہیں جواب مل گیا، واپس چلے جاؤ۔

ابوموسیٰ نے عرض کی اے آقا دروازہ کھول دیجئے۔ اندر سے جواب آیا اگر تم ملاقاتی کی حیثیت سے میرے پاس آتے تو میں ضرور دروازہ کھول دیتا اور تم سے ملتا۔ تم دروازے پر ہی جواب سن لو۔ اور لوٹ جاؤ۔ سنو توکل یہ ہے کہ اگر وہ سانپ جو عرش کے گرد حلقہ زن ہے اگر تمہاری طرف

Marfat.com

بڑھے تو تم اس پر بھی نہ ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر اپنے وطن لوٹ آیا اور ایک سال تک مقیم رہا پھر میں حضرت بایزید بسطامیؒ کی ملاقات کے ارادے سے وہاں سے روانہ ہو کر بسطام پہنچا جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا فرمایا آؤ اب تم میرے پاس ملاقاتی کی حیثیت سے آئے ہو میں ان کے پاس تقریباً ایک ماہ تک ٹھہرا رہا۔اس عرصے میں جب بھی ان سے کوئی بات پوچھتا تو میرے سوال کرنے سے پہلے ہی آپ جواب دے دیتے، ایک ماہ بعد میں نے ان سے رخصت طلب کی اور عرض کیا کہ مجھے آپ سے کچھ فائدہ حاصل ہونا چاہیے۔آپ نے فرمایا جان لو مخلوق کا فائدہ نہیں ہے ،لہذا چلے جاؤ میں نے اس قول کو فائدہ سمجھ لیا اور وہاں سے لوٹ آیا۔

صفحہ 925 صفحہ 700

جلد دوم جامع کرامات اولیاء غنیۃ الطالبین

علامہ محمد یوسف نبہانی حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی

حضرت شمس صدیقی بریلوی

Marfat.com

توکل کے بارے میں

حضرت بایزید بسطامیؒ نے جنگل میں جا کر بہت مجاہدے کئے، بہت مدت یاد خدا میں گزاری، کسی مصلحت میں پہاڑ سے نیچے اترے، بہت شدت سے پیاس لگی، کچھ فاصلے پر کنواں تھا، رسی ڈول وہاں کچھ بھی نہیں تھا، بایزیدؒ کو خیال گزرا کنواں تو ہے مگر نہ ڈول ہے اور نہ ہی رسی۔ پانی کیسے پیئں گے؟ تھوڑی دیر بعد ہرنیوں کی ایک قطار آئی، کنویں کو دیکھ کو آسمان کی طرف نظر کی ،اس وقت پانی کنویں سے جوش مار کر اوپر نکل آیا تمام ہرنیوں نے خوب پانی پیا، ہرنیوں کی واپسی پر آپ کنویں تک گئے تا کہ پانی پیئں، مگر پانی نیچے چلا گیا، حضرت بایزید بسطامیؒ فوراً سجدے میں گر پڑے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کیا میں ان ہرنیوں جیسا بھی نہیں، تو نے ان کے واسطے کنویں سے پانی نکال دیا اور میرے وقت کنویں کے اندر پہنچا دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے میرے بندے! تو نے میری ذات پر ہرنیوں کا بھی عقیدہ نہ رکھا، تو میرا دوست ہے میرے خلیفہ آدمؑ کی اولاد ہے۔ اور تو بھی خلیفہ ہے ہر حال میں تو ان سے یعنی ہرنیوں سے برتر ہے۔ مگر افسوس ہرنیوں کو میری ذات پر توکل ہوا اور تو نے ڈول، رسی پر بھروسہ کیا، اسی واسطے تجھے یہ تماشا دکھایا گیا۔ ورنہ تمام دنیا و مافیہا اولاد آدمؑ کے واسطے ہے۔ مگر تو نے ہماری ذات پر بھروسہ نہ کیا، اسی واسطے ہم نے بھی بلا ڈول اور رسی پانی نہ دیا، اس پر بایزید بسطامیؒ بہت روئے ،استغفار کی پھر کنویں سے پانی وہیں پہنچا جہاں آپ بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے پانی پیا اور اللہ کا شکر ادا کیا، کافی عرصہ تک جنگل میں ریاضت اور مجاہدہ کیا اور خوب توکل کو پکایا۔

کنز العرفان صفحہ 122 زندہ پیر صاحبؒ

Marfat.com

توکل کو رسوا نہ کر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شفیق بلخیؒ کے ایک مرید حج کیلئے سفر اختیار کیا اور راستے میں حضرت بایزیدؒ بسطامی سے ملاقات کیلئے حاضر خدمت ہوا۔ بایزیدؒ نے فرمایا تم کس سے بیعت ہو؟ اس نے جواب دیا میں حضرت شفیق بلخیؒ کا مرید ہوں۔ آپ نے فرمایا تمہارے مرشد کے اعمال و اقوال کیا ہیں۔ اس نے عرض کیا میرے مرشد کا عمل تو یہ ہے کہ وہ مخلوق سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ پر توکل کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کا قول یہ ہے کہ اگر بارش نہ برسنے سے غلہ پیدا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میری عیال میں داخل ہو تو میں پھر بھی اللہ پر توکل ترک نہیں کر سکتا۔ حضرت بایزیدؒ بسطامی نے فرمایا تمہارا مرشد تو بڑا کافر و مشرک ہے۔ اگر میں پرندہ بھی بن جاؤں تب بھی اس شہر کا رخ نہیں کروں گا اپنے مرشد کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ وہ صرف دو روٹیوں کی خاطر خدا کو آزما رہا ہے۔ بہتر ہے جب بھوک لگے تو وہ کسی سے مانگ کر کھا لے۔ توکل کو رسوا نہ کرنا۔ مجھے یہ خطرہ ہے کہ کہیں تیری وجہ سے تیرا شہر تباہ نہ ہو جائے۔ مرید نے جب اپنے مرشد کے بارے میں یہ باتیں سنیں تو حج کا ارادہ ترک کر دیا۔ واپس اپنے مرشد شفیق بلخیؒ کے پاس پہنچا ،بایزید بسطامیؒ کی ساری باتیں بتائیں، شفیق بلخیؒ نے اس پیغام پر غور کیا تو انہیں محسوس ہوا کہ واقعی وہ عیب میرے اندر موجود ہے، شفیق بلخیؒ نے اپنے مرید سے کہا کہ تم نے بایزیدؒ سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ اگر یہ عیب میرے اندر موجود ہے تو پھر آپ کا مقام و مرتبہ کیا ہے۔ پھر وہ مرید اپنے مرشد کی بات سن کر دوبارہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے مرشد کا پیغام سنایا۔ تو بایزید بسطامیؒ نے فرمایا یہ تیرے مرشد کی دوسری خطا ہے اب جو میں جواب دوں گا وہ تیری سمجھ میں نہیں آئے گا۔ آپ نے ایک کاغذ لیا اور پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور اس کے نیچے

Marfat.com

یہ لکھا بایزیدؒ کچھ بھی نہیں ہے، پھر کاغذ وتہہ کر کے اس کو دے دیا۔ اس تحریر کا مطلب یہ تھا کہ بایزیدؒ تو کچھ بھی نہیں ہے تو پھر اس میں خوبیاں کیا ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس کا مقام ومرتبہ پوچھنا فضول ہے۔ چنانچہ جب وہ مرید پیغام لے کر پہنچا تو حضرت شفیق بلخیؒ بالکل لب مرگ تھے اس کاغذ کو پڑھا تو کلمہء شہادت پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اللہ والے صفحہ 120 ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

تذکرۃ الاولیاء صفحہ 107 حضرت شیخ فرید الدین عطار

رسول اللہ کے سفیر صفحہ 99 محمد الیاس عادل

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا تقوٰی:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی سال تک دن میں روزہ رکھتے اور رات کو نماز پڑھتے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نماز میں خطرہ پیدا ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مریدوں سے فرمایا کہ تلاش کرو کہ آج دنیا نے ہمارے گھر میں ڈیرہ لگایا ہوا ہے۔ مریدوں نے عرض کی حضور بارہ سال کا عرصہ گزرا کہ ہم نے آپ کے گھر میں ایک درہم ومثقال نہیں دیکھا اور نہ ہی طعام کی لذت سے ہم نے پیٹ بھر کر کھایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری نماز میں خطرہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب میرے گھر میں دنیا داخل ہوتی ہے۔ مریدوں نے جب گھر کی تلاشی لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی کے نیچے سے ایک خرمہ نکلا۔ مرید نے وہ خرمہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا جس کے گھر میں اس قدر دولت جمع رہے وہ گھر فقیر کا نہیں تاجر کا ہے۔

(تذکرہ نقشبند ص ۱۸۱ از خواجہ شبیر احمد قمر)

Marfat.com

نصیحت اور رضائے الٰہی:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے چالیس سال تک لوگوں کو نصیحت کی لیکن کوئی اثر نہ ہوا۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا شامل ہوئی تو میری نصیحت کے بغیر ہی لوگ سیدھی راہ پر آ گئے۔

(رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص ۱۲۷)

محبت اور رضا:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عالم شوق اور اشتیاق میں اکیلا دوست کی بارگاہ میں گیا۔ فرشتے میرے اردگرد پھر رہے تھے۔ فرمان الٰہی ہوا کہ اے بایزید رحمۃ اللہ علیہ ہماری بارگاہ میں کیا تحفہ لائے ہو۔ میں نے عرض کی کہ محبت اور رضا جن دونوں کی بادشاہی ہے۔ پھر آواز آئی کہ اے بایزید رحمۃ اللہ علیہ بڑی اچھی چیز لائے ہو۔ ہماری بارگا کے لائق یہی چیزیں ہیں۔

اسرار الاولیاء ص ۸۱

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

کسی نے پوچھا کہ درویشی کیا ہے:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اٹھارہ ہزار عالم میں جو سونا چاندی ہے اگر وہ مل جائے تو سب کا سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔ اپنے پاس ایک تنکا بھی نہ رکھے۔

Marfat.com

ایک لال رنگ کا سیب:

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لال رنگ کا سیب ہاتھ میں لے کر فرمایا اس میں بہت مزا اور لطف ہے۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی اللہ نے فرمایا تو نے ہمارے نام کو سیب پر لیا ہم نے تم کو اپنے ذکر کی لذت دی ہے اور کسی چیز میں نہیں۔ تمہیں شرم نہیں آئی تم سیب کو کہتے ہو اس میں مزا ہے اے بایزید (رحمتہ اللہ علیہ) مزا تو ذکر الٰہی میں ہے۔ اس جرم میں اللہ تعالیٰ نے چالیس دن کے لئے اپنی یاد بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے دل سے نکال دی۔ لیکن اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھائی کہ اب کبھی بسطام کا پھل نہ کھاؤں گا۔

تذکرۃ الاولیاء ص102

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو کھوپڑی ملی اور اس کو بوسہ دیا:

ایک دفعہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک کھوپڑی پڑی ملی اس کھوپڑی پر یہ لکھا ہوا تھا صم بکم عمی فھم لا یعقلون وہ گونگے، بہرے اور اندھے ہیں اس لیے کہ وہ عقل نہیں رکھتے یہ تحریر پڑھتے ہی بایزید رحمۃ اللہ علیہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آنے کے بعد کھوپڑی کو بوسہ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کسی ایسے صوفی کی کھوپڑی ہے جو اللہ کا ذکر کرتے کرتے سرگرداں ہو گیا تھا اور اللہ کے ذکر میں اتنا غرق ہو گیا کہ نہ اس کے کان رہے جس سے وہ اللہ کی بات سن سکے اور نہ اس کی زبان رہی جس سے وہ اللہ کا ذکر کر سکے اور نہ اس کی آنکھیں رہیں جس سے وہ اللہ کا جمال دیکھ سکے۔

(اللہ والے ص۱۱۴ از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب)

Marfat.com

واصل اور متصل کا فرق:

شیخ ابوسعید القرشی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ

۱) واصل وہ ہے جس کے پاس خدا خود پہنچے۔

۲) متصل وہ ہے جو ملنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جیسے ہی قریب ہوتا ہے تو تعلق قطع ہو جاتا ہے

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ واصلین کے تین شغل ہیں

۱) ان کی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔

۲) ان کا شغل صرف اللہ تعالیٰ کی یاد ہو۔

۳) اور وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کریں۔

(عوارف المعارف مصنف: شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی مترجم: حضرت شمس بریلوی)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عشاء کی چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے اور فرماتے کہ نماز قبول نہیں ہوئی۔ یہ کہہ کر پھر چار رکعت ادا کرتے اور پھر یہی فرماتے کہ قبول نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ اسی طرح رات ختم ہو جاتی اور صبح کو اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے کہ میں نے تیری بارگاہ کے لائق نماز ادا کرنے کی بہت سعی کی لیکن محروم رہا۔ کیونکہ جیسا میں خود ہوں ویسی ہی میری نماز ہے۔ لہٰذا مجھے اپنے نمازی بندوں میں شمار کر لے۔

(جنید و بایزید ص ۴۱۶)

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا گھر روشن ہو گیا:

ایک رات بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عبادت میں مصروف تھے۔فوراً پورا گھر نور سے روشن ہو گیا ۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بلند آواز سے کہا کہ اگر یہ شیطان کی حرکت ہے تو میں اس کی بزرگی اور بلند ہمتی کی وجہ سے اس کے فریب میں نہیں آ سکتا۔اور اگر یہ نور مقربین کی جانب سے ہے تو مجھے ان کی خدمت کا موقع عطا کیجیے کہ میں بھی کرامت کا مرتبہ حاصل کر سکوں۔

(اللہ والے ص۱۲۶) تذکرۃ الاولیاء ص108

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ اور عورتوں کا اجتماع:

ایک بار لوگوں نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ آپ کے پاس عورتوں کا اجتماع کیوں رہتا ہے۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ عورتیں نہیں ہوتیں بلکہ عورتوں کے روپ میں فرشتے ہوتے ہیں۔میں انہیں علمی مسائل سمجھاتا ہوں۔پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک رات پہلے آسمان کے فرشتے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ذکر کرنا چاہتے ہیں۔میں نے کہا کہ میری زبان میں وہ طاقت نہیں ہے کہ میں اللہ کا ذکر کر سکوں۔اس اعتراض کے باوجود رفتہ رفتہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے پاس آئے اور سب نے یہی خواہش ظاہر کی۔میں نے بھی وہی جواب دیا۔انہوں نے پوچھا کہ اللہ کے ذکر کی طاقت آپ میں کب پیدا ہو گی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بروز قیامت جب سزا و جزا کا معاملہ طے ہو جائے گا اور میں عرش کا طواف کرتا ہوا اللہ اللہ کہہ رہا ہوں گا۔

(اللہ والے ص۱۲۴)

Marfat.com

بایزید رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنا نام بھی بھول گئے:

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے گیا ۔جب اس نے آپ کے دروازے پر دستک دی اور پوچھا کہ بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) گھر پر ہیں تو بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) نے گھر کے اندر سے جواب دیا کہ بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) کون ہے اور کیا ہے۔ میں خود بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) کو کافی مدت سے تلاش کر رہا ہوں لیکن وہ مجھے نہیں مل رہا۔ جب مرید نے واپس آ کر یہی واقعہ حضرت ذوالنون مصری سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ "اخی ذھب فی الذاھبین فی اللہ" (یعنی بھائی بایزید جانے والوں کے ساتھ حق تعالیٰ کے حضور میں چلا گیا)

(کشف المحجوب جنید و بایزید ص ۱۱۵)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر الٰہی میں مستغرق ہونا:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تو اس قدر مستغرق رہا کرتے کہ اپنی تمام تر توجہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف جمی رہتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عقیدت مند جو تیس سال سے آپ کی خدمت کر رہا تھا جب بھی وہ آپ کے سامنے آتا تو آپ اس سے نام پوچھتے کہ تمہارا نام کیا ہے۔ مرید نے کہا کہ آپ مذاق کرتے ہیں میں جب بھی آپ کے سامنے آتا ہوں آپ میرا نام دریافت فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں مذاق نہیں کرتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میں جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں مجھے اس نام کے سوا کوئی نام یاد ہی نہیں رہتا۔

رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص ۱۴

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں دنیا اور جنت:

منقول ہے کہ جب حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر دنیا کا ذکر آجاتا تو وضو فرماتے اور اگر جنت کا ذکر آجاتا تو غسل فرماتے۔ لوگوں نے سوال کیا کہ ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ دنیا وضو کو توڑنے والی چیز ہے اس کا ذکر کرنا گویا وضو کا ٹوٹنا ہے۔ اس لیے وضو کے ٹوٹنے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے۔ اور اگر جنت کا ذکر کیا جائے تو جنت سہولتوں کے پورا ہونے کی جگہ ہے۔ اس لیے اس کا ذکر کرنا جنابت ہے۔ لہٰذا فوراً غسل کرنا چاہیے۔

مکتوبات دوصدی ص ۴۱۵ از شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری

ترجمہ: حکیم سید شاہ مقیم الدین احمد شرفی فردوسی

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس راہ میں چلنے والوں کو بغیر ضرورت گھر سے نہیں نکلنا چاہیے۔ البتہ عالموں کی مجلس میں ضرور بیٹھے۔ لیکن بے ضرورت بات نہ کرے۔ پھر اپنی بندگی کی تاثیر دیکھے کہ کس قدر روشن ضمیری اس میں پیدا ہوتی ہے۔

راحۃ القلوب ص ۲۱

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا مراقبہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درویش کا بغیر مراقبہ کے چلنا غفلت کی نشانی ہے۔یعنی چلتے وقت بھی قدموں کے ساتھ اللہ ھو کہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ دو قدم میں ہی حاصل ہوتا ہے۔کیونکہ ایک قدم اپنے حصہ کی تلاش کے لئے رکھا جاتا ہے اور دوسرا قدم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھا جاتا ہے۔اس ایک قدم کو اٹھاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ رکھتا ہے۔اور طالب کی چال قطع سفر کی ہے جیسے سفر طے کر رہا ہو۔اللہ تعالیٰ کے قرب کی منزلیں مسافت کے ساتھ طے نہیں ہو سکتیں کیونکہ اس کے قرب کو حاصل کرنے کے لئے کوئی مسافت ہی نہیں تو طالب حق تعالیٰ کے لئے اللہ تعالیٰ کے سکون کے محل میں اپنے پاؤں کو کاٹ کر بیٹھ جانے کے علاوہ اور کیا چارہ ہو سکتا ہے۔

جنید و بایزید ص 477

عبداللطیف خان نقشبندی

فجر کی نماز قضا ہو گئی:

ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے فجر کی نماز قضا ہو گئی۔اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت روئے اور آہ وزاری کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنے گڑگڑائے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔غیب سے آواز آئی کہ اے بایزید رحمۃ اللہ علیہ تو اس قدر کیوں روتا ہے۔اگر صبح کی نماز فوت ہو گئی ہے تو ہم نے تیرے اعمال میں ہزار نماز کا ثواب لکھ دیا ہے۔

دلیل العارفین ص ۱۳

خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

زہد کا درجہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ فلاں شخص زہد کی گفتگو کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کس چیز میں زہد کی گفتگو کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ دنیا میں زہد کی۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا بھی کوئی قابل زہد چیز ہے۔ پہلے کسی چیز کی وقعت تو ہو کہ اس میں زہد کیا جا سکے۔ زہد کیوں اور کس چیز کے لئے اختیار کیا جاتا ہے اس بناء پر زاہدوں کی تین اقسام ہیں۔ اول یہ کہ آدمی اس غرض سے زاہد ہو کہ عذاب آخرت سے رہائی مل جائے اور موت پر راضی ہو جائے۔ یہ اہل خوف کا زہد ہے۔

کیمیائے سعادت ص758 حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری

نظر کرم

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مجذوب کو یہ کہتے سنا کہ یا اللہ میری جانب دیکھیے۔ آپ نے مجذوب سے پوچھا کہ تو نے ایسے کونسے اعمال نیک کیے ہیں کہ پوری کائنات کا مالک تجھے دیکھے۔ اس مجذوب نے کہا کہ اگر وہ مجھے دیکھے گا تو میرے اعمال خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو نے بالکل سچ کہا۔

تذکرۃ الاولیاء ص115
حضرت شیخ فریدالدین عطار

Marfat.com

اقسام جمع

یادرہے کہ جمع کی دواقسام ہیں۔

(۱) جمع سلامت

(۲) جمع تکسیر

جمع سلامت:۔ جمع سلامت یہ ہے کہ فیضان الٰہی کی واردات کے وقت سالک غایت شوق میں مست اور مستغرق ہوجائے لیکن خداوندتعالیٰ کے فضل وکرم سے احکام شریعت کی پابندی کی قوت موجود رہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری، حضرت ابوحفص حداد: ابوالعباس سیاری مروی جو صاحب مذہیب تھے ،حضرت بایزید بسطامی ،ابوبکر شبلی، ابوالحسن حصری اور دیگر مشائخ کبار علیہم الرحمہ ہمیشہ مغلوب الحال رہتے تھے۔لیکن جب نماز کا وقت آتا تو ہوشیاری میں آکر نماز ادا کرتے تھے اور پھر نماز کے بعد مغلوب ہوجاتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک سالک تفرقہ کی حالت میں ہے بقا باللہ کی جدائی کے وقت اس پر پابندی شریعت واجب ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو صوم و صلوٰۃ کی توفیق عطا فرماتے ہیں''اول اس وجہ سے کہ بندگی کے آثار باقی رہ جائیں'' دوم''اس وجہ سے کہ حضرت محمد ﷺ کی شریعت منسوخ نہ ہو جس کا اس نے تاقیام قیامت وعدہ فرمایا ہے۔

جمع تکسیر: جمع تکسیر یہ ہے کہ سالک قرب حق میں بالکل مست و بے خود ہو جائے اور صوم و صلوٰۃ کا ہوش نہ رہے اس حال کے سالک کو مجذوب کہتے ہیں، پس مجذوب بے ہوش معذور ہے اور مجذوب باہوش مشکور ومقبول ہوتا ہے اس کا حال مجذوب بے ہوش سے زیادہ قوی ہوتا ہے یادرہے کہ حالت جمع کیلئے کوئی خاص حال ضروری نہیں ،جمع کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ہمت کو

Marfat.com

یکجا کر کے دوست میں محو ہو جانا بعض اوقات یہ چیز احوال کے دوران ہوتی ہے اور بعض اوقات مقامات کے دوران جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی پوری ہمت حضرت یوسف علیہ السلام پر مرکوز تھی اس کے سوا ان کو کسی چیز سے سروکار نہ تھا۔ اس طرح مجنوں کی پوری ہمت لیلیٰ پر جمی ہوئی تھی یہاں تک کہ سارا جہان اس کیلئے لیلیٰ بن چکا تھا اس قسم کی مثالیں بہت ہیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ:۔ اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آکر باہر سے آواز دی کہ کیا بایزید گھر پر ہے حضرت بایزید بسطامی نے اندر سے آواز دی کہ اس گھر میں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ سے جب کسی نے پوچھا کہ آمین کون ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ آمین وہ ہے جس کا اپنا اختیار ختم ہو گیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا اختیار اس کا اختیار بن چکا ہو۔

صفحہ 666-914

کشف المحجوب

حضرت سید داتا گنج بخش ہجویری

ترجمہ: مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

Marfat.com

ہمارا کھانا اللہ کا ذکر ہے

ایک آدمی حضرت بایزید بسطامی کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کرنے لگا آپ جس مسجد میں بیٹھتے ہیں میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہوں بایزید بسطامی نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے اس آدمی نے کہا مہربانی فرما کر مجھے اجازت دی جائے بایزید بسطامیؒ نے اس آدمی کو اجازت دے دی ایک دن آپ کے ساتھ مسجد میں بیٹھ گیا، وہ آدمی ایک دن تک بغیر کچھ کھائے آپ کے ساتھ بیٹھا رہا اور صبر کیا جب دوسرا دن ہوا تو کہا اے میرے استاد مجھے کھانا چاہیے جس سے میرا جسم اللہ تعالیٰ کی عبادت میں قائم رہے بایزید نے فرمایا اے صاحبزادے اجسام تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم رہتے ہیں۔

صفحہ 335

تلبیس ابلیس

علامہ ابن جوزی

محبت کی بارش

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جنگل میں میرے اوپر محبت کی بارش ہوئی کہ پوری زمین برف کی طرح یخ ہوگئی اور اس میں گردن تک غرق ہوگیا پھر فرمایا کہ میں نے نماز کے زریعے استقامت اور روزے کے ذریعے سوائے بھوکا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں کیا اور جو کچھ بھی ملا وہ سب فضل خداوندی سے حاصل ہوا اور اپنی سعی سے کچھ حاصل نہیں کرسکتا پھر بھی انسان کو سعی کرنے کا حکم دیا گیا ہے سعی بہت ضروری ہے لیکن کوشش کے بعد جو کچھ حاصل ہوا اس کو محض خدا کا فضل تصور کرنا چاہیے۔

صفحہ (113) تذکرۃ الاولیاء حضرت شیخ فریدالدین عطار

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا خوف الٰہی:

منقول ہے کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ جب وضو فرماتے اور یہ چاہتے کہ میں مسجد میں داخل ہوں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سارے جسم کے اعضاء کانپنا شروع ہو جاتے۔ لوگ جب سوال کرتے کہ یا شیخ یہ کیا حالت ہے تو فرماتے کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے پردے سے بدبختی نہ آجائے اور مجھے بت خانہ میں ڈال دیا جائے۔

مکتوبات دوصدی ص ۶۷۸ از شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری

متوجہ کیسے ہوں ؟

کسی آدمی نے عرض کیا کچھ دیر کیلئے اگر آپ خلوص قلب کے ساتھ میری جانب متوجہ ہو جائیں تو میں کچھ عرض کروں بایزید بسطامی نے فرمایا کہ میں تیس سال سے اللہ تعالیٰ سے خلوص قلب کا طالب ہوں لیکن آج تک حاصل نہ ہو سکا لہذا جب میرا قلب ہی اخلاص وصفا سے خالی ہے تو پھر میں تمہاری طرف کیسے متوجہ ہوں: پھر فرمایا کہ لوگ یہ تصور نہ کریں کہ راہ حق، مہر منور کی طرح روشن ہے اس لیے کہ یہ ایک ایسا راستہ ہے کہ میں برسوں سے سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ تلاش کر رہا ہوں مگر نہیں ملتا اور جس وقت آپ کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو فرماتے کہ اے اللہ روٹی تو عطا کر دی سالن بھی دے دے تا کہ اچھی طرح کھا سکوں یعنی تیری ہی عطا کردہ پریشانی ہے اور تو ہی صبر دینے والا ہے ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ نے سوال کیا کہ آپ کی راتیں کیسے گزرتی ہیں آپ نے فرمایا کہ یاد الٰہی میں مجھے سحر وشام کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

صفحہ (113) تذکرۃ الاولیاء حضرت شیخ فرید الدین عطار

Marfat.com

نماز میں ہڈیوں کی آواز آتی تھی:

المنتظم جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۸ میں عباس بن حمزہ رحمتہ اللہ علیہ جو احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد تھے روایت نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ ظہر کی نماز حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ادا کی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تکبیر تحریمہ کی ادائیگی کے لیے ہاتھ اٹھانے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے اسمِ گرامی کے جلال کے پیش نظر ہاتھ اٹھانے کی قدرت نہ رہی اور کندھے اور سینے کے درمیان والا گوشت کانپنے لگا۔ یہاں تک کہ میں نے ان کی ہڈیوں کی کڑکڑاہٹ کی آواز سنی اور بایزید (رحمتہ اللہ علیہ) کی اس حالت نے مجھے خوفزدہ کر دیا۔

جنید و بایزید ص 62

بے نمازوں میں شمار کر لے

حضرت بایزید بسطامی نماز عشاء کی چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے ہوئے فرماتے کہ یہ نماز قابل قبول نہیں یہ کہہ کر پھر چار رکعت نماز ادا کرتے اور پھر یہی فرماتے کہ یہ بھی قابل قبول نہیں حتیٰ کہ اس طرح رات ختم ہو جاتی اور صبح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے یا اللہ میں نے تیری بارگاہ کے لائق نماز کی بہت کوشش کی لیکن محروم رہا، کیوں کہ جیسا میں خود ہوں ویسی ہی میری نماز ہے لہذا مجھے اپنے بے نماز بندوں میں شمار کر لے۔

صفحہ (114) تذکرۃ الاولیاء حضرت شیخ فریدالدین عطار

Marfat.com

عبادت کے دوران خیال:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات عبادت میں مصروف تھا کہ اچانک مجھے غافل لوگوں کی غفلت کا خیال آیا۔لیکن کشف سے پتہ چلا کہ ان پر تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ویسے ہی برس رہی ہے جیسے شب بیداری میں ان پر ہوتی ہے۔مجھے تعجب ہوا تو ہاتف غیبی سے آواز آئی اے بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) انہوں نے میرے عذاب کو یاد رکھا اور تہجد پڑھنے لگے اور وہ میری رحمت پر امید رکھتے ہوئے سو گئے۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص۵۱۹ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک رات عبادت میں مزہ نہ آیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خادم کو آواز دی اور فرمایا دیکھو گھر میں کیا چیز ہے جو مجھے عبادت میں خلل ڈالتی ہے۔خادم نے دیکھا تو گھر میں چند انگور کے لچھے موجود تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا انگوروں کو غریبوں میں خیرات کر دو۔یہ ہمارا گھر ہے میوہ فروش کی دکان نہیں۔اس کے بعد آپ کو عبادت میں مزہ آیا۔

(تذکرۃ الاولیاء ص۱۱۵)

قرآن کی آیت سن کر بایزیدؒ رونے لگے

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامی نے قرآن مجید کی یہ آیت سماعت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: وہ لوگ بھی تم ہی لوگوں میں سے ہیں کہ اپنے ارادوں میں صرف دنیا ہی کو مدنظر رکھتے ہیں اور پھر اس کے لوگ بھی ہیں جو صرف آخرت اور عقبیٰ کا ارادہ رکھتے ہیں حضرت بایزید

Marfat.com

بسطامی یہ آیت مبارکہ سن کر رونے لگے اور پھر جب طبیعت کچھ سنبھلی تو ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کیلئے ایک شکوہ ہے ایک شکایت ہے کہ اے لوگو تم نے فقط دنیا اور عقبیٰ ہی کو مانگ کر صرف اسی پر قناعت کر لی ہے اگر تم اپنے آپ کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے وابسطہ کر کے پروردگار ہی کو سونپ دیتے تو پروردگار تمہیں بے حد و بے حساب عطا فرماتا اللہ تعالیٰ بندے کے قریب تر ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت، تمہاری بصارت اور تمہارے افعال ،اعمال کے حرکات وسکنات بن جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی تمہارے لئے ہر معاملے میں کافی ہو جاتا۔

رسول اللہ ﷺ کے سفیر

محمد الیاس عادل

صفحہ 97

Marfat.com

اسم اعظم کی پہچان

حضرت داتا گنج بخشؒ ہجویری اپنی کتاب میں فرماتے ہیں:۔

کہ'' چار سال تک بیابان میں سفر کرتا رہا اللہ تعالیٰ مجھے بلا تکلیف وقت پر کھانا دیتا تھا اس سفر میں حضرت خضرؑ بھی میرے ساتھ تھے اور انہوں نے مجھے اسم اعظم بتایا جس کی وجہ سے میرا دل غیر اللہ سے بالکل فارغ ہو گیا۔''

اس کی شرح واحد بخش لکھتے ہیں کہ اسم اعظم کے متعلق معلوم کرنے کیلئے ساری دنیا کوشاں ہے لیکن اپنے پیارے بندوں کو حق تعالیٰ اپنے اسم اعظم سے آگاہ فرما دیتا ہے۔ اسم اعظم کے متعلق بزرگان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اسم مبارک (اللہ) کو اسم اعظم قرار دیتے ہیں، بعض اسم مبارک (رحمٰن) کو، یہ اختلاف شاید اسی وجہ سے ہے کہ ہر شخص کی مناسبت کے لحاظ سے اسم اعظم مختلف ہو سکتا ہے۔ بعض کہتے ہیں اسم اعظم ایک نہیں، بلکہ متعدد ہیں۔ اور جملہ ہم معنی اسمائے الٰہی میں سے ایک اسم اعظم ہوتا ہے۔ مثلاً کریم، رحیم، رحمٰن، رؤف میں سے ایک اسم اعظم ہوگا۔ اسی طرح جبار، قوی، قاہر، قہار میں سے ایک اور اسم اعظم ہوگا۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ

آپ سے کسی نے اسم اعظم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا'' ساری کائنات میں پھیلا ہوا ہے''

(ملاحظہ ہو کتاب مراۃ الاسرار۔ از شیخ عبدالرحمٰن چشتی جس میں حضرت ابراہیم بن ادھم نے اسم اعظم کی نشاندہی فرمائی ہے اور دیگر مشائخ کے ارشادات بھی درج ہیں)۔

ایک بزرگ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسم اعظم میں ہوں، بعض حضرات نے

Marfat.com

اشاروں میں اسم اعظم کی نشاندہی فرمائی ہے۔ ہمارا اشارہ یہ ہے کہ مرتبہ احدیت یا لاتعین ،جہاں نہ نام ہے نہ نشان، نہ رنگ ہے نہ بو، نہ شکل ہے نہ صورت، نہ سمت ہے نہ اشارہ، کے بعد جب اسماء اور صفات کا ظہور ہوا تو اس وقت جو اسم مبارک سب سے زیادہ ہر جگہ موجود، طاری و ساری تھا وہی اسمِ اعظم ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم نے جو یہ فرمایا ہے کہ اسم اعظم ساری کائنات میں پھیلا ہوا ہے حق فرمایا ہے۔

حضرت شیخ محمد بن علی حکیم ترمذی

آپ کا شمار اکابر اولیاء میں ہوتا ہے، علم حقائق، معارف میں ایک سو پچاس سوال لکھے ہوئے ہیں، ان میں سے ایک سوال یہ ہے کہ اسم اعظم کون سا اسم ہے؟ آپ یہ بھی لکھ کر چلے گئے کہ اس سوال کا جواب وہی شخص دے سکتا ہے جو خاتمِ ولائت محمدی ﷺ ہے۔ چونکہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے کشف میں اپنے آپ کو خاتم ولائت محمدی ﷺ دیکھا ہے، انہوں نے اس سوال کا جواب یوں دیا ہے کہ جو شخص ولی منتہی کامل مکمل ہے، وہ اسم اعظم ہے۔

مقابیس المجالس صفحہ 858

مولانا رکن الدین ترجمہ: کپتان واحد بخش سیال

حضرت ابوبکر شبلیؒ آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا حرف ''با'' ہوں۔

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ آپ سے کسی نے پوچھا آپ کون ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہوں۔ لہذا اسم اعظم کے متعلق دوسرا اشارہ یہ ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر شبلیؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کے قول کے مطلب سمجھ لے گا۔ اور اسم اعظم بھی سمجھ لے گا۔ اس سے زیادہ نہیں بتایا جا سکتا۔

کشف المحجوب صفحہ 376
حضرت داتا گنج بخشؒ ہجویری
ترجمہ: کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

مراۃ الاسرار کے منصب

حضرت شیخ عبدالرحمٰنؒ بیان کرتے ہیں کہ اس فقیر نے سالہا اسم اعظم کی آرزو میں ریاضت شاقہ کی حالت زار کو پہنچا اور یہ حالت ہوگئی کہ سر سے پاؤں تک تمام اجزائے جسم ذاکر ہو گئے، دل کا زار کھل گیا اور اسم اعظم منکشف ہوا اس سے میرے دل پر عجیب و غریب کیفیات وارد ہونے لگیں۔ کبھی سکر (بے خودی) اور کبھی صحو (ہوشیاری) لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ اسم اعظم کے اثرات ہیں۔ چنانچہ اسی کیفیت میں مرشد کامل حضرت بندگی شیخ معروف جونپوری کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نے اسم اعظم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے میرے قلب نیلوفری پر نشان دہی فرمائی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ اسم اعظم ہے۔

غرضیکہ جب تک قلب نیلوفری شگفتہ نہ ہو اسم اعظم سے آشنائی محال ہے یہ وہ راز ہے کہ دل اس سے محرم ہوتا ہے لیکن اس کا زبان پر لانا اچھا نہیں۔

اقتباس الانوار حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی صفحہ 248
ترجمہ: مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری ترجمہ: حکیم سید شاہ مقیم الدین احمد شرفی فردوسی

Marfat.com

باب ششم

عشقِ الٰہی اور مشاہدہء حق

مشاہدات

حضرت یحییٰ بن معاذ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعض مشاہدات میں بایزید بسطامی کو دیکھا جیسا کہ کوئی ڈوبتا ہوا شخص ہو اور وہ اپنی ٹھوڑی اپنے سینہ پر مارتا ہو اور اس کی آنکھیں اوپر اٹھی ہوئی ہوں، یہ کیفیت نماز عشاء سے صبح تک رہی پھر آپ نے بوقت سحر سجدہ کیا اور کافی لمبا سجدہ کیا پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کی: اے اللہ لوگوں نے تجھ سے مانگا تو نے انہیں عطا کر دیا کسی پر زمین سکیڑ دی کسی کو پانی پر چلنے کی کرامت عطا فرما دی: اور کسی کو ہوا پر سوار ہونے کی بزرگی بخشی کسی کو مختلف اشیاء کو شکلوں اور چیزوں میں تبدیل کرنے کا مقام عطا فرمایا لیکن میں ان تمام باتوں چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں یحیٰی بن معاذ کہتے ہیں میں نے بایزید کی ساری باتیں سن لیں پھر بایزید بسطامی نے مڑ کر دیکھا تو میں نظر آیا: میں نے عرض کی کیا یا سیدی مجھے بھی کچھ بتایئے: آپ فرمانے لگے میں تجھے ایسی بات بتاتا ہوں جو تیری اصلاح کرے گی اور تیرے کام آئے گی اللہ تعالیٰ نے مجھے سیر کرائی نچلے آسمان میں داخل فرمایا پھر مجھے ملکوت سفل پر پھرایا گیا میں نے انہیں دیکھا: پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے علوی فلک میں داخل فرمایا اور تمام آسمانوں کا مجھے چکر لگوایا میں نے ان تمام اشیاء سے جتنی اور عرش تک دیکھیں پھر اللہ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کر دیا اور فرمایا، تم نے جو چیزیں دیکھی ہیں ان میں سے جو چاہو مانگ لو میں عطا کرتا ہوں میں نے عرض کیا کہ میں نے کوئی بھی خوبصورت چیز نہیں دیکھی۔ جو آپ سے مانگوں پس

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو میرا سچا عبد ہے جو صرف اور صرف میرے لئے میری عبادت کرتا ہے میں لازماً تیرے ساتھ رہا کروں گا۔

صفحہ 927 جامع کرامات اولیاء
علامہ محمد یوسف سبھانی جلد دوم
صفحہ 657 احیاء العلوم
حجۃ الاسلام امام غزالی
علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی

شیخ منصور حلاجؒ و شیخ ابو یزید بسطامیؒ کے قول میں کیا فرق ہے

کسی مرید نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے سوال کیا قول منصور حلاج اور قول ابو یزید جو انہوں نے انا الحق اور سبحانی کہا تھا کیا فرق ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا منصور حلاج نے عشق کا راستہ طے کیا تھا اور اس سے محبت کے سر کا جوہر حاصل کیا تھا اس کو اپنے دل کے پوشیدہ خزانہ میں اپنے حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امانت رکھا تھا پھر جب اس کی بصیرت کی آنکھ کے سامنے اس کے جمال کا نور مقابل ہوا تو موجودات کے دیکھنے سے اندھا ہو گیا تب اس نے گمان کیا کہ مکان موجودات سے خالی ہے پھر لینے کا انکار کیا پھر ہاتھ کٹنے اور قتل کا مستحق ہوا اور تمہاری زندگی کی قسم ہے جو شخص اس جوہر کا مالک ہوتا ہے وہ سوا اعلیٰ درجہ کی محبت قناعت نہیں کرتا اور وہ فناء ہے ابو یزید بسطامی نے اپنی محبت کو صراحت سے بیان نہیں کیا اور نہ اپنے عشق کی خبر دی وہ تو صرف یہ ہوا کہ درجات نہایت ہی غایت میں اس کے تحکم کے بعد رستہ کی تھکان کا غبار اس پر پڑا تب انہوں نے سبحانی وصول کے شکریہ میں کہا اور اس پر عمل کیا اور اپنے رب کی نعمت بیان کر اور یہ بھی ہے کہ منصور حلاج جب دروازہ تک پہنچا اس کو کھٹکھٹایا تو جواب نہ

Marfat.com

ملا تو اندر سے آواز آئی اے منصور حلاج اس دورازہ میں وہی شخص داخل ہوسکتا ہے کہ بشریت صفات سے محروم ہو اور آدمیت کی طرز سے فناء ہو جائے منصور حلاج محبت کی وجہ سے مر گیا اور عشق کی وجہ سے گل گیا اپنی جان کو دورازہ کے پاس سپرد کر دیا پردہ کے پاس اپنی جان کو بخش دیا اور مقام دہشت میں حیرت کے قدموں سے کھڑا ہو گیا پھر جب اس کو فناء نے گونگا کر دیا تو سکر نے اس کو گویا کیا ' ورانا الحق کہا تب اس کو ہیبت کے دربان نے جواب دیا کہ آج تم ٹکڑے ٹکڑے قتل کئے جاؤ گے۔ اور کل کو تمہیں قرب / وصل ہوگا۔ پھر اس کی زبان حال نے کہا تب تو ان کی ایک نگاہ میرے خون کے بہنے کے مقابلے میں گراں نہیں ہے پھر اس کیلئے بایزید بسطامی دروازہ کے اندر سے نکلے۔ اور اس کا مرتبہ عمدہ ہو گیا اور اس کے چراگاہ سرسبز ہوئی اس کی نوبت اس فنا میں قدرت کے ہاتھ کے ساتھ قرب کے ساتھ بجائی گئی۔ مشاہدہ کے خیمے پہلی عنایت کے ساتھ اس چراگاہ میں کھڑے کر دیئے گئے اس کی دو زبانیں تھیں۔ جو بولتیں تھیں اور دو نور تھے جو چمکتے تھے۔ ایک زبان تو وہ تھی جو کہ تمجید کی خوشی کے ساتھ بولتی تھی اور دوسری وہ زبان تھی جو کہ حقائق کی زبان سے یہ جواب دیا سبحانی پھر نور وجدان چلایا کہ قرب نے مجھے فنا کر دیا ہے۔ اور پھر زندہ کر دیا۔ وہ وصل نور پکارا کہ انا الحق مجھ کو اس نے باقی رکھا اور پھر مجھے چڑھایا۔ پھر میں اپنے دیان (جزا دہندہ) اور رحمٰن کیلئے پاک ہوں پس اے اس کے گھر غم کے ساتھ بے شک اس کی زیارت گاہ قریب تو ہے۔ لیکن اس کے ورے ورے ہولناک امور ہیں اور یہ بھی ہے کہ منصور حلاج کے شوقوں کی بلبیں جوش میں آئیں اس کے جلانے کی آگیں بھڑک اٹھیں تو اس نے وصال طلب کیا تب وہ بساط امتحان پر بٹھایا گیا اور کہا گیا کہ اے حلاج ابن منصور اگر تو محب صادق یا عاشق بیچنے والا ہے تو تو اپنے نفس نفیس اور روح شریف کو فنا میں بیچ ڈال تا کہ تو ہم تک پہنچے پس حکم کا مقابلہ فرمانبرداری کے ساتھ ہوا اور انا الحق کہا تا کہ اسی وقت مقبول ہو

Marfat.com

جائے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ''مت خیال کرو ان لوگوں کو جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے گئے۔کہ وہ مردے ہیں''، جب ابلیس کا قول انا، نافرمانی اور مخالفت کی وجہ سے تھا، اور اس سے کہا گیا تھا کہ تو سجدہ کر تو اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تب وہ دوری کا مستحق ہوا۔کیا جس نے کہ پیدا کیا ہے وہ جانتا نہیں اور یہ بھی ہے کہ منصور حلاج کے سویدا قلب پر محبت کا لشکر غالب ہوا تھا۔اور بایزید بسطامی کے عشق نے اس کے بھیدوں کے سر پر غلبہ پالیا تھا تب اس نے طلب کی حیرت سے انا کہا تھا۔اور ابلیس کے کبر کی نخوت، اس کی ہمت کے داغ میں داخل ہوئی۔اور سر کا خزانہ اس کے نفس کے سانسوں کے ساتھ جاری ہوا اور کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔پس جی پر اس کے مولیٰ کی محبت کا نشہ غالب ہوا تو وہ اس لائق ہے کہ اس کو وصل پر اپنا قرب دیا جائے۔اور جس نے اپنے نفس کے طرف تکبر کی آنکھ سے دیکھا وہ اس لائق ہے کہ اس کے سر کو پھٹکار کی تلوار سے قطع کر دیا جائے۔پھر آپ سے پوچھا گیا منصور حلاج کے انا الحق کہنے اور ان کے سبحانی کہنے میں کیا راز ہے؟ تو شیخ نے فرمایا کہ میں کسی کو اس کا اہل نہیں پاتا کہ اس پر افکار روشن کروں اور نہ کسی کو امین پاتا ہوں کہ اس پر یہ اسرار کھولوں۔

ہجۃ الاسرار

امام ابوالحسن الشطنوفی شافی

صفحہ 344

Marfat.com

عالمِ شوق:

ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عالم شوق واشتیاق میں مشغول تھے۔ان کی آنکھوں سے خون جاری تھا۔جب عالم صحو میں آئے تو فرمایا کہ اس لمحے میں نے ایک قدم اٹھایا تھا تو عرش عظیم پر پہنچ گیا۔ میں نے عرش کو آواز دی "الرحمٰن علی العرش استوٰی" (رحمٰن عرش پر جلوہ افروز ہیں) یعنی اے عرش پتہ چلا کہ میرا دوست تجھ میں رہتا ہے؟ عرش نے جواب دیا کہ اے بایزید اس بات کا کونسا موقعہ ہے اس بے نیاز رب تعالیٰ کا پتہ تو ہم سے پوچھتا ہے، ہمیں تو تیرے دل کا پتہ بتایا جاتا ہے۔اے بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) حیران ہوں کہ اکثر عالم ملکوت کے لوگ زمین والوں کے ہاں اللہ تعالیٰ کا پتہ پوچھتے ہیں اور اکثر زمین والے آسمان والوں سے اللہ تعالیٰ کا پتہ پوچھتے ہیں۔

اسرار الاولیاء ص 139 حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

ہشت بہشت ص 62

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے عارف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ عارف وہ ہے جو نہ نیند میں کسی غیر کو دیکھے اور نہ بیداری میں۔ نہ غیر اللہ سے وہ موافقت رکھے اور نہ کسی غیر اللہ پر نظر رکھے۔

سر الاسرار ص 164

Marfat.com

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اگر بہشت بریں بھی اپنی تمام تر زینتوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ دیدار خداوندی کی راہ میں حائل ہو جائے تو وہ بہشت میں بھی اسی طرح فریاد اور نالہ وفغاں کو بلند کریں گے کہ ساتوں طبقوں کے لوگ ان کے گریہ وفغاں کو سن کر اپنا عذاب بھول جائیں گے۔ رسالہ قشیریہ تذکرۃ الاولیاء شرح تصرف میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ بہشت میں مجھے چشم زدن کے لئے بھی اپنے دیدار انوار سے محجوب کر دیں تو میں اس طرح نالہ وفریاد کروں گا کہ جنوں کو بھی مجھ پر ترس آ جائے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سر الاسرار میں لکھتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر ان کی آنکھ سے ایک پل بھی دیدار کی نعمت چھین لی جائے تو وہ جنت سے پناہ مانگنے لگیں جس طرح اہل جہنم آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل اللہ پر دنیا اور آخرت دونوں کو حرام کر دیا گیا ہے۔ راقم الحروف نے نزہۃ المجالس میں ایک روایت کا مطالعہ کیا ہے کہ جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب قیامت کے دن تمام لوگوں کو جنت اور دوزخ میں جانے کا فیصلہ سنایا گا تو عاشقان الٰہی کی ایک جماعت جنت میں جانے سے انکار کر دے گی اور فرشتے انہیں جنت کی طرف جانے کو کہیں گے لیکن وہ جواب دیں گے کہ ہم یہاں سے اس وقت تک نہ جائیں گے جب تک اپنے رب کا دیدار نہ کر لیں۔ فرشتے ان کو زنجیروں سے جنت کی کھینچیں گے لیکن انہیں اپنی جگہ سے نہ ہلا پائیں گے۔ یہ منظر دیکھ کر رب فرشتوں سے فرمائے گا کہ اے فرشتو! ان لوگوں کو تم اپنی جگہ سے

Marfat.com

نہ ہلاسکو گے۔ان سے یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار جنت میں ہوگا۔ یہ اعلان سن کر وہ لوگ فوراً جن کی طرف دوڑیں گے۔

سرالاسرار ص121 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جنید وبایزید ص190

رب کا دیدار

حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے احمد مانگو کیا مانگتے ہو۔احمد خضرویہ خاموش ہو گئے۔رب نے فرمایا کہ اے احمد تم سب لوگ اپنی ضرورت کی چیزیں مجھ سے طلب کرتے ہو لیکن جب میں بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) کو کہتا ہوں کہ مانگ مجھ سے کیا مانگتا ہے تو وہ مجھ سے مجھ ہی کو طلب کرتا ہے۔

سرالاسرار ص210 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

جنید وبایزید ص446

مجھے اس کی محبت کا دعویٰ ہے:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر مجھے خلقت کے بدلے میں دوزخ بھیجا گیا تو اس کو قبول کروں گا کیونکہ مجھے اس کی محبت کا دعویٰ ہے۔اگر ایسا میں کروں تو بھی کچھ نہیں کیا ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ نے میرے اور تمام خلقت کے گناہ معاف کر دیے تو یہ اس کی رحمت کی صفت ہے۔یہ بھی کوئی بڑا کام نہیں ہوگا۔

ملفوظات: افضل الفوائد ص51

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

مجھے اس بندے پر حیرت ہوتی ہے۔

جس وقت آپ صفاتِ خداوندی بیان فرماتے تو اصلی حالت میں رہتے لیکن جب ذاتِ خداوندی پر گفتگو ہوتی تو بے خودی کے عالم میں یہ فرماتے کہ میں سر کے بل آ رہا ہوں اللہ مجھ سے بہت قریب ہے ایک مرتبہ کسی مرید نے کہا کہ مجھے اس بندے پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ خدا کو جانتے ہوئے بھی اس کی عبادت نہیں کرتا بایزید نے فرمایا مجھے اس بندے پر حیرت ہوتی ہے جو خدا کو پہچاننے کے بعد اس کی عبادت کرتا ہے یعنی خدا کو پہچاننے کے بعد اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔

صفحہ (113) تذکرۃ اولیا (حضرت شیخ فریدالدین عطار)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے متعلق

سوال:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کی اس محبت کے متعلق سوال کیا گیا جو بندے کو خدا سے ہے اور جو خدا کو بندے سے ہے۔ پوچھا گیا ان دونوں میں سے عجیب کون سی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت بندے کی محبت سے اس لیے عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی قطعاً حاجت نہیں اور بندے کو اللہ تعالیٰ سے محبت اس لیے عزیز ہے کہ وہ بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۹۶ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

Marfat.com

چار عارف اور شہد کا پیالہ:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چار عارف حاضر ہوئے ۔آپ نے مہمان نوازی کرتے ہوئے ان کے سامنے ایک پیالہ شہد کا پیش کیا۔اس پیالے میں ایک بال پڑا نظر آیا۔اس پر چار عارفوں نے گفتگو کرنا شروع کی۔

1) پہلا عارف:

پہلا عارف بولا کہ عقل پیالے سے زیادہ شفاف ہے ۔علم شہد سے زیادہ شیریں ہے۔اور سچائی بال سے زیادہ باریک ہے۔

2)دوسرا عارف:

دوسرا عارف کہنے لگا کہ جنت پیالے سے زیادہ شفاف ہے ۔اس کی نعمتیں شہد سے زیادہ لذت دار ہیں اور پل صراط بال سے زیادہ باریک ہے۔

3)تیسرا عارف:

تیسرے عارف نے فرمایا کہ مومن کا قلب پیالے سے زیادہ شفاف ہے ۔ قران مجید کی لذت شہد سے زیادہ شیریں ہے۔اور حقانیت بال سے زیادہ باریک ہے۔

4)چوتھا عارف:

چوتھا عارف بولا کہ اسلام پیالے سے زیادہ صاف ہے۔عبادت کا گوشہ شہد سے زیادہ لذت والا ہے۔اور تقویٰ بال سے زیادہ باریک ہے۔

Marfat.com

چار عارفوں کی گفتگو سننے کے بعد

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

معرفت خداوندی پیالے سے زیادہ شفاف ہے۔محبت الٰہی کی لذت شہد سے زیادہ شیریں ہے۔اور خشیت خداوندی بال سے زیادہ باریک ہے۔

(نزہتہ المجالس جلددوم ص۱۶۰

ترجمہ: علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی حالت:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں بھی ایک قسم کی شراب وحدانیت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے جسے اپنی ربوبیت کے خزانوں میں سے اس مقصد کے تحت رکھا ہے کہ وہ اپنی محبت کے میدان میں کرامت کے منبروں پر اپنے دوستوں کو سیراب فرمائے۔جب وہ شراب محبت الہیہ کو پیتے ہیں تو جوش وطرب میں آجاتے ہیں اور جب طرب میں آتے ہیں تو سبکسار ہو جاتے ہیں پھر دنیا میں ان کی زندگی بڑی عیش ومسرت سے گزرتی ہے۔جب عیش کا غلبہ ہوتا ہے تو محو پرواز ہوتے ہیں اور جب اس مقام پر پہنچتے ہیں تو لذت وصال سے سرشار ہو جاتے ہیں اور جب وصال کی سعادت پاتے ہیں تو تب ان کی سلطان حقیقی کی حضوری میں مقام صدق پر نشست سجائی جاتی ہے۔

(نزہتہ المجالس جلداول ص۲۵۶ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں:

کسی بزرگ نے مراقبہ کے بعد پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کہاں تھے۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے تو نہیں دیکھا۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تیرے اور اللہ کے درمیان ایک حجاب تھا یعنی پردہ تھا ۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو رب کا دیدار کس طرح کرتا ہے کہ تو نے مجھ کو نہیں دیکھا ۔ بزرگ نے کہا میں جب اللہ کا دیدار کرتا ہوں تو ایک حجاب یعنی پردہ میرے سامنے آجاتا ہے۔ ایک طرف میں ہوتا ہوں اور پردے کے دوسری طرف رب ہوتا ہے۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو مجھے کس طرح دیکھ سکتا ہے۔ تیرے درمیان پردہ تھا۔ اگر تو پردہ کو چاک کر کے دیکھتا کہ بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) رب کے بالکل سامنے تھا۔ جو شخص سنت مطہرہ کی اطاعت کے بغیر خود کو صاحب طریقت کہتا ہے وہ جھوٹا ہے کیوں کہ شریعت مطہرہ کی اطاعت کے بغیر طریقت کسی طرح بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

(رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص ۱۱۰)

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۱۲)

محبت خاص کے نتائج:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو کسی کی محبت قتل کر دے اسے قتل کا خون بہا یہ ملتا ہے کہ وہ محبوب کا دیدار کرے۔ اور جس کو کسی کا عشق قتل کر دے تو اس کا خون بہا یہ ہے کہ محبوب اس کو اپنا ہم نشین بنا لیتا ہے۔

(عوارف المعارف ص ۷۱۶ مصنف: شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: حضرت شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ شوق:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اہل جنت کو اپنے دیدار سے محروم کردے تو اہل جنت بہشت میں جانے سے انکار کردیں۔ اور اس طرح فریاد کریں جس طرح دوزخی دوزخ میں جانے پر فریاد کریں گے۔ یعنی دیدار اور مشاہدہ کے بغیر جنت ان کے لیے کوئی کشش نہیں رکھتی ہے۔

(عوارف المعارف ص ۷۲۲ مصنف: شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: حضرت شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں:

حضرت ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب علم وفضل بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مرید پر بہت خوش تھے۔ وہ مرید عبادت وریاضت کے اعتبار سے بہت بلند مرتبہ پر فائض تھا۔ وہ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتا رہتا تھا۔ ابوتراب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مرید اللہ تعالیٰ کا دیدار دن میں سو مرتبہ کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید سے فرمایا کہ اگر تم بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کرو تو تمہارے لیے بہت فائدہ مند ہوگی۔ مرید نے کہا کہ جو ہر روز سو مرتبہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے رب کو دیکھ لیتا ہو اسے کیا ضرورت ہے کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھے۔ ابو تراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابھی تک تو نے اللہ تعالیٰ کو اپنے پیمانے کے مطابق دیکھا ہے، حقیقی دیدار تو تجھے بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ کے بعد ہوگا۔ پھر اس توجہ کے بعد تجھے دیدار کی ایسی دولت نصیب ہوگی جو اس سے قبل تجھے حاصل نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی تجلی کے مختلف درجات ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی ایک خاص تجلی تو حضرت ابوبکر

Marfat.com

صدیق رضی اللہ عنہ پر ڈالے گا اور ایک تجلی پوری مخلوق پر۔ وہ مرید کہنے لگا کہ وہ کیسے آپ نے فرمایا کہ یہ اس وجہ سے کہ تو اللہ تعالیٰ کا دیدار اپنی استطاعت کے مطابق کرتا ہے، جب تو بایزید کو دیکھے گا تو ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک دیکھے گا اور پھر تجھ پر ان کا اللہ تعالیٰ کے مرتبہ کے موافق انکشاف ہوگا ۔ یہ بات سننے کے بعد وہ مرید ساری بات سمجھ گیا اس کے دل میں اشتیاق پیدا ہوا کہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی جائے۔ کہنے لگا کہ مجھے ان کی خدمت میں لے چلیں۔ چنانچہ جب آپ کی قیام گاہ پر پہنچے تو اس وقت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پانی بھرنے کے لیے نہر پر گئے ہوئے تھے۔ اس لیے یہ دونوں حضرات بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں نکلے اور ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا تو بایزید رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک ہاتھ میں پانی کا گھڑا اور دوسرے ہاتھ میں اپنی پوستین الٹی پشت پر ڈالے ہوئے آ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید سے کہا کہ وہ دیکھو یہی بایزید رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کی زیارت کے لیے میں تمہیں لایا ہوں۔ مرید نے جب آپ کی طرف دیکھا تو اس کے دل پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ کپکپی کی وجہ سے زمین پر گر پڑا اور اس کی روح پرواز کر گئی۔ حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ہلا کر دیکھا لیکن وہ فوت ہو چکا تھا۔ اس پر حضرت ابوتراب نے بایزید بسطامی (رحمۃ اللہ علیہما) سے فرمایا کہ آپ نے ایک ہی نظر میں میرے مرید کا کام تمام کر دیا ۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ایک صادق شخص تھا۔ اس کے اندر کشف کا ایک خاص راز کا مقام باقی رہ گیا تھا جب میں نے اس کو دیکھا تو اس وقت اسے وہ مقام حاصل ہو گیا۔ لیکن جب راز کھلا تو وہ اس کو برداشت نہ کر سکا اور جاں بحق ہو گیا۔

(حکایات شیریں ص ۲۲۸ اللہ والے ص ۱۱۷ رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص ۱۰۶)

(کیمیائے سعادت ص ۸۹۰ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: مولانا محمد منشا تابش)

Marfat.com

دوستانہ گفتگو

ایک دن اللہ تعالیٰ نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے فرمایا:۔

''اے بایزید! تم کس لئے اکڑتے ہو؟

بایزید نے عرض کیا: اس لئے کہ تجھ جیسا خدا رکھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو کس بات پر اکڑتا ہے؟

بایزید نے عرض کیا: اس لئے کہ مجھ جیسے نالائق بندے رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا اے بایزیدؒ چپ ہو جا۔

تربیۃ العشاق صفحہ 112 حضرت شاہ سید محمد ذوقی

لیلیٰ مجنوں

ایک دن مجنوں عشق و محبت کے جوش میں کوچہ لیلیٰ میں جا پہنچا اس وقت اس کے سینے میں آتش عشق کے شعلے بھڑک رہے تھے اور دماغ میں محبوب کے مشاہدے کا شوق سمایا ہوا تھا۔ مستانہ وار ہر در و دیوار پر بوسہ دیتا جاتا، اور ہر سنگ و خشت پر سجدہ کرتا جاتا۔ اس کی آنکھوں سے خون کے آنسو بہہ رہے تھے اور سینہ سوز اس سے آہِ سرد نکل رہی تھی، لوگوں نے پوچھا مجنوں یہ کام در و دیوار سے نہیں ہو سکتا۔ اور زنگ آلود آئینے میں چہرہ نہیں دیکھا جا سکتا، در و دیوار کو چومنا اور درد سے رونا، زمین پر منہ رکھنا، خاکِ راہ کو چہرے پر ملنا، آخر کس لئے ہے؟ مجنوں نے قسم کھا کر کہا لوگو! میں نے جب سے کوئے لیلیٰ میں قدم رکھا ہے، مجھے یہاں لیلیٰ کے سوا کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی۔

معارج النبوت جلد اول صفحہ 73 حضرت مولانا ملا معین واعظ لہروی

Marfat.com

دیدارِ لیلیٰ:

ایک روز مجنوں نے کھانا نہیں کھایا تھا، بھوک بہت سخت لگی تھی مجنوں نے ایک جال لگایا اس میں ایک ہرن پھنسا، تو اس کی بڑی تعظیم وتکریم کی اس کو چھوڑ دیا کسی نے پوچھا کہ اس کو کیوں چھوڑ دیا مجنوں نے کہا کہ اس کہ آنکھیں لیلیٰ جیسی ہیں میں اسے کس طرح تکلیف دے سکتا ہوں ۔جو میرے یار کے مشابہ ہے۔

ایک مرتبہ مجنوں کے قبیلہ والوں نے لیلیٰ کے رشتہ داروں سے کہا کہ مجنوں عشق سے ہلاک ہوا جاتا ہے اس میں کون سی حرج کی بات ہے کہ اگر اسے ایک مرتبہ لیلیٰ کے دیدار کی اجازت دی جائے۔اس کے رشتہ دوراں نے کہا ہمارا تو اس میں حرج تو کوئی نہیں لیکن مجنوں اس کے دیدار کی تاب نہیں لا سکے گا جب مجبور کیا تو مجنوں کو حرم گاہ لیلیٰ میں لے گئے اور پردہ کر دیا ابھی ابھی لیلیٰ کا سایہ بھی آنے نہ پایا تھا کہ مجنوں بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور تڑپنے لگا انہوں نے کہا کہ ہم نہیں کہتے تھے کہ وہ دیدار کی تاب نہ لا سکے گا۔

مجنوں کا نام لیلیٰ:

کسی نے مجنوں سے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے؟ بولا لیلیٰ، کسی شخص نے کہہ دیا لیلیٰ تو مرگئی مجنوں نے جواب دیا یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ تو میرے دل میں ہے میں ہی لیلیٰ ہوں، مجنوں کا ایک دن لیلیٰ کے گھر کے قریب سے گزر ہوا وہ ستاروں کو دیکھتے ہوئے گزرنے لگا، کسی نے مجنوں سے کہا آسمان کی طرف نہ دیکھ بلکہ تو لیلیٰ کی دیوار کی جانب دیکھ، شاید تجھے نظر آ جائے مجنوں نے کہا میرے لئے لیلیٰ کے گھر کے اوپر چمکنے والے ستارے کی زیارت ہی کافی ہے۔

Marfat.com

ہم جانیں یا ہمارا دوست جانے:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور آداب بجالا کر بیٹھ گیا ۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ پر حالت طاری ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بار بار پاؤں پھیلاتے اور پھر سمیٹ لیتے۔اس آدمی نے بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کی۔اس آدمی نے بھی پاؤں پھیلائے لیکن جب سمیٹنے کی کوشش کی تو اس کے پاؤں شل ہو گئے۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تجھے اس حرکت سے کیا واسطہ۔ہم جانیں یا ہمارا دوست جانے جس نے ہمیں فرمایا کہ پاؤں سمیٹ لو یا پھیلا دو۔

ملفوظات: افضل الفوائد ص ۷۷

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

عالم عشق:

ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بسطام کے جنگل میں نکلے عالم شوق واشتیاق میں یہ فریاد کرتے تھے کہ جتنا میں جنگل کو دیکھتا ہوں اس قدر مجھے دکھائی دیتا ہے کہ یہاں عشق برسا ہوا ہے۔یہاں سے پاؤں نکالنا چاہتا ہوں لیکن نہیں نکال سکتا۔(فائدہ) عشق کی تاہ ایسی راہ ہے کہ جو شخص عشق کی راہ میں پڑتا ہے اس کا نام ونشان نہیں ملتا۔

دلیل العارفین ص ۴۸

خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہوتا ہے:

ایک مرتبہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جب مقام قرب میں پہنچے تو غیب سے آواز آئی کہ اے بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) آج تو مجھ سے مانگ لے جو تو مانگنا چاہتا ہے۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ ہم کو خواہش سے کیا واسطہ۔ جو کچھ بادشاہ عطاء کرے گا ہم اس پر راضی ہیں۔ آواز آئی اے بایزید رحمۃ اللہ علیہ ہم نے تجھے آخرت دی۔ عرض کی کہ وہ دوستانہ الٰہی کا قید خانہ ہے۔ پھر آواز آئی اے بایزید رحمۃ اللہ علیہ ہم نے تجھے جنت دے دی۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ الٰہی مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ پھر آواز آئی ہم نے تجھے دوزخ دے دی۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ الٰہی مجھے اس کی بھی ضرورت نہیں۔ آواز آئی کہ عرش، کرسی اور جو ہماری ملکیت ہے سب کچھ دے دیا۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ مجھے نہیں چاہیے۔ پھر آواز آئی کہ تو کیا چاہتا ہے۔ عرض کی کہ اے اللہ تجھے معلوم ہے کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کیا چاہتا ہے۔ آواز آئی کہ کیا تو مجھے طلب کرتا ہے۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ یا اللہ تیرے سوا کس کو چاہوں۔ آواز آئی کہ اے بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) ہم نے تجھے طلب کرلیا۔ یہ آواز سنتے ہی بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کہ الٰہی مجھے تیری قسم اگر تو مجھے طلب کرے تو قیامت کے دن جب میرا حشر ہو تو دوزخ کے پاس کھڑے ہو کر ایک ہی آہ سے دوزخ کو ختم کر دوں۔ کیونکہ تیری محبت کی آگ کے مقابلہ میں دوزخ کی آگ کی کچھ حقیقت نہیں۔ جب بایزید نے یہ قسم کھائی تو رب کی طرف سے آواز آئی کہ اے بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) جو کچھ تو چاہتا ہے وہ تجھے مل گیا۔

دلیل العارفین ص ۴۲

خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں چوتھے آسمان پر ہوں۔ میرے استقبال کے لیے فرشتے آئے ہوئے ہیں جن سے نور ٹپک رہا ہے اور تمام آسمان اس نور سے منور ہیں۔ تمام فرشتوں نے مجھے سلام کیا اور میں نے سلام کا جواب دیا پھر ایک ایسا نور چمکا جس کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ کا نہایت شوق پیدا ہوا۔ اس سے ایک اور نور ظاہر ہوا جس کی چمک دمک سے آسمان بہت منور ہو گیا۔ پھر نور والے فرشتے میرے نور کے سامنے ایسے تھے جیسے سورج کے سامنے چراغ۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۲۴۶ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور پانی کا استقبال:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دریائے دجلہ کے کنارے پر گیا تو دریا کا پانی اکٹھا ہو کر میرا استقبال کرنے لگا۔ میں نے کہا کہ مجھے اس پر کوئی غرور نہیں میں تیس سال کی محنت کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ مجھ کو کرامت کی ضرورت نہیں کریم کی ضرورت ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۱۸)

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا ترک دنیا:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جب ترک دنیا کے بعد حب الٰہی کو اختیار کیا تو اپنی ذات کو دشمن تصور کرنے لگا اور جب میں نے ان حجابات کو اٹھا دیا جو میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تھے تو اس نے مجھے اپنے فضل و کرم سے نواز دیا۔

(رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص ۱۲۷)

Marfat.com

تیس سال:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال حق میں تھا۔اب میں نے اپنا آئینہ دے دیا۔یعنی جو کچھ میں نے دیکھا تھا وہ نہ رہا۔اور شرک وغیرہ اور تکبر وخودی بالکل اٹھ گئی۔اور چونکہ میں ہی نہیں رہا ہوں اس لیے حق تعالیٰ ہی اپنا آئینہ ہے اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ اپنا آئینہ ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ میری زبان سے کہتا ہے اور میرا اس میں دخل نہیں۔

دلیل العارفین ص ۴۴

خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ہر وقت حضوری:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی درویش نے پوچھا کہ عاشق کو ہر وقت حضوری رہتی ہے یا کبھی کبھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر وقت۔اس لیے کہ عاشق خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ،سو رہا ہو یا جاگ رہا وہ ہر وقت مشاہدہ حق میں مستغرق ہے۔پس عاشق کو مشاہدہ کے باعث ہر وقت حضوری حاصل ہوتی ہے۔

سر الاولیاء ص ۳۸

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

مقام قرب:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ستر سال کے بعد مقام قرب پر پہنچا تو رب کی طرف سے حکم ہوا کہ اس کو واپس کر دو۔کیونکہ دنیاوی چیزیں اور آلائش اس میں موجود ہیں۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تلاشی لی تو پرانی پوستین اور ٹوٹا ہوا پیالہ اپنے ہمراہ پایا۔غیب

Marfat.com

سے آواز آئی کہ جب تک تو اسے پھینک نہ دے گا آگے نہیں آسکتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پوستین اور پانی والا پیالہ بھی پھینک دیا۔ تب اس مقام تک پہنچے۔

فوائدالسالکین ص ۷ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

راحۃ القلوب ص ۸۳ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جب عالم شوق میں مشغول ہوتے ہیں تو تین رات اور تین دن یا چار دن رات بھر کھڑے ہوئے یہی کہتے جاتے کہ ایسا دن آئے کہ زمین کو لپیٹ دیا جائے گا اور دوسری نئی زمین پیدا کی جائے گی۔

اسرارالاولیاء ص ۷۶

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

شہود وحدت کا سمندر

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک سمندر میں غوطہ لگایا اور انبیاء علیھم السلام اس سمندر کے کنارے پر کھڑے تھے۔ آگے آپ نے یوں وضاحت فرمائی کہ انبیاء علیھم السلام کی استعداد کامل ترین ہوتی ہے کیونکہ ان کے ہاں وہبیت محضہ ہوتی ہے۔ قریب ہے کہ اس کا روغن آگ کے بغیر روشن ہو جائے۔ وہ تو یقیناً حقیقی اہل شہود ہیں صرف حکمتِ ارشاد کے تحت خدا تعالیٰ انہیں مقام مشاہدہ پر لے آتا ہے۔ چنانچہ بایزید کے قول کا معنیٰ یہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام غوطہ لگانے کے بعد ساحل پر کھڑے تھے۔ یہاں بحر سے مراد شہود وحدت اور ساحل سے مراد مشاہدہ ہے۔

انفاس العارفین ص 254 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

Marfat.com

میرے دوست کو واپس لے آؤ

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ مجھے وہ حیات ملی جس میں موت کا وجود ہی نہیں: پھر صدا آئی فرمایا گیا کہ مخلوق تیرے دیدار کی متمنی ہے: میں نے عرض کیا کہ میں تو تیرے سوا کسی کو دیکھنا پسند نہیں کرتا لیکن اگر تیری یہی خواہش ہے کہ مخلوق میرا نظارہ کرے تو پھر میں راضی ہوں لیکن پہلے مجھے وحدانیت سے آراستہ فرمادے تا کہ مخلوق میرے اندر تیری وحدت وحقیقت کا مشاہدہ کر سکے اور میرا وجود درمیان سے ختم ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ نے میری خواہشات کو پورا کیا مجھے تمام عالم کے سامنے پیش کر دیا اور جیسے ہی میں نے اسکی بارگاہ سے باہر قدم رکھا تو لغزش سے گر پڑا تو فوراً یہ ندا آئی کہ ہمارے دوست کو واپس لے آؤ وہ ہمارے بغیر نہ رہ سکتا ہے نہ چل پھر سکتا ہے۔

صفحہ (123) تذکرۃ الاولیاء حضرت شیخ فریدالدین عطار

Marfat.com

دریائے معرفت

ایک دن لوگوں نے حضرت بایزید بسطامیؒ کی مجلس میں ذکر کیا کہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری معرفت کے بیان میں بہت گفتگو کرتے رہتے ہیں، بایزیدؒ نے فرمایا سہیلؒ ابھی دریائے معرفت کے کنارے پر کھڑے ہیں، تھوڑا انتظار کریں کہ وہ اس دریا میں اتر پڑیں گے ،لوگوں نے کہا یا حضرت دریائے معرفت کے غریق کی کیا نشانی ہے۔ بایزیدؒ نے فرمایا وہ دونوں جہانوں سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ وہ گفت وکلام سے خاموش ہو جاتا ہے۔ **و من عرف اللہ کف لسانہ**، جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اس کی زبان گنگ ہوگئی۔ وہ دُور کی بات نہیں کر سکتا کہ اسے طاقت نہیں رہتی، وہ نزدیک کی بات نہیں کر سکتا کہ اسے ہمت نہیں رہتی۔ اس کی صفت **صم بکم** ہے۔ اور **و من عرف اللہ کف لسانہ** کی تصویر بن جاتا ہے۔ البتہ متوسط اس لئے گفتگو کرتا رہتا ہے کہ ابھی تک وہ جستجو میں رہتا ہے۔

معارف الصوفیہ جلد اول صفحہ 97 حضرت مولانا محمد معین واعظ

حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول

حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ واحد ہے اسے واحدانیت اور فردیت سے تلاش کرنا چاہیے مگر تم لوگ اسے سیاہی اور کاغذ کے صفحات میں تلاش کرتے ہو، کب خدا کو پاؤ گے۔

Marfat.com

عرش تو میں خود ہوں

حضرت بایزید بسطامی سے عرش کی حقیقت کے متعلق کسی نے آپ سے سوال کیا تو فرمایا کہ عرش میں خود ہوں اس شخص نے کرسی کے متعلق پوچھا تو بایزید نے فرمایا کہ کرسی بھی میں خود ہوں اس کے بعد شخص نے کہا اللہ تعالیٰ کے اور بھی بہت سے مقرب بندے ہیں مثلاً حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ اس پر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ وہ بھی میں ہی ہوں پھر اس شخص نے فرشتوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے یہی فرمایا وہ بھی میں ہی ہوں بایزید کا یہ جواب سن کر وہ شخص خاموش ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ جو حق میں فنائیت کے بعد تمام چیزوں کو اپنی ہستی میں ضم کر لیتا ہے اور جو حق میں فنا ہو جاتا ہے وہ سب کچھ ہو جاتا ہے اس لئے کہ حق میں سب چیزیں موجود ہیں۔

''تذکرۃ الاولیاء''

حضرت شیخ فریدالدین عطار

صفحہ 121

Marfat.com

بایزید بسطامیؒ کا علم

حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کہتے ہیں کہ مجھے حیرت ہے کہ جو بزرگان دین وقار نبوی ﷺ سے اس درجہ باخبر ہوں کہ ان کے اقوال سے لوگ ایسا مفہوم کیوں اخذ کر لیتے ہیں جس میں حضور ﷺ کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہو۔ جیسا کہ بایزید بسطامی سے پوچھا گیا کہ کیا تمام مخلوقات حضور ﷺ کے علم کے نیچے ہوں گی؟ بایزید بسطامی نے فرمایا کہ قسمیہ کہتا ہوں کہ میرے علم کے نیچے مخلوق کے علاوہ انبیاء کرام بھی ہوں گے۔ لیکن لوگوں نے یہ مفہوم اخذ کر لیا کہ بایزید نے خود کو حضور اکرم ﷺ سے بھی افضل تصور کر لیا ہے۔ لیکن یہ مفہوم سمجھنا ایک مشکل سی بات ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ تک اس حد تک رسائی حاصل کر لی تھی کہ آپ کی زبان خدا کی زبان بن چکی تھی۔ اور آپ کا قول حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا قول تھا۔ اور یہ بھی تسلیم کر لینا چاہیے کہ لوائی اعظم من لواء محمد یا سبحانی ما اعظم شانی۔ جیسے کلمات آپ کی زبان سے نکلے درحقیقت اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان سے گفتگو فرمائی۔

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فریدالدین عطار

صفحہ 124

Marfat.com

نہ آنے کی خبر نہ جانے کی خبر

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ فرماتے ہیں کہ شیخ جنید دنیا میں ہوشیار آئے اور مست ہو کر یہاں سے گئے، حضرت شیخ ابوبکر شبلی مست ہی آئے اور مست ہی گئے ان دونوں بزرگوں کا کیا کہنا لوسلاما عالماذالک اگر ان دنوں شیخ جنید اور شیخ شبلی سے قیامت کے دن پوچھا جائے کہ کیوں کر آئے اور کیوں کر گئے تو ان کو نہ اپنے آنے کی خبر ہے نہ جانے کی خبر اسی وقت ایک فرشتہ نے غائب سے ابوالحسن خرقانی کو صدا دی صدقت لو سئلا ماعالِماذلك اے شیخ آپ نے سچ فرمایا اگر ان سے پوچھا جائے تو یہ خود نہیں جانتے سچ ہے جو شخص صرف خدا ہی کو جانتا ہے اُسے دوسری چیزوں کی کوئی خبر نہیں ہے۔

صفحہ(530)مکتوبات صدی (حضرت شیخ شرالدین یحیٰ منیری)

Marfat.com

باب ہفتم

ریاضت، مجاہدات ومخالفتِ نفس

ایک سال تک پانی نہ پیا:

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے پورے تیس برس سخت ترین مجاہدے کئے۔ایک جگہ خود انہوں نے لکھا ہے کہ اگر میں اپنے مجاہدے بیان کروں تو تم کو سننے کی طاقت نہیں کہ اس کو برداشت کرسکو۔ہاں میں ایک معمولی سا مجاہدہ تم کو سناتا ہوں۔ایک مرتبہ میں آدھی رات کے وقت اٹھا میں نے ارادہ کیا کہ باقی آدھی رات خدا کی یاد میں جاگوں گا۔لیکن میرے نفس نے اس کی مخالفت کی۔ میں نے قسم کھائی کہ میں ایک سال تک اپنے نفس کو پانی نہیں پینے دوں گا ۔چنانچہ پورے ایک سال تک پانی نہیں پیا۔مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے یہ واقعہ اپنی مثنوی میں لکھا ہے کہ پانی کا بکثرت استعمال کرنا جسم میں سستی اور کاہلی پیدا کردیتا ہے۔خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے ایک بار اپنے مریدوں سے کہا اسلام کا نام لینا تو بہت آسان ہے لیکن اسلام کا کام کرنا بہت دشوار ہے۔پھر انہوں نے بیان کیا لوگوں نے بایزید رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے نفس پر اتنا سخت ترین مجاہدہ کیوں کرتے ہو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ میں مجاہدہ اس لیے کرتا ہوں کہ لوگ مجھے مسلمان سمجھتے ہیں جب میں مسلمان ہوں تو مسلمان ہونے کا حق کیسے ادا نہ کروں۔

ایک بار ابوموسیٰ رحمتہ اللہ علیہ جو کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ طریقت میں مشکل ترین کام کیا ہے۔بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں مدتوں

Marfat.com

اپنے نفس کو خدا کی طرف لے جاتا رہا وہ نہیں مانتا تھا، روئے جاتا تھا مگر جب سے توفیق الٰہی شامل حال ہوئی ہے اسے لے جاتا ہوں اور وہ ہنسی خوشی چلا جاتا ہے یہ طریقت میں سب سے مشکل کام ہے۔

(اللہ والے ص ۱۰۸ ڈاکٹر ظہور الحسن شارب)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال تک مجاہدہ کیا:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے بارہ سال تک اپنا نفس ریاضت کی بھٹی میں ڈال کر مجاہدے کی آگ سے تپایا اور اسے ملامت کے ہتھوڑے سے کوٹتا رہا اس طرح میرا قلب آئینہ بن گیا پھر پانچ سال تک میں مختلف عبادتوں سے اس پر قلعی چڑھاتا رہا پھر ایک سال میں نے خود اعتمادی کی نظر سے اس کا مشاہدہ کیا تو اس میں تکبر اور خود پسندی کا مادہ موجود دیکھا ۔چنانچہ میں نے پھر پانچ سال تک اسے مصفا بنانے کی جان توڑ کوشش کی اور اس میں خلائق کا نظارہ کیا میں نے سبھی کو مغرور دیکھا اور نماز جنازہ پڑھ کر سب سے اس طرح کنارہ کش ہو گیا جس طرح لوگ قیامت تک کے لیے مردے سے جدا ہو جاتے ہیں پھر مجھے واصل اللہ کا رتبہ حاصل ہو گیا۔

(اللہ والے ص ۱۱۴)

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا مجاہدہ:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سب سے اہم مجاہدہ اپنے علم پر عمل کرنا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس قدر علم و معرفت زیادہ ہو جائے تو انسان اتنا ہی زیادہ خدا سے ڈرتا ہے اور اس سے قریب تر ہوتا ہے۔

(جنید و بایزید ص ۴۲۰)

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے معرفت کے بارے میں سوال:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے جب پوچھا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معرفت کیسے حاصل کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے معرفت بھوکے پیٹ اور ننگے بدن کے ساتھ حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ اگر فرعون بھی بھوکا ہوتا تو کبھی خدائی کا دعویٰ نہ کرتا۔

سخت سردی :

ایک دن آپ نے ارشاد فرمایا کہ موسم سردی کی نہایت ٹھنڈی رات کو میں گدڑی اوڑھ کر ایک جنگل میں سو رہا تھا کہ مجھے غسل کرنے کی حاجت پیش آ گئی مگر سردی اس قدر شدید تھی کہ میرے نفس نے غسل کے معاملے میں سستی سے کام لیا لیکن میں نے بھی نفس کی مخالفت میں گدڑی سمیت ٹھنڈے یخ پانی سے غسل کر لیا اور پھر وہ بھیگی ہوئی گدڑی اس نیت سے پہنے رکھی کہ اس جرم میں نفس کو مزید سخت سردی کا سامنا کرنا پڑے اور پھر اس دن سے میں نے یہ معمول بنایا کہ دن میں ستر بار غسل کرتا ہوں اور ہر بار مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

''رسول اللہ ﷺ کے سفیر''

محمد الیاس عادل صفحہ 107

آپؒ کا بارہ سالہ مجاہدہ:

حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ جب میں مسجد میں جاتا ہوں پتہ چلتا ہے جیسے میری کمر میں زنار پڑی ہوئی ہے مجھے خوف لاحق ہو جاتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے گرجا گھر یا آتش کدے میں ہی نہ لے جائے۔مسجد میں داخل ہونے تک وہ زنار میرے ساتھ ساتھ رہتا ہے جب مسجد

Marfat.com

میں داخل ہو جاتا ہوں تو پھر وہ مجھ سے جدا ہوتا۔ یہ معاملہ دن میں پانچ بار میرے ساتھ پیش آتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ نے ارشاد فرمایا ہے میں اپنے نفس کے بارے میں بارہ برس تک سویا رہا اور پانچ سال تک اپنے دل کا آئینہ رہا اور ایک سال تک آئینہ کے اندر کی چیزوں کا مشاہدہ کرتا، پھر میں نے دیکھا کہ میرے اندر ظاہری آثار موجود ہیں، اس کو دور کرنے کیلئے میں نے مزید بارہ سال تک مجاہدہ کیا، پھر نظر کی تو زنار موجود تھا میں نے اس کو توڑنے کیلئے مزید پانچ سال تک عمل کیا کہ کسی طرح یہ ختم ہو جائے۔ اس وقت مجھے کشف ہوا اس کے بعد میں نے مخلوق کے طرف دیکھا، تو ان کو مردہ پایا اس وقت میں نے جنازہ کی چار تکبیریں ان پر پڑھ دیں۔

غنیۃ الطالبین صفحہ 686 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

ترجمہ: حضرت شمس صدیقی بریلوی

احیاء العلوم حجۃ الاسلام امام غزالیؒ

مترجمہ محمد فیض احمد اویسی صفحہ 326

Marfat.com

بھوک ایک بادل ہے:

حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا کہ بھوک ایک بادل ہے۔جس سے انسان کے دل سے بھوک کے وقت حکمت کی بارش ہوتی ہے۔

بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ جب تک بندے کو یہ گمان رہے کہ اللہ تعالی کی مخلوق میں کوئی بھی مجھ سے زیادہ برُا ہے تو اس وقت تک وہ شخص متکبر ہے: آپ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ پھر بندہ متوافع کس وقت بنتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا جس وقت بندہ اپنے نفس کیلئے نہ تو کوئی مقام جانے اور نہ ہی کوئی حال اور بندہ جتنا اللہ تعالی کو اور اپنے نفس کو پہچانتا ہے اتنی ہی اس شخص میں تواضع ہوتی ہے ۔

صفحہ احیاء العلوم

146 حجتہ الاسلام امام غزالی

مترجمہ علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جب عبادت کرتے تو مکان کے سوراخ بند کر دیتے:

عبادت کے دوران بعض اوقات آپ رحمتہ اللہ علیہ کو یہ خوف لاحق رہتا کہ کہیں کسی کی آواز سے ان کی عبادت میں خلل نہ پڑے اس لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ گھر کے تمام سوراخ بند کر دیتے تھے ۔عیسیٰ بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا کہنا ہے میں پورے تیس سال تک ان کے ساتھ رہا لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ کو کبھی بات کرتے نہیں دیکھا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ عادت تھی کہ زانوں میں سر دیے رہتے ۔جب آپ رحمتہ اللہ علیہ سر اٹھاتے تو فوراً سرد آہ کھینچ کر پھر زانوں پر سر رکھ لیتے حضرت سہلکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے کہ عیسیٰ بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے جیسا بیان کیا وہ قبض کی کیفیت ہوگی ویسے آپ رحمتہ اللہ علیہ حالت بسط میں لوگوں سے باتیں کرتے اور فیض بھی پہنچاتے تھے۔

(اللہ والے ص۱۱۵ تذکرۃ الاولیاء ص۱۰۲)

بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو معرفت خداوندی کی نئی زندگی عطاء کی گئی:

ایک مرتبہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ اپنے مجاہدے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے سو برس کی گوشہ نشینی کے بعد بھی خود کو غار میں رہنے والی عورت کی مانند پایا اور جب میں نے دنیا ترک کر دی تو میں نے اللہ تعالیٰ کو پالیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے اور جب تک تو میرا ہے سب کچھ میرا ہے۔اور جب اللہ تعالیٰ نے میرا صدق ملاحظہ فرمالیا تو میرے نفس کے تمام نقائص وعیوب بھی رفع فرما دیئے۔اور مخلوق نے جتنا مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہے میں نے تنہا یاد کیا اور پھر رب نے مجھے یاد کیا اور مجھے اپنی معرفت سے ایک نئی زندگی عطاء فرمائی۔جسے اللہ تعالیٰ اپنی خلعت سے نوازتا ہے وہ اس خلعت پر فریفتہ ہو جاتا ہے۔مگر

Marfat.com

میں نے اپنے رب سے اس کے سوا کچھ نہیں مانگا۔ مجھے جب کبھی یہ خیال آتا ہے کہ میں رب کو دوست رکھتا ہوں تو غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ میں اسے دوست نہیں رکھتا بلکہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے۔ اور میں نے ایسی ہستی سے علم حاصل کیا ہے جسے موت ہی نہیں ہے۔ جب میں نے اپنے نفس کو رب کی طرف راغب کرنا چاہا تو وہ راغب نہ ہوا۔ چنانچہ میں نے اس کو بھی چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچ گیا۔ پھر جب مجھے فلک کی سیر کرائی گئی اور عالم ملکوت میرے مشاہدے میں آیا تو وہاں سے مجھے رضا و محبت حاصل ہوگئی۔ یہ مرتبہ و مقام مجھے اس لیے حاصل ہوا کہ جس عضو کو میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف راغب نہ پایا اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور دوسرے عضو سے کام لے لیا۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان کے بعد میں نے اپنے رب کو کافی سمجھ لیا۔ ایک مدت سے نماز کے دوران مجھے یہ خیال آتا ہے کہ میرا قلب مشرک ہے اور اسے زنار کی حاجت ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید سے زیادہ کا طلب گار ہوں۔ چنانچہ جب میں بیدار ہوا تو میں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مولا میں تیری توحید سے بڑھ کر اور کچھ نہیں چاہتا۔ غیب سے آواز آئی کیا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ جو میرے لائق ہو۔ پھر آواز آئی کہ خود کو چھوڑ کر آ جاؤ۔

(رسول اللہ ﷺ کے سفیر ص 87)

Marfat.com

اپنے آپ کو ناپاک سمجھنا:

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک مسجد کی خدمت کی۔ مسجد کی دیکھ بھال اور صفائی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذمے تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد کو جاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد کا دروازہ پکڑ کر کھڑے ہو جاتے اور رونے لگتے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں خود کو ایک ناپاک عورت کی طرح سمجھتا ہوں جو مسجد میں جانے سے ڈرتی ہے کہ کہیں میری وجہ سے مسجد ناپاک نہ ہو جائے۔

(اللہ والے ص۱۱۰ ڈاکٹر ظہور الحسن شارب)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ساری عمر اپنے نفس کو کڑی سزا دی:

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ساری عمر اپنے نفس کو کڑی اذیتیں دیتے رہے۔ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ حج کو جا رہے تھے کہ بہت سے لوگ ان کے ساتھ ہو گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے کہ ان سے پیچھا چھوٹ جائے مگر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔لوگوں کو دور کرنے کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بلند آواز سے کہا کہ میں خدا ہوں لوگ میری پرستش نہیں کرتے۔یہ سننا ہی تھا کہ ان کے بارے میں لوگوں کی رائے بدل گئی۔دراصل یہ الفاظ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لسان غیب سے فرمائے تھے صرف لوگوں سے کنارہ کشی کرنے کے لیے کہے۔

(اللہ والے ص 113)

محاسبہ نفس:

خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے مجاہدہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں بیس سال تک عالم تفکر میں آسمان کی طرف آنکھیں جمائے ہوئے کھڑا رہا اور ان بیس سالوں میں مجھے یاد نہیں کہ میں بیٹھا یا سویا ہوں۔چنانچہ پاؤں کی ایڑی پھٹ گئی اور خون بہنے لگا۔اس کے بعد دو سال اور عالم محو میں رہا۔ان دو سالوں میں نفس کو پیٹ بھر پانی نہ دیا۔ہاں ہفتے یا مہینے بھر میں دو درم پانی دیتا۔اس کے بعد جب اپنا کام کمال کو پہنچا تو دس سال تک پھر پانی پیٹ بھر نہ دیا۔بعد ازاں پیٹ کو میٹھے انار کی خواہش ہوئی تو میں وعدے میں ٹالتا رہا۔چنانچہ دس سال تک نفس یہی خواہش کرتا رہا اور فریاد کرتا رہا کہ تو مجھے اور کب تک مارے گا۔میں نے کہا کہ اپنے آخری دم تک۔اگر میں اپنا مجاہدہ بیان کروں تو تم میں سننے کی طاقت نہیں۔جو معاملات میں نے اپنے نفس سے کیے ہیں وہ مجھ سے ٹھیک ٹھیک بیان نہیں ہو سکتے۔غرضیکہ

Marfat.com

جب ستر سال اسی طرح گزر گئے تو پھر حجاب درمیان سے اٹھ گیا۔آواز آئی کہ اندر آجاؤ تو نے ہمارے کام میں کوئی کمی نہیں کی۔اب ہم پر واجب ہے کہ تجھ پر تجلی کریں۔جب بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آواز سنی تو نعرہ لگا کر جان یار کے حوالے کردی۔

راحۃ القلوب ص۹۰

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

نفس پر سختیاں

سلطان العارفین ابو یزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ سولہ سال تک جمال محمدی اور اتباع جمال ملت احمدی کیلئے اپنے نفس پر سختیاں کرتا رہا۔ میں نے نفس امارہ کو اس مجاہدہ کی وجہ سے اس طرح کر دیا جس طرح لوہے کی آتشیں بھٹی میں پارہ ہوتا ہے۔،ریاضت کی آگ میں تپتا تھا اس طرح میں نے روحانیت کی شمشیر ذوالفقار تیار کی جس سے ماسوائے اللہ کے تمام رشتے کاٹ کر رکھ دیے۔کچھ عرصہ کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ میں بارگاہ نبوی ﷺ میں پہنچا ہوں، مجھے ایک خطاب سنائی دیا۔کہ اے پیر بسطامی افسوس تم ابھی تک مقام امید وبیم میں کھڑے ہو،تم ابھی تک بزم مرتبہ عالیہ محمدی ﷺ تک پہنچنے کے لائق نہیں ہو، میں اس خطاب کو سن ہی رہا تھا کہ میرے سامنے ایک بحر بیکراں دکھائی دیا۔اس کی موجوں سے آتشیں شعلے بھڑک رہے تھے،وہ ایک لمحہ میں ہزاروں جانوں کو خاکستر بنا دیتے تھے۔میں یہ نظارہ دیکھتے ہی دم بخود ہو گیا میری جان پر حیرت طاری ہوگئی میرے دل پر ایک الہام وارد ہوا کہ جب تک اس سمندر سے نہ گزرو گے سرکار دو عالم کے دربار تک رسائی حاصل نہ کرسکو گے۔اسی طرح حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک اور مقام پر فرمایا۔اگر مقامات مصطفیٰ ﷺ سے ایک ذرہ اس ظاہری عالم میں ظاہر ہو جائے تو اس کے نور کے پرتو سے عرش اور ماسوا جل کر راکھ ہو جائیں۔

معارج النبوۃ جلد اول صفحہ 164 حضرت مولانا ملا معین واعظ لہروی

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی غلط فہمی کہ میں بہت بڑا شیخ وقت ہو گیا:

ایک مرتبہ آپؒ کو یہ تصور ہو گیا کہ میں بہت بڑا کامل بزرگ اور شیخ وقت ہو گیا ہوں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ یہ میرے الفاظ فخر و تکبر کا آئینہ ہے۔ چنانچہ فوراً خراسان کا سفر کیا اور اچانک منزل پر پہنچ کر یہ دعا کی کہ یا اللہ جب تک ایسے کامل بندے کو نہ بھیجے گا جو مجھے میری حقیقت سے روشناس کرا سکے اس وقت تک میں یہاں ہی پڑا رہوں گا۔ جب تین دن گزر گئے تو چوتھے دن ایک شخص اونٹ پر آیا۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا اسی وقت اونٹ کے پاؤں زمین میں دھنسنے لگے۔ جو شخص اونٹ پر سوار تھا اس نے غصے سے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو کہ میں اپنی کھلی ہوئی آنکھ بند کر لوں اور بند آنکھ کھول دوں تا کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ سمیت پورے بسطام کو غرق کر دوں۔ یہ سن کر بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے ہوش اڑ گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ سوار نے جواب دیا کہ جس وقت تم نے اللہ تعالیٰ سے دعا میں عہد کیا تھا اس وقت میں یہاں سے تیس ہزار میل دور تھا اور اس وقت میں سیدھا وہیں سے چلا آ رہا ہوں لہٰذا تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ اپنے قلب کی نگرانی کرتے رہو۔ یہ کہہ کر وہ سوار غائب ہو گیا۔

(تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۰۳)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا محاسبہ کیا:

ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک عارفوں کی جماعت کے ساتھ سفر کر رہے تھے ۔راستے میں ایک جگہ پر وہیل مچھلی صاف کی جا رہی تھی اور اس کی گندگی کی وجہ سے فضاء آلودہ تھی اور ہر طرف بو ہی بو آ رہی تھی ۔تمام عارفین منہ پر کپڑا رکھ کر وہاں سے دور سے گزرتے ۔مچھلی کی بو اس قدر تھی کہ جو شخص آتا جلدی جلدی بھاگنے لگتا۔حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی بو سے مت بھاگو۔ٹھہرو میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں ۔تمام عارفین متوجہ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری گندگی مجھے یہ کہہ رہی ہے کہ کل میں بازار میں سجی تھی (یعنی مٹھائی میوہ وغیرہ کھانے کے لیے)اور لوگ درہم کی تھیلیاں لے کر مجھے خریدنے کے لیے آئے مگر تو نے مجھے خریدا لیکن رات کو تمہارے پیٹ کی محفل سے اس قدر آلودہ ہو گئی ہوں کہ بو آنا شروع ہو گئی۔ میں تجھ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہوں نہ کہ تو مجھ سے چھٹکارا چاہتا ہے۔

(تذکرہ نقشبند ص۱۷۹ از خواجہ شبیر احمد قمر)

Marfat.com

ہرن کے گوشت کی خواہش:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ صحرا میں بیٹھے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین سے فرمایا کہ آج ہرن کا گوشت کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ اگر یہاں ہرن میسر ہوتا تو اسے بھون کر کھاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ ایک ہرن ناچتا کھیلتا ہوا آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ ہرن کا آنا تھا کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے رونا شروع کر دیا۔ فرمانے لگے کہ میں مردود ہو گیا۔ مریدوں نے کہا کہ حضور یہ تو آپ کی دعا کی مقبولیت کا ثبوت ہے کہ آپ نے ہرن کی خواہش کی اور اللہ نے آپ کو فوراً عطا کر دیا۔ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں یہ مقبولیت کی نشانی نہیں بلکہ مردود ہونے کی علامت ہے۔ کیونکہ محبوب حقیقی نے اپنے چاہنے والوں کی آرزوئیں فوراً کب پوری کی ہیں بلکہ اسے تو اپنے چاہنے والوں کو تڑپانے میں مزہ آتا ہے۔

(اللہ والے ص ۱۴۰)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری کیفیت یہ ہو جائے کہ میں کچھ بھی نہ چاہوں۔اس موقعہ پر بعض لوگوں نے یہ اعتراض پیش کیا ہے کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسی کیفیت اور حالت ہو جائے کہ میں کچھ بھی نہ چاہوں ،یہ بھی تو ایک خواہش اور چاہت ہے۔اس کے جواب میں ابن عطاء اللہ اسکندری رحمۃ اللہ علیہ " کتاب التنویر فی اسقاط التدبیر " میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اعتراض سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ پر ایک ایسے شخص کا ہے جو معرفت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔اس لیے کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ چاہنا کہ میں کچھ نہیں چاہتا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہیں۔تو یہ ان کی کوئی اپنی خواست نہیں بلکہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔تو حقیقتاً یہ خواست اللہ تعالیٰ کی خواست ہے نہ کہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش ہے۔ان کی خواہش وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی مکتوبات 36 ص142)

Marfat.com

خدا تک پہنچنے کا راستہ کیا ہے؟

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے بارگاہ خداوندی میں مناجات کی اور عرض کیا: ''كيف الوصول اليك'' آپ تک کیسے پہنچوں ندا آئی اے بایزید ''طلق نفسك ثلاثا ثم قل الله'' یعنی اپنے نفس کو تین بار طلاق دے دو پھر ہم تک پہنچ جاؤ گے۔

(1) **حضرت بایزید بسطامی کا قول:** فرماتے ہیں جو سالک نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔

(2) **حضرت بایزید بسطامی کا قول:** فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی یہ علامت ہے کہ خلقت سے متنفر اور ہمیشہ چپ چاپ رہے۔

(3) **حضرت بایزید بسطامی کا قول:** حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا کہ حق تعالیٰ سے دور وہ ہے جو دوسروں پر حکم چلاتے ہیں اور نزدیک وہ ہے جو دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پوری رات کھڑے رہے اور خون جاری ہوگیا:

ایک رات آپ رحمۃ اللہ علیہ عبادت خانہ کی چھت پر پہنچے اور دیوار پکڑ کر پوری رات خاموش کھڑے رہے جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیشاب میں خون آ گیا اور جب لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اس کی دو وجوہات ہیں اول یہ کہ آج میں خدا کی عبادت نہیں کر سکا اور دوم یہ کہ ایام طفولیت میں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا۔ چنانچہ ان دونوں چیزوں سے ایسا خوف زدہ تھا کہ میرا قلب خون خون ہو گیا اور وہ خون پیشاب کے راستے سے نکلا۔

(تذکرۃ الاولیاء ص۱۰۲)

راہ سلوک:

حضرت خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سارے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ آخر جب مصیبت کے ہاتھ سے کھٹکھٹایا تو کھلا۔ میں ہر وقت بازیابی چاہتا لیکن میسر نہ ہوئی۔ میں نے سارے قدموں سے راہ طے کی آخر جب دل کے قدم سے چلا تو عشرت گاہ میں پہنچ گیا۔

ملفوظات: افضل الفوائد ص۴۶

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

باب ہشتم

حضرت بایزید بسطامیؒ کا علم، سنتِ مصطفیٰ ﷺ سے محبت، کشف وکرامات

اہل اللہ کی صحبت:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ مومن کے دل کے ایک کونے میں اگر عرش اور اس کے ملحقات کو رکھا جائے تو اسے احساس تک نہ ہوگا۔ جو ان اہل محبت سے تعلق رکھتے ہیں آخرت میں ان کے ساتھ ہوں گے۔ فقیروں سے محبت کی علامت یہ ہے کہ فقیروں کی صحبت میں بیٹھنا پسند کرے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا مشتاق رہے اور اس کے دل میں وصال کی تمنا کروٹیں لیتی رہے۔

سرالاسرار ص148

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سات چیزوں کی سات چیزوں پر فضیلت

شیخ ابراہیم ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حاضر ہوا۔ اس وقت سب لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ فلاں شخص سے علم (طریقت) حاصل کیا ہے اور فلاں شخص نے اس سے علم طریقت حاصل کیا ہے۔ یہ بات چل رہی تھی تو

Marfat.com

بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ بیچارے مُردوں سے علم سیکھتے ہیں لیکن ہم نے ایسے یا حی یا قیوم سے علم سیکھا ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ میرا مرتبہ کامل طور پر بلند ہو اس کو چاہیے کہ ان سات چیزوں کو سات چیزوں سے اعتیار کرے۔

1۔ فقر کو غنا پر
2۔ بھوک کو سیری پر
3۔ گراوٹ کو بلندی پر
4۔ ذلت کو عزت پر
5۔ تواضع کو تکبر پر
6۔ غم کو خوشی پر
7۔ موت کو زندگی پر

نفحات الانس ص178 حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوعلی سندیؒ

حضرت ابوعلی سندیؒ شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے تھے۔ آپ نے بھی حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا ہے۔ خود بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ان سے فنا فی التوحید کا علم سیکھتا تھا اور شیخ ابوعلی مجھ سے سورہ فاتحہ، الحمد اور سورہ اخلاص کے مطالب سیکھتے تھے۔

نفحات الانس ص197

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

علم پر عمل کرنا

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے تیس سال مجاہدہ کیا لیکن میں نے علم اور اس پر عمل کرنے سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں پائی۔ اور میرے لئے آگ پر چلنا آسان تھا لیکن علم پر چلنا سخت مشکل۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پل صراط پر ہزار بار گزر جانا آسان ہے لیکن علم کا ایک مسئلہ سیکھنا سخت مشکل ہے۔ اور فاسق و فاجر کے لئے دوزخ میں خیمہ لگا کر بیٹھنا عالم کے لئے ایک مسئلہ سیکھنے سے زیادہ آسان ہے۔ پس تم علم حاصل کرو اور علم میں کمال پیدا کرو۔ لیکن ایک بات یاد رکھو کہ جس قدر علم میں کمال حاصل کرو گے علم، حق کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ پس اس قدر جان لو کہ میں نہیں جانتا اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے لئے علم بندگی کے سوا کچھ اور جاننا مشکل ہے۔

کشف المحجوب ص 176

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ سے ایک عالم فقیہہ کی گفتگو

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ بایزید بسطامیؒ کے پڑوس میں ایک عالم فقیہہ رہتا تھا وہ عالم بایزید بسطامی سے ملنے کیلئے گئے عالم نے کہا میں نے بہت سی عجیب حکایتیں سنیں ہیں جو آپ سے روایت کی گئیں بایزید بسطامیؒ نے جواب دیا کہ میری عجیب روایتیں جو تم نے نہیسنی نہیں ہیں وہ اس سے بھی بہت زیادہ عجیب روایتیں ہیں جو تم نے نہیں سنی ہیں وہ بھی بہت زیادہ ہیں۔ عالم نے کہا اے بایزید آپ نے یہ علم کس سے حاصل کیا اور کہاں سے لائے ہو؟ بایزید نے جواب دیا میرا علم عطائے ربی ہے اور اس مقام پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جس قدر جانتا ہے اس پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس چیز کا علم بھی بخش دے گا جس کو وہ نہیں جانتا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم کی دو اقسام ہیں ایک علم ظاہر جو خلق کیلئے ہے اللہ تعالیٰ کی حجت ہے اور دوسرا علم باطن ہی علم نافع ہے۔ اے عالم تمہارا علم تو بذریعہ لسانِ تعلیم کے منقول ہے اور میرا علم اللہ کی طرف سے الہام ہیں عالم نے کہا میرا علم ثقات سے ہے جو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ جبریلؑ سے اور جبریلؑ اللہ تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں بایزید بسطامیؒ نے جواب دیا اے عالم رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے ایک اور علم پہنچا جس کو نہ جبریلؑ جانتے ہیں اور نہ میکائیلؑ خبر رکھتے ہیں عالم نے کہا سچ ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو صحیح طور پر آپ کا علم معلوم ہو جائے جس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے بتاتے ہو بایزید نے جواب دیا کہ بہت اچھا میں تم سے اس قدر بیان کرتا ہوں جس قدر کی مغفرت تمہارے دل میں قرار پکڑ سکے۔

اے عالم تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کلام کیا اور رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی اور حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو بے حجاب دیکھا اور انبیاءؑ کا حکم وہی ہوتا ہے عالم نے جواب دیا کہ سچ

Marfat.com

ہے بایزید بسطامیؒ نے جواب دیا کہ تم جانتے ہو کہ صدقین اور اولیاء کا کلام اسلام الٰہی ہوتا ہے اوران کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے فوائد ہوتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو زبان حکمت عطا فرماتا ہے اور امت کو ان کی ذات سے نفع پہنچاتا ہے اور میرے اس دعویٰ کی تائید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی والدہ کو الہام فرمایا کہ موسیٰؑ کو تابوت میں ڈال دے انہوں نے ایسا ہی کیا حضرت خضرؑ کو کشتی اور لڑکے اور دیوار کے بارے میں الہام فرمایا اور یہ قول الہام فرمایا کہ'' **وما فعلته عن امری** ''(یہ سب باتیں میں نے اپنے جی سے نہیں کہیں اور جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ جارجہ کی لڑکی کو ایک لڑکی کا حمل ہے۔حضرت عمر فاروقؓ کو الہام فرمایا آپ نے خطبہ میں فرمایا تھا کہ''**یاساریة الجبل**'' اے ساریہ پہاڑ کی طرف لازم پکڑو۔

ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ میں بایزید بسطامیؒ کی مجلس میں حاضر ہوا لوگ بیان کرنے لگے کہ فلاں نے فلاں سے روایت کی اور اس سے علم حاصل کیا اور بہت سی حدیث نقل کیں اور فلاں نے فلاں سے ملاقات کی اور حدیث روایت کی، بایزید نے سن کر فرمایا اے مسکینو تم نے مرے ہوؤں کا علم مرے ہوئے لوگوں سے لیا اور ہم نے **حی لایموت** سے علم حاصل کیا۔

''تلبیس ابلیس''

علامہ ابن جوزی

صفحہ 474

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ نے علم کہاں سے سیکھا:

حضرت ابو قاسم قیشریؒ اپنے رسالے میں لکھتے ہیں کہ حضرت بایزیدؒ نے دینا سے کوچ کرنے سے پہلے پورا قرآن معنوں کے ساتھ اور زبانی یاد کرلیا تھا، طبقات الکبریٰ میں ہے کہ بسطام کے ایک فقیہہ نے حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ تمہارے علم کا ماخذ کیا ہے؟ سکھانے والا کون ہے، کہاں سے یہ علم آیا؟ فرمایا خدا کی بخشش اور اس کی عطا اس کا ماخذ ہے سکھانے والا خدا ہے اور وہیں سے آیا ہے۔ جہاں کی نسبت حضور ﷺ کا یہ قول ہے "من عمل بما علم ورثه الله بعلم ما لم يعلم"

(طبقات الکبریٰ ج 1 ص 77)

ترجمہ: جس نے اس چیز پر عمل کیا جس کو وہ جانتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ ایسے علم کا وارث بنادے گا جو اس کو معلوم نہیں)

Marfat.com

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

سونے کا پیالہ

ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی کو جنگل میں سخت پیاس محسوس ہوئی اچانک بادل میں سے ایک نورانی چہرہ نظر آیا، اس نے سونے کے ایک پیالے میں پانی حاضر کیا بایزید نے لینے سے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک میں دنیا میں ہوں سونے کے پیالے میں پانی نہیں پیوں گا۔ اس نے کہا میں جنت سے پانی لایا ہوں۔ بایزید بسطامی نے فرمایا جب تک میں دنیا میں ہوں یہ مجھ پر حرام ہے۔ وہ نورانی چہرے والا شیطان تھا۔ پیالہ پھینک کر غائب ہو گیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کس قدر احکام شریعت کے پابند تھے۔

تذکرۃ الاولیاء صفحہ 30

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ آپ نے تمام عمر خربوزہ نہیں کھایا۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خربوزہ کس طرح تناول فرمایا (یعنی چھری سے کاٹ کر یا توڑ کر)۔ پھر میں اس چیز کو کس طرح کھاؤں جس کے متعلق مجھے علم نہیں کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کھایا ہے۔

حکایات شیریں ص 148 مولانا شیخ محمد امین شرقپوری

کشف المحجوب ص 681 حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: مولانا الحاج کپتان واجد بخش صابری

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اتباع سنت کی خاطر شادی کی

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مدت تک شادی نہیں کی تھی۔ پھر ایک دفعہ ایک خواب دیکھنے کے بعد شادی کا ارادہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت ہی رفیع الشان اور نورانی عمارت ہے اور اولیاء اللہ اس میں آتے جاتے ہیں مگر جب میں نے اندر جانے کا ارادہ کیا تو دروازہ بند پایا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ یہ دروازہ بارگاہ نبی کریم ﷺ کا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ انعامات سے نوازا ہے مگر آج مجھے اس دربار میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی دوران نبی کریم ﷺ نے عمارت کے ایک حصے سے رخ انور سامنے کیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہاں تو اس کو اندر آنے کی اجازت ہے جو میری سنت ادا کرے۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں آبدیدہ تھا۔ فرماتے ہیں کہ حکم نبوی ﷺ کی تعمیل کے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا چنانچہ ضعیف العمری میں شادی کر لی۔

جنید و بایزید ص446

عبداللطیف خان نقشبندی

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی رسول پاک ﷺ سے اور صحابہ کرام سے محبت:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے دس حج حضور پاک ﷺ کی نیت سے اور دس حج صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نیت سے کیے۔لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔فرمایا کہ میں نے اس امید پر کیا ہے کہ میں طفیلی بن جاؤں۔اس لیے کہ جب مہمان پیارا ہوتا ہے تو اس کے طفیلی بھی پیارے ہوتے ہیں۔

مکتوبات دوصدی ص ۸۸ از شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری

ترجمہ: حکیم سید شاہ مقیم الدین احمد شرفی فردوسی

ایک مشہور ولی:

ایک ولی لوگوں کی زبانوں پر بہت مشہور ہو گیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرید کے ساتھ اس کی ملاقات کے لئے دو مہینے کا سفر طے کر کے پہنچے۔اس وقت وہ ولی گھر سے نکل کر مسجد میں داخل ہو رہا تھا۔چلتے چلتے اس نے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوک دیا۔

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ عمل دیکھا تو سلام اور بات کیے بغیر واپس چلے آئے۔ مرید نے کہا حضور دو مہینے کا سفر کر کے آئے ہیں کم از کم مل لیتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص سنت کے خلاف کام کرے وہ آدمی ولی نہیں ہو سکتا۔یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے ادب اور سنت کا خیال نہیں رکھتا اس صورت میں اس کا ولایت کا دعویٰ کیسے تسلیم کروں۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس آئے تو دو مہینے واپسی میں لگے۔

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ جب مسجد میں نماز پڑھنے جاتے تو

Marfat.com

راستے میں نہ تھوکتے۔ مسجد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر سے چالیس قدم کے فاصلے پر تھی۔

(اللہ والے ص109 از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب، تذکرۃ الاولیاء ص99 از حضرت شیخ فرید الدین عطار)

ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہا اور کوئی کرامت نہیں دیکھی:

ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند سال رہا پھر کچھ مدت کے بعد وہ جانے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے جانے کی وجہ پوچھی۔ وہ شخص کہنے لگا میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بہت چرچا سنا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت کامل آدمی ہیں۔ اتنے دن رہنے کے بعد بھی مجھے کوئی کرامت نظر نہیں آئی۔ میرا یہاں رہنا فضول اور رائیگاں گیا۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ تم نے مجھے کبھی سنت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ شریعت اور سنت کے پوری طرح پابند ہیں۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سے بڑھ کر تمہیں اور کیا کرامت دکھاؤں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں کا سوال:

ایک دفعہ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ فرض کیا ہے اور سنت کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت فرض اور دنیا کو ترک کر دینا سنت ہے۔

(جہان اولیاء ص۴۸)

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا صوفیاء کے متعلق قول:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صوفیاء ایک ہاتھ میں کتاب اور دوسرے ہاتھ میں سنت مصطفیٰ ﷺ تھامے ہوئے ہیں۔ایک آنکھ جنت پر اور دوسری دوزخ پر رکھے ملاحظہ کر رہے ہیں۔ایک قدم دنیا میں اور دوسرا آخرت کے صحن میں رکھے ہوئے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صوفی وہ شخص ہے جو محبت، خوشی اور دل کی رغبت سے لباس صوفیت پہنے نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلے اور دنیا کو پس پشت رکھے۔

(نزہتہ المجالس جلد دوم ص ۲۷۷ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

ٹکڑا عنایت فرمائیں

ایک مرتبہ بایزید بسطامی کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک ارادت مند آپ کے نقش پا پر قدم رکھ کر چلتے ہوئے کہنے لگے کہ مرشد کے نقش پر چلنا اس کو کہتے ہیں پھر اسی مرید نے استدعا کی کہ مجھے اپنی پوستین کا ایک ٹکڑا عنایت فرما دیں تا کہ مجھے بھی برکت حاصل ہو سکے بایزید نے فرمایا کہ اس وقت میری کھال بھی اتار لے تب بھی کام نہیں آئے گی جب تک مجھ جیسا عمل نہ کرے۔

صفحہ (115) تذکرۃ الاولیاء شیخ فرید الدین عطار

Marfat.com

حالت وجد کا واقعہ:

ایک دفعہ وجد میں آ کر ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے **سبحانی ما اعظم شانی** یعنی میں پاک ہوں میری شان بہت بڑی ہے۔ جب وجد ختم ہوا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں نے یہ سوال کیا یہ الفاظ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کیوں کہے تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں ہے کہ میں نے یہ الفاظ کہے ہیں اگر آئندہ ایسا کوئی لفظ میری زبان سے نکلے تو مجھے قتل کر دینا۔ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وجد میں پھر یہی الفاظ دہرائے میں پاک ہوں میری شان بڑی ہے مریدوں نے اسی وقت تلواریں ہاتھ میں لیں اور مارنا شروع کر دیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ تلوار پانی میں چل رہی ہے بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ پر تلوار کا کوئی اثر نہ ہوا ۔آخر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تلواریں مار مار کر تھک گئے ۔انہوں نے ہاتھ روک لیا کیونکہ انہیں ہر سمت بایزید ہی بایزید نظر آنے لگے جب کچھ دیر بعد وہ صورت رفتہ رفتہ ختم ہوتی چلی گئی تو دیکھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ محراب میں کھڑے ہیں اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مریدوں سے کہا کہ کیا حالت بنا رکھی ہے مریدوں نے جواب دیا اور واقعہ بیان کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اصل بایزید تو میں ہی ہوں اور جن کو تم نے دیکھا وہ بایزید نہیں تھے لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ انسانی جسم اتنا طویل کیسے ہو سکتا ہے تو جواب یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جس وقت دنیا میں تشریف لائے اور طوالت کی وجہ سے ان کا سر آسمان سے ٹکراتا تھا اور جب حکم الٰہی سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کے سر پر اپنا پر مارا تو اس وقت سے آپ کا قد چھوٹا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ جب وہ بڑے جسم کو چھوٹا کر دینے کی طاقت رکھتا ہے تو چھوٹے جسم کو بڑا کر دینے پر بھی قدرت رکھتا ہے اسی طرح جب بچہ شکم مادر میں رہتا ہے تو اس کا وزن بہت ہلکا ہوتا ہے

Marfat.com

لیکن ولادت ہوتے ہی وزن میں اضافہ ہو جاتا ہے مگر ان چیزوں کو سمجھنے کے لیے مراتب کی واقفیت بہت ضروری ہے۔

(اللہ والے ص۱۱۶ ، تذکرۃ الاولیاء ص۱۰۲)

Marfat.com

کشف وکرامات

کشف کے ذریعے ایک آدمی کو دوزخ سے بچالیا:

ایک آدمی جو اپنے علم پر بہت فخر کرتا تھا، جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا تو نفرت کرتا غرور اور تکبر کرتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت وکرامات کا منکر تھا۔ اس نے چاہا کہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے اکیلے میں بات چیت کروں اس نے لوگوں سے پوچھا کہ بایزید رحمتہ اللہ علیہ کس وقت مل سکتے ہیں لوگوں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد میں سب سے پہلے نماز پڑھنے کے لیے جاتے ہیں اگر ملنا ہے تو جامع مسجد میں جا کر ملو۔ وہ آدمی مسجد میں جا پہنچا اور بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے بالکل ساتھ بیٹھ گیا۔ بایزید رحمتہ اللہ علیہ کو پتہ چل گیا کہ یہ شخص میرا امتحان لینے آیا ہے بایزید رحمتہ اللہ علیہ فوراً مراقبے میں چلے گئے تو ادھر امام نے خطبہ شروع کر دیا خطبہ کے دوران اس شخص پر غنودگی طاری ہوگئی۔ وہ کیا دیکھتا ہے کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور سب لوگ ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں۔ ایک آدمی آیا اس نے میرے دامن کو پکڑ لیا۔ اس نے کہا میرا مزدوری کا ایک درہم تم دو۔ اس شخص نے کہا یہ میدان محشر ہے یہاں میں درہم کس سے لوں ؟ یہاں سب لوگوں کو اپنی پڑی ہوئی ہے آخر حکم ہوا کہ اس شخص کو دوزخ میں ڈال دو۔ فرشتوں نے اس کو پکڑ لیا اور دوزخ کی طرف لے گئے۔ جب دوزخ کے دروازے پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ چادر بچھائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ چادر میں دینار اور درہم رکھے ہوئے ہیں۔ جب بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے اسے دیکھا تو فرشتوں سے کہا اسے چھوڑ دو یہ ہمارے علاقے کا امیر ہے۔ فرشتوں نے کہا اس شخص نے کسی کا ایک درہم دینا تھا اس جرم میں اس کو پکڑا ہے جب تک یہ درہم نہ دے گا ہم اس کو نہ چھوڑیں گے۔ بایزید بسطامی رحمتہ

Marfat.com

اللہ علیہ نے فرمایا بس اتنی سی بات ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سامنے چادر سے ایک درہم اٹھا کر دیا اور فرشتوں سے کہا اسے چھوڑ دو۔ جب ادھر خطبہ ختم ہوا، اقامت کہی گئی، اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی تو اس شخص کا دوزخ سے رابطہ ختم ہوا اور اقامت کے لیے کھڑا ہو گیا۔ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے آہستہ سے اس شخص کے کان میں کہا اس وقت میں نے تجھے دوزخ سے چھڑا لیا ورنہ اس وقت آگ میں جل رہے ہوتے۔ اتنی دیر میں وہ شخص نماز میں مصروف ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوا تو وہ امیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر گر پڑا معافی مانگنے لگا اور مرید ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر رہنے لگا۔

(محفل اولیاء ص ۵۷ از حضرت ... مشاہیر دسہروردی

بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا کشف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کشف کا یہ حال تھا جس کو دیکھتے فوراً جان لیتے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اذان دیتے اور اقامت کہتے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اذان ظہر کہی پھر اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنتیں ادا کیں۔ جب اقامت کہنے لگے تو ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور صفوں میں کھڑا ہو گیا وہ شخص مسافر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے قریب ہو کر آہستہ اور پوشیدگی میں کہا کہ مسافر کو شہر میں تیمم جائز نہیں۔ وہ آدمی صفوں سے نکلا اور وضو کے لیے گیا اور پھر نماز پڑھی۔ کسی اور شخص نے اس مسافر شخص سے پوچھا کہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے تجھے اقامت کے دوران کان میں کیا بات کہی۔ مسافر نے کہا میں آج ہی سفر سے آیا ہوں۔ جب نماز فجر کا وقت ہوا تو شہر سے بہت دور تھا میں نے پانی تلاش کیا مگر نہ ملا پھر میں نے تیمم کر لیا اور نماز فجر ادا کی۔ جب میں شہر میں پہنچا تو نماز ظہر کا وقت تھا جب مسجد میں داخل ہوا تو وضو کرنا بھول گیا تھا۔ جب میں صف میں کھڑا ہوا تو

Marfat.com

بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے آہستہ سے میرے کان میں فرمایا شہر میں تیمم سے نماز نہیں ہوتی جاؤ وضو کرلو یہاں پانی موجود ہے۔ پھر میں نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔

(مفید السالکین ترجمہ: حکایات الصالحین ص 71 از عبد مصطفےٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری)

خواجہ اکاف رحمتہ اللہ علیہ کا حضرت بایزید بسطامی اور ترمذی (رحمہ اللہ علیہما) کو خواب میں دیکھنا:

زین سازی کی اولاد میں سے ایک خواجہ گزرے ہیں جو قطب عالم تھے اور بہت ہی پاک صاف کامل بزرگ تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی اور حضرت ترمذی (رحمہ اللہ علیہما) کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھے اپنا رہبر بنایا اور خود میرے پیچھے پیچھے ہو گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر یہ نکالی کہ ان دو بزرگوں نے اس قدر میرا احترام کس لیے کیا تعبیر یہ تھی کہ صبح کے وقت میرے دل سے آہ نکلی۔ میری آہ سے میرے دل کا راستہ کھل گیا۔ گویا میری آہ ایک دستک تھی جس سے درگاہ ایزدی کا دروازہ کھل گیا۔ میں نے دروازے کو کھلا دیکھا تو غیب سے رب العزت نے فرمایا دوسرے سب پیر اور مرید مجھ سے بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا فیض چاہتے ہیں۔ مگر اصل جوان مرد بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ ہے کہ وہ صرف ہم کو چاہتا ہے ہم اس سے کوئی چیز نہیں مانگتے۔ جب میں نے رات کو غیب سے خطاب سنا تو میں نے دنیا کی ہر چیز کو چھوڑ دیا۔ اے خدا میں تجھ سے صرف یہی چاہتا ہوں کہ تو مجھے مل جائے اور بس۔ کیونکہ اگر میں تجھ سے تیرے بغیر کوئی اور چیز مانگوں تو پھر میں تیرا طالب کیسے بن سکتا ہوں۔

(حکایات فرید الدین عطار ص ۲۱۵ ترجمہ: حکیم مطیع الرحمن نقشبندی)

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا پر ایک شخص نے آمین کہی اور رب نے بخش دیا:

روایت ہے کہ کسی نے ایک ایسے شخص کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا جو بہت گنہگار شخص تھا۔اس نے پوچھا رب نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اس قبر والے شخص نے کہا اگر چہ میں بہت گنہگار شخص تھا مگر اللہ نے مجھے بخش دیا اس نے پوچھا رب نے تجھے کس وجہ سے بخش دیا ۔وہ کہنے لگا کہ میں ایک روز بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی محفل میں گیا۔اس وقت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ اپنے رب کے حضور دعا مانگ رہے تھے۔میں اس محفل میں شامل ہو گیا اور میں نے ان کی دعا میں صرف آمین کہا رب نے مجھے آمین کے صدقے بخش دیا۔جب فرشتوں نے میری تلاشی لی تو سوائے گناہ کے میرے پاس کچھ بھی نہ تھا صرف ایک آمین نکلی جو میرا اجر تھا۔فرشتوں نے کہا کہ یہ آمین کس محفل میں حاصل کی۔اس شخص نے کہا بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں پھر رب نے فرشتوں سے فرمایا اس شخص کو چھوڑ دو ہم اس کو بخش دیتے ہیں ۔رب العزت نے فرمایا اس نے جو آمین کہی ہے وہ بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی محفل ہے اور ہم بایزید رحمتہ اللہ علیہ کو جانتے ہیں۔

Marfat.com

عظیم مرتبہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چار ہزار مراتب طے کرنے کے بعد کمال اولیاء کے درجے تک پہنچا تو میں نے خود کو نبوت کے ابتدائی درجہ میں دیکھا تو یہ تصور کرلیا کہ شاید اتنا عظیم مرتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ لیکن جب غور وفکر کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ میرا سر ایک نبی کے قدموں کے نیچے ہے اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ ولایت کی انتہا نبوت کی ابتدا ہوتی ہے، لیکن نبوت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔

تذکرۃ الاولیاء ص123

حضرت شیخ فریدالدین عطار

عبادت کے دوران خیال:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات عبادت میں مصروف تھا کہ اچانک مجھے غافل لوگوں کی غفلت کا خیال آیا۔ لیکن کشف سے پتہ چلا کہ ان پر تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ویسے ہی برس رہی ہے جیسے شب بیداری میں ان پر ہوتی ہے۔ مجھے تعجب ہوا تو ہاتف غیبی سے آواز آئی اے بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) انہوں نے میرے عذاب کو یاد رکھا اور تہجد پڑھنے لگے اور وہ میری رحمت پر امید رکھتے ہوئے سو گئے۔

(نزہۃ المجالس جلد اول ص۵۱۹ ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا جنگ کے دوران مدد کرنا:

ایک دفعہ رومیوں کی مسلمانوں کے لشکر سے جنگ ہوئی۔عین جب اسلامی لشکر شکست کے قریب تھا تو ایک مسلمان سپاہی نے پکارا کہ بایزیددریاب (کہ اے بایزید خبر **لیجیو**)۔حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ کی اور خراسان کی طرف سے آگ نمودار ہوئی۔آگ کے خوف سے کفار کی فوج میں تہلکہ مچ گیا۔کفار کی فوج کو بھاگتے دیکھ کر مسلمانوں نے میدان جنگ میں اپنے قدم جمالیے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

رسول اللہ کے سفیر ص ۱۴۰

تاریخ مشائخ نقشبند ص ۸۹

یحییٰ بن معاذ کی بایزید بسطامی (رحمہ اللہ علیہما) سے ملاقات:

یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے گیا تو دیکھا کہ آپ ایک چمڑے کی پرانی سیاہ رنگ کی رسی سے سر کو لپیٹے ہوئے ہیں اور بلند آواز سے تکبیر کہہ رہے ہیں۔میں نے کہا کہ اے برہان الموحدین (ایک کو ماننے والے کی برہان) کوئی انوکھا معاملہ ملک میں پیش آیا ہے کہ آپ نے سر پر پٹی باندھی ہوئی ہے اور بلند آواز میں تکبیر کہہ رہے ہیں۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے یحییٰ اگر تم اس راز کو جاننا چاہتے ہو تو ملک روم میں چلے جاؤ وہاں جا کر تمہیں پتہ چلے گا کہ تکبیر کیوں کہہ رہا ہوں۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ ملک روم میں پہنچے تو وہاں بہت بڑا پرہجوم منظر دیکھا یہاں لوگ دائرے کی شکل میں جمع تھے اور اسلام کے دشمنوں کی جلی بھنی لاشیں پڑی ہوئیں تھیں۔میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ اس شہر میں رہنے

Marfat.com

والے مسلمانوں اور کافروں کی آپس میں جنگ ہوئی۔ مسلمانوں کو شکست ہونے والی تھی کہ اچانک بسطام کی طرف سے تکبیر کی آواز آئی اور اس کے پیچھے ایک آگ ظاہر ہوئی۔ کافروں کے لشکر میں آگ لگ گئی اور یہ آگ سب کو جلا کر راکھ کر گئی۔ یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ جب یہ منظر دیکھ کر واپس آئے تو دیکھا کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ پاؤں کی دو انگلیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ اس پریشانی اور درد کے ساتھ عبادت و ریاضت میں مصروف تھے۔ نماز عشاء تک ان کا یہی حال تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ اے یحییٰ (رحمۃ اللہ علیہ) بارگاہ ربوبیت میں تیس ہزار مقامات پر میرا گزر ہوا ہے اور میں نے ہر مقام پر اپنے رب کی عبادت کی ہے۔ آخر مجھ سے پوچھا گیا کہ تیری مراد کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اریـد ان لا اریـد (میری مراد یہ ہے کہ میری کوئی مراد نہ ہو)۔ میری مراد بے مرادی ہے اور میرا چاہنا کچھ نہ چاہنا ہے۔

مکتوبات دوصدی ص ۵۱۸ از شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: حکیم سید شاہ مقیم الدین احمد شرفی فردوسی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا رب کی بارگاہ میں مقام:

ایک دفعہ بصرہ میں سخت خشک سالی پڑ گئی۔کافی عرصے تک بارش نہیں ہوئی۔لوگ نماز استسقاء پڑھ کر دعا کرنے لگے لیکن بارش کا کوئی نام ونشان نہیں۔آخر تنگ آ کر میدان میں ہزاروں لوگ چیختے چلاتے اور روتے ہوئے نکلے۔سب نے فریاد کی مگر کسی کی فریاد قبول نہ ہوئی۔اتفاق سے ایک شخص کا ادھر سے گزر ہوا۔اس شخص نے دیکھا کہ ہزاروں لوگ جمع ہیں۔سب دعا کے واسطے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کی آنکھوں میں آنسوں بہا رہے ہیں۔لیکن بارش کا دور تک نام و نشان نہیں۔اس شخص نے جب اتنے لوگوں کو روتے دیکھا تو برداشت نہ کر سکا۔اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کرنے لگا کہ یا اللہ جو میری آنکھوں میں بھید ہے اس کے طفیل بارش برسا۔اس شخص کا عرض کرنا تھا کہ یک دم بارش برسنا شروع ہوگئی۔ہزاروں لوگ جو جمع تھے حیران رہ گئے کہ اس شخص نے کیا دعا مانگی۔ایک آدمی جو یہ سب سن رہا تھا آگے بڑھا اور کہا کہ اے شیخ عصر اے اللہ کے ولی! ہماری عرض سن۔اس شخص نے کہا کہ میں نہ تو شیخ عصر ہوں اور نہ ہی ولی۔جیسے سب عوام الناس ہیں ویسے ہی ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ آپ نے جو دعا مانگی ہے کہ جو میری آنکھوں میں بھید ہے اس کے صدقے میں بارش برسا یہ کیا راز ہے ہمیں بھی بتایئے۔اس شخص نے کہا سنو! میری آنکھوں نے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے۔میں نے عرض کی یا اللہ جو میری آنکھوں میں بھید ہے اس کے صدقے میں بارش برسا۔کیونکہ میری آنکھوں نے بایزید کو بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) سمجھ کر دیکھا ہے۔

مکتوبات دوصدی ص ۱۸۸ از شیخ شرف الدین احمد یحیی منیری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حکیم سید شاہ مقیم الدین احمد شرفی فردوسی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

عرش اعظم میں القاب لکھے دیکھے

حضرت عبداللہ شطار بیان فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک حالت میں عالم انکشاف کھلا مجھے روحانی معراج ہوئی مجھے عرش اعظم تک رسائی ہوئی ساق عرش بریں میں نے اکابریں طریقت کے القاب لکھے دیکھے جو سب سے پہلے حضرت بایزید بسطامی کے نام کا لقب سلطان العارفین لکھا ہوا تھا اور اس کے بعد حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری کا لقب سلطان المحققین درج تھا پھر لوح محفوظ نظر آیا۔

صفحہ (42) مکتوبات صدی حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری

دوستارے نور کے

حضرت شیخ رکن الدینؒ فرماتے ہیں کہ جب میں سلسلہ کبرویہ میں مرید ہو گیا تو مجھے ایک شخص نے کہا کہ آپ نے حضرت بایزید بسطامی کے سلسلے میں بیعت کیوں نہیں کی، جو سلسلہ طیفوریہ کے نام سے مشہور ہے اور اس سلسلے میں ایسے بزرگ وجود میں آئے ہیں جن کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ میں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دن میں وضو کر رہا تھا اور اسی اثناء میں مجھے محسوس ہوا کہ میرے حواس معطل ہو گئے ہیں اور عالم بے خودی میں دیکھا کہ خانہ کعبہ کی طرف پردہ اٹھایا گیا اور مجھے معراج ہوئی۔ پہلے آسمان پر گیا اور اس سے اوپر ایک اور آسمان دیکھا۔ اس آسمان پر ایک ستارہ تھا جو سورج کی طرح چمک رہا تھا، اسکی روشنی پورے آسمان پر تھی۔ ایک شخص یہ کہہ رہا تھا کہ جانتے ہو کہ یہ نور اور روشنی کہاں سے آرہی ہے میں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں اس نے کہا کہ یہ بایزید بسطامی کا نور ہے اس کے بعد وہ آسمان گم ہو گیا اور دوسرا آسمان ظاہر ہوا، اس پر ایک ستارہ آفتاب عالم تاب سے زیادہ روشن تھا میں نے پھر وہی آواز سنی کہ

Marfat.com

جانتے ہو یہ کس کا نور ہے میں نے کہا معلوم نہیں، فرمایا یہ شیخ حضرت مجد الدین بغدادی کا نور ہے، چونکہ شیخ رکن الدین کے مقدر میں اس سلسلہ میں بیعت کا ہونا لکھا تھا، اس کی فضیلت ان کو دکھائی گئی۔

مقابیس المجالس

مولانا رکن الدین

ترجمہ: کپتان واحد بخش سیال صفحہ 286

حضرت شیخ عبدالرحمٰنؒ کی مشکل کا حل

مراۃ الاسرار کے مصنف شیخ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک دن وسط سلوک میں اولیاء کرام کے مقامات دریافت کرنے کی ضرورت پیش آئی بہت کوشش کرنے کے باوجود میرا مسئلہ حل نہ ہوا۔ اس مشکل کا حل کرنے کیلئے آخر میں نے چند چلّے کئے اور ریاضت شاقہ پر عمل کیا لیکن میرا مقصد پورا نہ ہوا انہی دنوں میں یعنی 1030ء کے وسط سلوک میں شہنشاہ نور الدین جہانگیر کے دور حکومت میں مجھے حضرت شیخ فرید الدین عطار کی کتاب ''تذکرۃ الاولیاء'' ملی شروع سے آخر تک حسب شرائط پڑھنے کا اتفاق ہوا جب میں سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ کے معراج کے واقعے پر پہنچا تو وہ چیز جس کی مجھے تلاش تھی وہ خود بخود بلا تکلف مجھ پر منکشف ہوگئی اور جو چیز میں چاہتا تھا وہ مجھے مل گئی۔

اقتباس الانوار حضرت شیخ محمد اکرم ندوی

ترجمہ: مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری صفحہ 46

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی اور جنید بغدادی کا مقام شاہ ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کی نگاہ میں

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب انفاس العارفین میں لکھتے ہیں کہ میں نے حقیقت کی نگاہوں سے دیکھا کہ میرا دایاں پاؤں شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں سے باندھا گیا اور میرا بایاں پاؤں شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں سے باندھ دیا گیا۔ اسی دوران میں نے شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نگاہ کی تو انہیں غیبت کاملہ کے انتہائی مقام پر فائز پایا اور شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو انہیں بے خودی و مدہوشی سے بے نیاز زمان و مکاں پر حکمراں پایا اور میں نے اپنی حالت ان دونوں کے درمیان (غیبت و حضور سے معمور) پائی۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ واقعہ دونوں بزرگوں کے جذب و سلوک کے منازل پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اہل سکر میں سے تھے اور شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اہل صحو سے۔ سکر کو جذب کے ساتھ اور صحو کو سلوک کے ساتھ قریبی تعلق ہے۔

انفاس العارفین

ص 210 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ کا مقام

حضرت شیخ محمد غوث گوالیاریؒ نے اورادِ غوثیہ میں اپنے بعض مکاشفات کا ذکر کیا ہے آپ لکھتے ہیں ایک رات حالتِ خاص میں تھا کہ اچانک آواز آئی یہ حضوری اور نعمت کا وقت ہے جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عظیم الشان دریا بہہ رہا ہے اور ساری خلقت اس دریا کی طرف آئی ہوئی ہے۔ دریا کے اندر ایک تخت ہے جو بہت بڑا، خوبصورت اور بلند ہے۔ اس تخت کے سامنے ایک جمال کی صورت اور ایک جلال کی صورت جلوہ گر ہے۔ اور اس تخت پر ایک باوقار شخص بیٹھا ہوا اس مقام کی محافظت کر رہا ہے۔ اور ساری خلقت اس دریا کی طرف آ رہی ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی شخص اس تخت تک نہیں پہنچ سکتا۔ سوائے چند آدمیوں کے جنہیں میں پہچانتا تھا وہ وسط راہ میں پہنچے تھے کہ میں سبقت کر کے اس تخت کے قریب پہنچ گیا جو شخص اس تخت پر محافظ تھا اس نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور اپنا پیرا ہن مجھے عطا کیا اور دو طبق انوار از فیض جلال مجھ پر برسائے جب میں نے زیادہ طلب کیا تو فرمایا کہ تیری قسمت میں یہی لکھا ہے اس کے بعد پوچھا گیا کہ حضور آپ کا نام کیا ہے فرمایا مجھے ''فرید الدین گنج شکر'' کہتے ہیں۔ شیخ محمد غوث گوالیاریؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا سر ان کے قدموں میں رکھا اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے فرمایا کہ یہ دریائے ہستی ہے اور یہ تخت اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ دو صورتیں جلال و جمال کی ہیں۔

ہر نبی اور ہر ولی جو اس مقام پر پہنچتا ہے اس نعمت سے بہرہ ور ہوتا ہے اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضور اکیلے اس مقام کے آپ محافظ ہیں، بابا فریدؒ نے فرمایا ہم چار شخص ہیں سب سے پہلے اس تخت کے محافظ حضرت سلطان العارفین بایزیدؒ بسطامی ہیں دوسرے خواجہ جنید بغدادیؒ، تیسرے خواجہ ذوالنون مصریؒ اور چوتھا یہ درویش یعنی بابا فرید الدین گنج شکرؒ، پس ہم چاروں

Marfat.com

آدمی باری باری اس خدمت پر مامور ہیں اور جس شخص کی باری کے دوران حق تعالیٰ کسی خوش نصیب آدمی کو یہاں تک پہنچاتا ہے وہی شخص اسے اپنا پیراہن عطا کرتا ہے اور اس کی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے فیضِ جلال و جمال پہنچاتا ہے، اور روزِ قیامت تک یہی عمل جاری رہے گا۔ یہ بات سن کر میں حیران ہوا اور مزید دریافت کیا کہ حضور آپ چاروں بزرگوں کی پیدائش تو امت محمدی ﷺ میں ہوئی ہے اس مقام کی محافظت آپ سے پہلے کون کرتا تھا آپ نے فرمایا کہ ہماری حقیقت (یعنی روح) کا تعلق اس مقام سے ہے، جسم عنصری کے ظہور سے پہلے یا بعد کا یہاں کوئی دخل نہیں ہے۔

اقتباس الانوار حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی

ترجمہ: مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

صفحہ 451

Marfat.com

ایک دوست کی بخشش

حضرت بایزید بسطامیؒ کسی سفر میں تھے اور ساتھ ان کا ایک مرید بھی تھا اس مرید کو کسی نے خبر دی کہ تمہارا فلاں دوست مر گیا ہے یہ مرید بہت پریشان اور اداس رہنے لگا اور اس کے غم میں گم سم ہو گیا۔ حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا تم پریشان کیوں ہوتے ہو تمہارا مرنے والا دوست کبھی محفل میں آیا ہے یا نہیں مرید نے کہا نہیں۔، اچھا تمہارے دوست نے مجھ کو دیکھا تھا، مرید نے کہا حضور نہیں۔ بایزیدؒ نے فرمایا کیا اس نے میرا نام سنا تھا مرید نے کہا جی ہاں اس نے سنا تھا مرید نے کہا حضور جب میں آپ کی خدمت اور صحبت مبارک سے فارغ ہوتا تو سیدھا اس دوست کے گھر جاتا آپ کے اوصاف حمیدہ اور سوانح پاکیزہ اس شخص کو سنایا کرتا تھا وہ میرا دوست سن کر بہت خوش ہوتا تھا اور بڑے اعتقاد سے سنتا تھا سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ نے فرمایا بس اتنا ہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

لطائف اشرفی جلد 1 حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی صفحہ 23

Marfat.com

مرزا قادیانی کے بارے میں حافظ عبدالکریم کا خواب

حضرت حافظ عبدالکریمؒ نے ایک دفعہ اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ جب ابتداء میں مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جا بجا اس کا چرچا شروع ہوا اور اکثر دوست مجلس میں بیٹھ کر اس کے بارے میں پوچھتے تو میں جواب میں کہتا کہ اگر جناب رسول خدا ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو حضور ﷺ سے دریافت کر کے بتاؤں گا، جب کبھی زیارت سے مشرف ہوتا، کچھ یاد نہ رہتا۔ ایک دفعہ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور حضور کے اردگرد بہت سے اصحاب اور اولیاء صف باندھے حلقہ میں مراقب بیٹھے ہیں۔ آگے اصحاب حلقہ باندھے بیٹھے ہیں اور ان کے پیچھے حضرت امام غزالیؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کو دیکھا کہ صحابہ کے پیچھے بیٹھے ہیں میرے دائیں طرف امام غزالیؒ اور بائیں طرف حضرت بایزید بسطامیؒ ان دونوں بزرگوں کے درمیان میں دوزانوں بیٹھ گیا۔

اس وقت مجھ پر ایسی کیفیت پیدا ہوئی کہ جو بیان نہیں ہو سکتی، حضور ﷺ کے نور سے تمام مجلس منور تھی اور فرش سے عرش تک نور ہی نور دکھائی دیتا تھا، تھوڑی دیر کے بعد حضور ﷺ نے کچھ ارشاد فرمایا، جسے سنتے ہی تمام اہل مجلس کھڑے ہو گئے میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا مگر حضور ﷺ کی صرف آواز مبارک ہی سنائی دی یہ معلوم نہ ہوا کہ حضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا میں نے جب دائیں بائیں نظر اٹھا کر دیکھا تو بے شمار لوگ کھڑے تھے، میں نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ان میں کچھ تو اصحاب کرام ہیں اور باقی سب اولیاء اور حضور پاک ﷺ ہیں۔ حضرت امام غزالیؒ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، کہ میرے عزیز آگے جاؤ تو حضور ﷺ کے ارشاد سے تمام اصحاب بیٹھ گئے، میں اس وقت سب

Marfat.com

سے آگے حضور ﷺ کے قریب تھا، حضور ﷺ نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا، میں نے حضور ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا، جب دائیں طرف نظر کی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضور ﷺ کی خدمت میں رونق افروز دیکھا۔ اس وقت میں نے موقع مناسب خیال کر کے دریافت کیا کہ حضور ﷺ مرزا قادیانی کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں سچا ہے یا جھوٹا۔ حضور ﷺ نے اتنا سنتے ہی چہرہ مبارک دوسری طرف کر لیا۔ مجھے خوف پیدا ہوا کہ شاید حضرت رسول اکرم ﷺ خفا ہو گئے ہیں اور ناراضگی کے باعث میری طرف سے چہرہ مبارک پھیر لیا، مگر حضرت صدیق اکبرؓ نے مجھے فرمایا کہ تم اس آیت کو پڑھو'' و من الناس من یعجبك قوله فی الحیوة الدنیا و شهد الله علی ما فی قلبه و هو الد الخصام ، میں آیت کو پڑھتا تھا لیکن پڑھی نہ جاتی تھی، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا پڑھو پڑھو جب میں نے اس آیت کو پڑھا تو حضور ﷺ نے بھی ہماری طرف توجہ فرمائی ارشاد فرمایا کہ مرزا قادیانی اس گروہ میں سے ہے جس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے یعنی مرزا قادیانی مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ مرزا قادیانی کاذب ہے پھر میں نے اس آیت کو زور سے پڑھا تو میں جاگ اٹھا، دیکھا تو تہجد کا وقت تھا۔

کتاب التقدیس آثار کریمہ

حضرت خواجہ حافظ عبدالکریم نقشبندی مجددی عیدگاہ شریف راولپنڈی

صفحہ 136

Marfat.com

باب نہم

حضرت بایزید بسطامیؒ کے بارے میں علمائے کرام، اولیائے کرام اور مشائخ عظام کے ارشادات

بایزید بسطامیؒ کے بارے میں بزرگوں کے قول

(1): امام مناویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو یزید بسطامی عارفین کے اماموں کے بھی امام تھے، اور محققین، صوفیائے کرام کے مشائخ کے شیخ تھے۔

(2): حضرت خوافیؒ کا یہ قول ہی کافی ہے کہ آپ انہیں سلطان العارفین کہا کرتے تھے۔

(3): حضرت ابن عربیؒ کا قول: آپ انہیں بایزید اکبر کہا کرتے تھے، اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ آپ اپنے زمانے کے قطب غوث تھے۔

ابن عربی کی اصل عبارت کا ترجمہ یہ ہے۔

کچھ اقطاب ایسے ہوتے ہیں جو ظاہری حکومت والے ہوتے ہیں لوگوں کی خلافت ظاہری ان کے سپرد ہوتی ہے۔ جیسا کہ باطنی طور پر ان کا مقام و مرتبہ بھی خلیفہ ہوتا ہے، ایسے حضرات میں

Marfat.com

سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا عمر بن خطابؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا علی المرتضیٰؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ ،اور کچھ اقطاب ایسے ہوتے ہیں، جن کے پاس صرف باطنی خلافت ہوتی ہے، ظاہر میں ان کا حکم اور خلافت نہیں ہوتی۔ان کی مثال ابویزید بسطامیؒ ہیں۔

جامع کرامات اولیاء

علامہ یوسف نبہانی صفحہ 926 جلد دوم

(4): **حضرت ابن عربیؒ کا دوسرا قول**: ابویزید بسطامی کا مقام قلب اسرافیل تھا۔

(5): **حضرت میر سید مکیؒ کا قول**: آپ فرماتے ہیں کہ خواجہ بایزید بسطامیؒ تمام غوثی قطبی مقامات سے گزر کر مقام محبوبیت میں پہنچ چکے تھے۔

(کتاب کا نام: مرآۃ الاسرار، حضرت شیخ عبدالرحمن چشتی)

صفحہ 310، ترجمہ: مولانا کپتان وحدبخش سیال چشتی صابری

(6): **حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتیؒ**: آپ فرماتے ہیں سلطان العارفین، برہان المحققین، خلیفہ الٰہی، محرم راز متناہی، آں مست جہان ناکامی، قطب وحدت، خواجہ بایزید بسطامیؒ قدس سرہٗ طالفہءاول میں سے ہیں آپ غرقِ محبت تھے آپ کا جس مجاہدہ میں اور قلب مشاہدہ میں غرق تھا

(کتاب کا نام: مرآۃ الاسرار، حضرت شیخ عبدالرحمن)

(7): **حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ** فرماتے ہیں کہ آپ کا نام اکابر مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ حجۃ اللہ، قطب عالم اور مرجع اوتاد تھے۔

(8): **حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ** اپنے مکتوب میں حضرت بایزید بسطامیؒ کو سلطان العارفین کا لقب دیتے ہیں۔

Marfat.com

(9): حضرت علامہ یوسف نبہانیؒ اپنی کتاب جامع کرامات اولیاء میں لکھتے ہیں حضرت بایزید بسطامی اسی گروہ پاک میں سے تھے جو اہلِ قرآن ہے۔ اہل قرآن وہ ہے جس کا خُلق قرآن بن گیا ہو۔ جو اہل قرآن ہو جاتا ہے وہ لازماً اہل اللہ میں شامل ہے۔

(10): حضرت شیخ ابوالسعید ابوالخیرؒ کا قول: آپ فرماتے ہیں کہ میں اٹھارہ ہزار عالم بایزیدؒ کے اوصاف کے ساتھ لبریز دیکھتا ہوں لیکن اس کے باوجود ابھی آپ کے مقام کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

(11): حضرت شیخ ابوالسعید ابوالخیرؒ کو دوسرا قول: آپ فرماتے ہیں کہ میں بایزیدؒ کی قبر مبارک کی زیارت کو آیا، تو میں تھوڑی دیر ٹھہر کر واپس ہوا۔ فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے جس کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے وہ یہاں آ کر تلاش کرے۔

(12): حضرت ابونصر قشیریؒ کا قول: آپ کے پاس بایزید بسطامیؒ کے چند واقعات آئے۔ آپ نے فرمایا کہ درحقیقت وہ ایسے ہی ممتاز زمانہ ہیں اور جتنے مراتب ان کو عطا ہوئے وہ سب ان کی علوہمتی کی وجہ سے تھے۔

(تذکرۃ الاولیاء صفحہ 114)

(13): حضرت علامہ ذہبیؒ کا قول: آپ فرماتے، آپ سلطان العارفین ہیں

(سرالاسرار صفحہ 76 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی)

(14): شیخ شیرازیؒ کا قول: آپ فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کو اللہ تعالیٰ نے حیرت عطا فرمائی۔

(نفحات الانس صفحہ 198 مصنف حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ)

Marfat.com

(15): **پروفیسر نکلسن کا قول:** فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامیؒ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فنا کو باقاعدہ اصطلاح کے طور پر پیش کیا ہے، منقول ہے آپ نے عرفان کے متعلق فرمایا کہ مخلوقات کے احوال ہوتے ہیں مگر صاحب حال کا کوئی حال نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے سارے احوال مٹا دیئے جاتے ہیں اور غیر کی نشانیوں کیلئے اس کی نشانیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ فنا استغراق کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔

(طبقات الکبریٰ صفحہ 47 جنید و بایزید عبداللطیف خان نقشبندی)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کا قول:

سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ کیا ہی کامل مرد تھے کہ کامل لوگ بھی آپ کے دیدار کی تاب نہ لا سکتے تھے۔

افضل الفوائد صفحہ 87

حضرت جنید بغدادیؒ کا قول:

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں، میں نے بہت بڑے بڑے اولیائے کرام کی کتب کا مطالعہ کیا ہے، اور جب میں حضرت بایزید بسطامیؒ کے کلام کا مطالعہ کرتا ہوں تو دل کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کے بیان کردہ حقائق میرے دل کی گہرائیوں میں اتر کر غلبہ حال کی صورت میں نظر آنے لگتے ہیں اور ان کی باتوں سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ بایزیدؒ کی باتوں سے اونچی باتیں کسی بزرگ میں نظر نہیں آتیں۔

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مریدوں سے کہا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کے متعلق جو باتیں بیان کی ہیں ان پر کان دھرو اور دیکھو کہ ان کی باتوں میں کتنے لعل اور رموز و نکات بھرے

Marfat.com

ہوئے ہیں۔فرمایا کہ ان کے اکثر تذکرے اور اقوال انہوں نے قصداً بیان نہیں کیے۔کیونکہ ہر کس و ناکس کے سامنے اس قسم کے تذکروں کو بیان کرنا، بیانِ طریقت اور حمیت کے خلاف ہے۔فرمایا اہل لوگوں کو ایسی باتیں بتانا خود اہانت مول لینا ہے جو مجھے گوارہ نہیں جو شخص ان کے کلام سے آگاہ ہو یقیناً وہ اس حقیقت سے آگاہ ہوگا۔

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ اور جنید بغدادیؒ کا زمانہ

تاریخ تصوف میں حضرت جنید بغدادیؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کا زمانہ ایسا مبارک زمانہ تھا جس کا مطالعہ کرنے کے بعد قاری کا دل و دماغ اس قدر متحیر ہو جاتا ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے زمانہ رسالت میں تبع تابعین کے بعد شاید اس قدر پاک ہستیوں کی یکجا کیا ہو یوں تو ہر زمانے میں ہی اولیائے کرام کا جھرمٹ نظر آتا ہے مگر اس زمانے کے متعلق ذرا اندازہ کیجئے کہ اس وقت کا کیا سماں ہوگا، جس میں حضرت بایزید بسطامیؒ، جنید بغدادیؒ کے ساتھ حارث محاسبی، سری سقطی، ابوالحسن نوری، سہل تستری، ابوحفص، ابوسلیمان درانی، داؤد طائی، ابوعبداللہ سعید، سفیان ثوری، عمر بن عثمان المکی، ابوسعید خراز، ابوبکر شبلی، فتح موصلی، ابومحمد حریری کے علاوہ بہت سے دیگر بزرگوں کو جمع کر دیا گیا ہو۔ اس سے بھی زیادہ لطف کی بات یہ ہے کہ ان بزرگوں کے بعد آنے والے حضرات شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت داتا گنج بخشؒ، معین الدین چشتیؒ، فرید الدین گنج شکرؒ، نظام الدین اولیاءؒ، اور حضرت مجدد الف ثانیؒ جیسے پُر وقار محتشم اور ذی شان تصوف کے موضوعات پر بطور سند پیش کیا ہے، ان حضرات کی ایسی رونی عظمت نے راقم الحروف کو زیر نظر کتاب تالیف کرنے کیلئے بے چینی اور ہیبت کے ملے جُلے احساسات کے ساتھ آمادہ کیا۔ جہاں کہیں تصوف کی گہرائیوں میں ڈوب کر کسی مسئلے کو حل کرنے کا ذکر آتے ہی ان دو ہستیوں کا ذکر لامحالہ کرنا ہی ہوتا ہے اور ان دونوں کا نام لئے بغیر بات نہیں بنتی درحقیقت جنیدؒ و بایزیدؒ آسمان طریقت کے کبھی نہ غروب ہونے والے ستارے ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ: نے اپنی تمام کتابوں میں حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ کا تذکرہ بڑی محبت وعقیدت کے ساتھ کیا ہے۔ان کی تحریروں کو بطور سند پیش کیا ہے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ کی تحریروں سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان دونوں حضرات کے عاشق اور دل کی گہرائیوں سے قدر دان تھے، جبھی تو آپ نے کشف المحجوب میں جابجا ان دونوں حضرات کا ذکر کیا اور ان کے فرمودات کو نقل کیا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی ملاقاتِ بایزید بسطامیؒ سے ثابت نہیں

حضرت بایزید بسطامیؒ سے جنید بغدادیؒ کی ملاقات ثابت نہیں آپ کے مابین ربط قائم تھا، جنید بغدادیؒ کے کچھ مرید ایسے تھے جو بایزیدؒ کی محفل میں جایا کرتے تھے۔ بایزیدؒ کی باتوں کو لکھ کر اور بایزیدؒ کے ارشادات اپنے مرشد جنید بغدادیؒ کو بتاتے، جنیدؒ بغدادی نے بایزیدؒ کی تحریروں کا مطالعہ کیا ہے اور ان کو بہت پسند کیا اور سیرت جنیدؒ میں یہ لکھا گیا ہے کہ اگر چہ دونوں نے ایک دوسرے کا زمانہ پایا، مگر ان دونوں کی آپس میں ملاقات ثابت نہیں ہے اور نہ ہی خط وکتابت ہوئی۔ مگر حضرت بایزیدؒ کی تحریروں اور ان کے دوستوں کے ذریعے جو دونوں میں مشترک تھے۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادیؒ کا قول:

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا بایزیدؒ کی باتوں سے زیادہ اونچی باتیں مجھے کسی بزرگ میں نظر نہیں آئیں بایزیدؒ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔

حضرت جنیدؒ و بایزیدؒ یہ نسبت مبارک، یہ معاملہ سعید
ہیں رہبر زمانہ اب بھی جنیدؒ و بایزیدؒ

اولیاء شاداب ہیں اب بھی انھی کے فیض سے
مانتے ہیں آپ کو ہم رحمتِ حق کی نوید

اولیاء تو نورِ حق کے منبع فیضان ہیں
کھینچتے ہیں فیض ان سے مانندِ عمل کشید

دیکھتے تھے جب جنیدؒ اس کامل بسطام کو
مانتے تھے وہ طریقت میں انہیں مردِ وحید

جس طرح کہ سب فرشتوں میں ہیں اعلیٰ جبرائیلؑ
ایسا ہی اعلیٰ ہے ولیوں میں مقام بایزیدؒ

عاشقوں کو ان سے نہ جانے ملے کیا کیا مقام
دیت ان کی ہے خدا، جو ہو محبت کا شہید

آج بھی یہ ہستیاں ہیں مظہرِ نورِ خدا
گفتنی دونوں کی ہے گویا معرفت کی ہے کلید

قربِ حق کا سلسلہ ولیوں کے دم سے ہے
لازم ہے ایسی راہ میں، اہلِ خدا کی دید

پاکبازانِ طریقت مانتے ہیں ان کو آج
راہِ حق کی اولین منزل جنیدؒ و بایزیدؒ

کیفیاتِ جذب و مستی میں بہت اعلیٰ مقام
معرفت کے جام پی کر بھی کہیں ''ھل من مزید''

آپ سے واضح طریقت میں شریعت ہوگئی
انحرافِ شرع ان کے سامنے امرِ بعید

ان ہی سے قائم ہوئی حسنِ طریقت کی مثال
آپ وہ ہیں جن سے وابستہ ہے ولیوں کی امید

آپ نے بخشی طریقت کو مناسب احتیاط
ہیں طریقت میں یہی دو ہستیاں فردِ فرید

کون کر سکتا ہے قائم آپ دونوں کی مثال
دیکھئے ملتے ہیں کس کو یہ مقاماتِ سعید

آج گر ان کی محبت دل میں اپنے ہے لطیفؔ
حشر میں کیوں ساتھ نہ ہوں گے جنیدؒ و بایزیدؒ

(ڈاکٹر لطیف نقشبندی) صفحہ 37

Marfat.com

ڈاکٹر علامہ اقبالؒ کا کلام بایزیدؒ کی شان میں

عجب نہیں کہ پھر مسلماں کو عطا کر دیں　　شکوہء سنجرؒ و فقر جنیدؒ و بایزیدؒ

یہ بات عجیب نہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دوبارہ عطا کر دے سنجرؒ کا شکوہ، اور جنیدؒ و بایزیدؒ کا فقر (بال جبریل)

شوکت سنجرؒ و سلیمؒ تیرے جلال کی نمود　　فقر جنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمال بے نقاب

سنجرؒ اور سلیمؒ کی شان و شوکت حضور ﷺ کے جلالی کمالات کی مظہر ہیں جنیدؒ و بایزیدؒ کا فقر حضور ﷺ کے جمالی کمالات کا مظہر ہیں (بال جبریل)

چہ کافرانہ قمار حیات می سازی　　کہ باز مانہ بسازی بخود نمی سازی

کیسی کافروں جیسی زندگی گزار رہے ہو کہ زمانے کے ساتھ تو موافقت کرتے ہو اپنے ساتھ نہیں

دگر بمدرسہ ہائے حرم نمی بینم　　دل جنیدؒ و نگاہ غزالیؒ و رازیؒ

حرم کے مدرسے میں اب اور نظر نہیں آتے جنیدؒ جیسا دل اور غزالیؒ اور رازیؒ جیسی نگاہیں (ارمغان حجاز)

زائران ایں مقام ارجمند　　پاک مرداں از مقامات بلند

اولیاء کے مقام کی اس سرزمین کے زائرین بلند مرتبت اور پاک دامن مرد ہیں

پاک مرداں چوں فضیلؒ و بوسعیدؒ　　عارفاں مثل جنیدؒ و بایزیدؒ

ایک طرف فضیلؒ اور ابوسعیدؒ جیسے پاک باز ہیں اور دوسری طرف جنیدؒ و بایزیدؒ جیسے عارف

Marfat.com

ڈاکٹر علامہ اقبالؒ کا کلام بایزیدؒ کی شان میں

تیغ ایوبی نگاہ بایزیدؒ　　گنج ہائے ہر دو عالم را کلید

یہ تیغ ایوبی ہو یا نگاہ بایزیدؒ دونوں جہانوں کے خزانوں کی کنجیاں ہیں (ارمغان حجاز)

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر　　نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

گنبد خضریٰ زیر آسمان عرش سے بلند تر ادب گاہ ہے جہاں جنیدؒ و بایزیدؒ جیسے بھی سانس بلند نہیں کرتے تھے (ارمغان حجاز)

سرے از اسرار دیں بر گویمت،　　داستانے از مظفر گویمت

میں تیرے سامنے اسرار دین کا ایک راز بیان کرتا ہوں اس کا تعلق سلطان مظفر کی داستان سے ہے

اندر اخلاص عمل فردفریدؒ　　پادشاہے با مقام بایزیدؒ

وہ (سلطان) اخلاص و عمل میں فردفریدؒ تھے وہ پادشاہ تھے لیکن انہیں بایزیدؒ بسطامی سا مقام حاصل تھا (جاوید نامہ)

کامل بسطام در تقلید فرد　　اجتناب از خوردنِ خربوزہ کرد

حضرت بایزیدؒ محبت رسول ﷺ میں کامل تھے اور انہوں نے خربوزہ کھانے سے پرہیز اس لئے کیا کہ حضور ﷺ کی سنت کا علم نہ ہو سکا (اسرار خودی)

Marfat.com

علامہ اقبال کے نزدیک اس دور میں جنیدؒ و بایزیدؒ کی بہت اہمیت ہے

شعرائے اسلام اور مشائخ عظام نے حضرت بایزیدؒ کی بلندیء مقامات پر بہت کلام کیا ہے جس کا مکمل احاطہ اس محدود تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ بعض مشائخ نے جو کچھ آپ دونوں کے متعلق لکھا ہے وہ اس کتاب میں شامل ہو چکا ہے۔ ایک صوفی شاعر نے لکھا ہے کہ اس دنیا میں بلند و اعلیٰ بزرگ ہستیوں کی نمود کیلئے کئی صدیوں کی مدت درکار ہوتی ہے۔

؎ دور ہا باید کہ تا یک مردِ حق پیدا شود بایزیدؒ اندر خراساں یا اویسؒ اندر قرن

(کئی زمانے درکار ہیں کہ ایک مردِ حق پیدا ہو، بایزیدؒ جیسا کوئی خراسان میں یا ایک اویسؒ قرن میں)

علامہ اقبالؒ نے ان دونوں حضرات کو خوب خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے عشق کو بیان کرتے ہوئے بال جبریل میں ''ذوق و شوق'' کے عنوان سے کچھ اشعار لکھے ہیں جن میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ پیر حضرت معین الدین چشتیؒ جیسی ہستیوں کی زندگیاں حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات مبارکہ کے جلالی کمالات کی مظہر ہیں، جبکہ حضرت جنیدؒ و بایزیدؒ کا فقر حضور ﷺ کے جمالی کمالات کا مظہر تھا۔ یہ بات عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شکوہ سنجرؒ اور فقر جنیدؒ و بایزیدؒ دوبارہ عطا کر دیں۔ اور مسلمانوں کو اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل ہو جائے۔

؎ عجب نہیں کہ مسلماں کو پھر عطا کر دیں
شکوہء سنجرؒ و فقر جنیدؒ و بسطامیؒ

ارمغان حجاز کی ابتداء میں علامہ اقبالؒ نے عزت بخاری کا شعر درج کیا ہے جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب حضرات جنید بغدادیؒ اور بایزیدؒ بسطامی مدینہ شریف میں جب بارگاہ

Marfat.com

مصطفیٰ ﷺ پر حاضری دیتے تو حضور ﷺ کے پاس ادب کی خاطر یہ دونوں حضرات اپنا سانس بھی بند کر لیتے تھے۔ یہ عمل ان دونوں بزرگوں کی انتہائے ادب پر دلالت کرتا ہے۔ علامہؒ نے فرمایا ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر　　نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

(آسمان کے نیچے حضور ﷺ کا روضہ مبارک ایک ایسی ادب گاہ ہے جو رتبے میں عرش سے بھی زیادہ ہے ، یہاں پر جنیدؒ و بایزیدؒ جیسی ہستیاں پاس ادب سے سانس گم کر کے آتی تھیں)

علامہ اقبالؒ نے ''پس چہ باید کرد'' میں امت عربیہ کے نام چند باتیں لکھی ہیں جس میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت عربیہ کو پورے عالم میں سے بہت بلند مقام کیلئے چن لیا۔ اور اُن کو کیا کیا نعمتیں اور عظمتیں عطا فرمائیں۔

اس خطاب میں آپ نے حضور ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ نے خصوصی امتیازات عطا فرمائے ہیں ان میں سے بہت سے امتیازات کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کا خصوصی ذکر کیا ہے کہ جہاں آپ کی تربیت سے حیدرؓ و صدیقؓ، فاروقؓ و حسینؓ جیسی شخصیتیں پیدا ہوئیں وہاں آپ نے تیغ ایوبیؒ اور نگاہ بایزیدؒ جیسی شخصیتیں عطا کرنے کا تذکرہ بھی فرمایا ہے ان دونوں ہستیوں کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ تیغِ صلاح الدین ایوبیؒ اور نگاہِ بایزیدؒ ایسی صلاحیتیں تھیں، کہ ان میں دونوں جہانوں کے خزانوں کی کنجیاں ہونے کا شرف حاصل تھا یعنی دینا و آخرت کے مشاکل اور مصائب ان کی نگاہوں سے کھل جاتے تھے۔ علامہؒ نے فرمایا

تیغِ ایوبی، نگاہِ بایزیدؒ　　گنجہائے ہر دو عالم را کلید

(تیغِ ایوبیؒ ہو یا نگاہِ بایزیدؒ، دونوں جہانوں کی کنجیاں ہیں)

علامہ اقبالؒ نے جنیدؒ و بایزیدؒ کی زندگیوں کی مثال دے کر سمجھایا ہے کہ اے مسلمان تو کیسی کافرانہ

Marfat.com

زندگی گزار رہا ہے کہ تو خدا کو بھلا کر دنیا کے ساتھ تعلقات کو استوار کر رہا ہے ۔تو دنیا کی تابعداری میں کیوں مصروف رہتا ہے۔ مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کو پیدا کیا تو اس کو یہ حکم دیا کہ اے دنیا! جس کو تو میرا تابعدار پائے تو تو اس کی تابعدار ہو جانا اور جو تیرا تابعدار ہو تو اس کو تھکا دینا۔ فرماتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ مسلمان دنیا میں ذلیل وخوار ہو گئے کیونکہ وہ دنیا کے ساتھ تابعداری کا اظہار کرتے ہیں۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خدا کی دوری کے باعث اب حرم کے کسی مدرسے سے کوئی شخص ایسا پیدا نہیں ہوتا جو کہ حضرت جنیدؒ جیسا دل اپنے پہلو میں رکھتا ہو یا جس کی نگاہ امام غزالیؒ اور فخر الدین رازیؒ جیسی شان میں نمودار ہوتی ہوئی نظر آئے۔ فرماتے ہیں

چہ کافرانہ قمار حیات می سازی کہ باز مانہ بسازی بخود نمی سازی

(کیسی کافروں جیسی زندگی گزار رہے ہو، کہ زمانے کے ساتھ تو موافقت تو کرتے ہو اپنے ساتھ نہیں)

دگر بمدرسہ ہائے حرم نمی بینم دلِ جنیدؒ ونگاہِ غزالیؒ ورازیؒ

(حرم کے مدرسوں میں اب کوئی شخص ایسا نظر نہیں آتا کہ جس کا دل حضرت جنیدؒ جیسا ہو اور نگاہیں غزالیؒ اور رازیؒ جیسی ہوں)

علامہ اقبالؒ نے بال جبریل کی منظومات میں مسلمانوں سے اسی قسم کا سوال کیا ہے کہ اے مسلمان تو خود اپنے دل سے پوچھ کہ وہ کیا وجہ ہے کہ آج حرم میں ایک بھی مرد کامل کیوں نظر نہیں آتا، ان کا خیال ہے کہ آج ہمارے اندر جنیدؒ و بایزیدؒ جیسی ہستیاں باقی نہیں اور قوم کا معاملہ مُلا کے ہاتھ میں ہے۔

Marfat.com

اے مسلماں اپنے دل سے پوچھ مُلا سے نہ پوچھ
ہوگیا اللہ کے بندوں سے خالی کیوں حرم
نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں میں
وہی آب وگلِ ایراں، وہی تبریز ہے ساقی

علامہ اقبال نے فرمایا کہ مسلمان اگر شریعت محمدی ﷺ کی اتباع کریں تو ان کو جنیدؒ و بایزیدؒ جیسے بلند مقامات مل سکتے ہیں حضرت بایزیدؒ اتباع شریعت میں یہاں محتاط تھے کہ آپ نے پوری عمر خربوزہ اس لئے نہ کھایا کہ وہ اس بات کی تحقیق نہ کر سکے کہ حضور ﷺ نے خربوزہ کھایا تھا یا نہیں کھایا اور اگر کھایا تو کس طریقے سے کھایا۔ علامہؒ نے فرمایا

کاملِ بسطام در تقلیدِ فرد　　اجتناب از خردنِ خربوزہ کرد

(بسطام کے کامل شخص (حضرت بایزیدؒ) نے حضور کی تقلید کی خاطر خربوزہ کھانے سے پرہیز کیا)

علامہ اقبالؒ جاوید نامے میں نئی نسل کو اسلامی جذبات سے لبریز پیغامات دیتے ہوئے ایک کامل مسلمان کے خواص اور نظریات پر طویل گفتگو کرتے ہیں، جس میں طریقت کے اسرار اور رموز پر بھی گفتگو موجود ہے (طریقت کے دلداہ لوگوں کیلئے ضروری ہے کہ اس پوری نظم کا مطالعہ کریں) اس گفتگو میں آپ نے اپنے بیٹے کیلئے ایک گھوڑے کی مثال بطور ایک مخفی راز کے پیش کی ہے، اس مثال میں وہ ایک دینی خواہشات کو رکھنے والے سلطان مظفر کے گھوڑے کا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں یہ گھوڑا خود اس سلطان کی طرح کے اوصاف کا حامل تھا اور جہاد میں بہت عجیب حرکات کو عمل میں لاتا۔ یہ گھوڑا جنگ میں بہت تیز ہو جاتا اور راہ میں آنے والے پہاڑ کو بھی عبور کر لیتا۔ فرماتے ہیں کہ سلطان مظفر اخلاص و عمل میں فرد فرید تھا کیونکہ اگر چہ وہ بادشاہ تھا مگر اس کا مقام اتنا بلند تھا کہ جس طرح حضرت بایزیدؒ کا مقام تھا۔

Marfat.com

سرے از اسرارِ دیں بر گویمت　　داستانے از مظفر گویمت

(میں تیرے سامنے اسرارِ دیں کا ایک سر بیان کرتا ہوں، اس کا تعلق سلطان مظفر کی داستان سے ہے)

اندر اخلاصِ عمل فردِ فرید　　بادشاہے با مقامِ بایزیدؒ

(وہ بادشاہ اخلاص عمل واحد اور قابل ذکر مثال تھا، وہ تھا تو بادشاہ لیکن اسے بایزیدؒ بسطامی کا مقام حاصل تھا)

علامہ اقبالؒ نے جاوید نامہ میں ارواحِ جمال الدینؒ اور سعید حلیم پاشاؒ کی زیارت کا فلک عطارد کے قریب ایک آسمان کے متعلق لکھا ہے جہاں آدم علیہ السلام نے جنت سے نکلنے کے بعد کچھ دیر قیام فرمایا۔ یہ روحانی دنیا کا ایک بلند مقام تھا جہاں زندگی کا نشان تو نہ تھا مگر اس مبارک مقام کے زائرین بلند مرتبت پاک مرد ہوتے ہیں، علامہ اقبالؒ نے ایک طرف تو حضرت فضیلؒ اور ابو سعیدؒ جیسے پاکباز مردوں کا ذکر کیا ہے اور دوسری طرف جنیدؒ و بایزیدؒ جیسے عارف ہستیوں کا موجود ہونا بیان کیا ہے۔ وہاں نماز کی امامت جمال الدین افغانیؒ نے کی، فرماتے ہیں کہ مشرق نے ان دو اشخاص سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا جن کی کاوش سے بہت سے بزرگوں کے مسائل حل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک سید السادات جمال الدین افغانیؒ تھے جن کی گفتگو سے پتھر اور مٹی جیسے مردہ لوگ بھی زندہ ہو گئے۔ ان میں دوسرے ترک سالار حلیم پاشا تھے جو صاحبِ درد تھے اور جن کا مقام ان کے فکر کی طرح بلند تھا، علامہ نے فرمایا یہ وہ مقام تھا جس کے زائرین میں بہت بلند ہستیاں شامل ہوتی ہیں۔ ایک طرف تو فضیلؒ اور سعیدؒ جیسے بزرگ ہیں اور دوسری طرف عارف کامل حضرت جنیدؒ اور بایزیدؒ جیسی ہستیاں قابلِ ذکر ہیں۔

آپ کا بیان اس بات کو ظاہر کرتا ہے یہ مقامات جو جنیدؒ و بایزیدؒ اور جمال الدین افغانیؒ کو ملے وہ

Marfat.com

بہت کم لوگوں کو ملتے ہیں۔آپ نے فرمایا

زائرانِ ایں مقامِ ارجمند پاک مرداں از مقامات بلند

(اس مبارک مقام کے زائرین بلند مرتبت پاک مرد ہیں)

پاک مرداں چُوں فضیلؒ و بوسعیدؒ عارفاں مثلِ جنیدؒ و بایزیدؒ

(ایک طرف فضیلؒ اور بوسعیدؒ جیسے پاک مرد ہیں اور دوسری طرف جنیدؒ و بایزیدؒ جیسے عارف)

علامہ اقبالؒ کے مذکورہ بالا اشعار سے حضرت جنیدؒ اور بایزیدؒ کے مقاماتِ بلند کا علم ہوتا ہے اور آپ نے ان کے احوال کو اس لئے بیان کیا ہے کہ مسلمان ان کے احوال و اطوار سے استفادہ کریں اور ان کے نقوش پر چلنے کا عہد کریں۔

Marfat.com

باب دہم

حضرت بایزید بسطامیؒ کی شبِ معراج

شب معراج اور بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا قول

معراج کی رات اللہ تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ کے درمیان نوے ہزار باتیں ہوئیں۔ ان میں سے تیس ہزار کا تعلق احکام شریعت سے تھا، تیس ہزار کا احکام طریقت سے اور تیس ہزار کا احکام حقیقت سے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شریعت سمندر کی مانند ہے اور طریقت اس سمندر کے پانی کو پی جانا ہے جبکہ حقیقت اس پانی کو پی لینے کے بعد ہضم کر لینے کی مانند ہے۔

سرالاسرار ص92

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

معراج کا علم

حضرت شاہ سید محمد ذوقیؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت بایزیدؒ بسطامی کے 23 معراجوں کا علم تھا، اور چوبیسویں معراج کا علم مجھے نہ تھا۔

تربیۃ العشاق صفحہ 245

حضرت شاہ سید محمد ذوقی

Marfat.com

ایک بزرگ کا محفل سے خطاب:

بسطام شہر میں مجمع لگا ہوا تھا ایک باریش بزرگ مجمع سے خطاب کر رہے تھے۔ اے لوگو خدا نے مجھے تمام موجودات سے بے نیاز کر کے اپنے نور سے سرفراز کیا اور تمام اسرار اور رموز سے آگاہی عطا کی میں نے یقین کی آنکھ سے خدا کا مشاہدہ کیا۔ معلوم ہوا کہ میرا نور اس کے نور کے سامنے تاریک ہی تاریک ہے اور میری برتری اس کے سامنے قطعی بے حقیقت ہے وہ مصفا تھا، مشفا تھا اور میرے وجود میں کثافت تھی۔ میں نے اپنے نور سے اس کے نور کا موازنہ کیا تو یہ اندازہ ہوا کہ میری تمام عبادت و ریاضت میں اس کا حکم نافذ ہے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی جواب ملا کہ جب تک ہم کام کرنے کی قوت عطا نہیں کرتے اس وقت تک تو کچھ نہیں کر سکتا۔ حقیقی فاعل ہم ہیں ہمارے ہی ارادے سے تمام چیزیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ پھر خدا نے میری ہستی فنا کر کے مجھے بقاء کا مقام عطاء کیا اور میں نے اپنی خودی کا بے حجابانہ مشاہدہ کیا۔ گویا میں نے اللہ کو اللہ کے ذریعے دیکھا۔ بزرگ سے کسی نے سوال پوچھا: کیا آپ کو معراج کی سعادت نصیب ہوئی ہے؟ بزرگ نے جواب دیا ہاں مگر میری معراج ایک جاہل کی معراج تھی۔ میں اللہ کی حقیقت میں گم ہو کر گونگا بہرا اور جاہل بن گیا تھا۔ پھر میں نے نفس کی بربریت درمیان سے فنا کر کے ایک عرصہ وہاں قیام کیا۔ پھر اللہ نے مجھے ازلی علوم سے آگاہ کیا اور زبان کو گویائی اور آنکھوں کو نور عطا کیا اس نور کے ذریعے میں نے ہر شے میں اس کی ذات جلوہ گر دیکھی اور اسی کے علم سے علم حاصل کیا پھر مجھ سے ارشاد فرمایا گیا کہ تو سب کے ساتھ بھی ہے اور سب سے جدا بھی۔ تجھے وسائل کے بغیر تمام وسائل حاصل ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھے ان چیزوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے تیرے وجود کے بغیر اپنا وجود ناپسند ہے۔ بلکہ میں تیرے وجود کا قیام اپنے وجود کے

Marfat.com

بغیر چاہتا ہوں۔ حکم ہوا شریعت چھوڑ کے اعتدال کی حد سے نکل جا۔ تا کہ تیری کوشش ہمارے لئے پسندیدہ ہو۔ میں نے کہا خود میری تمنا بھی یہی ہے۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میری ذات نقص وعیب سے پاک ہے۔

مجمع میں شور بلند ہوا۔ کفر کفر یہ کفر ہے۔ یہ بہت بڑا کفر ہے۔ بزرگ نے اپنا عصا زمین پر مارا اور غصے سے جواب دیا۔ تمہارا کفر تمہارے ساتھ میری روشنی میرے ساتھ۔ جو لوگ اس روشنی کے دائرے سے باہر جانا چاہتے ہیں وہ اپنے کفر میں واپس چلے جائیں۔ لوگ توبہ استغفار کرتے ہوئے خانقاہ سے چلے گئے صرف قاضی شہر حسین بن عیسٰی بیٹھا رہا۔ وہ اس بزرگ پر کفر کا فتویٰ صادر کرنے کے لئے ٹھہرا تھا لیکن فتویٰ صادر کرنے سے پہلے وہ جرم کی وضاحت سننا چاہتا تھا اس نے پوچھا بابا تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ تیری ذات کسی نقص اور عیب سے پاک ہے۔ حسین بن عیسٰی قاضی شہر ہونے کے علاوہ بسطام کے تمام درس گاہوں کا سربراہ بھی تھا۔ بزرگ نے کہا اے شخص افسوس کہ تیری درس گاہ میں اب تک جتنی کتابیں پڑھائی گئی ہیں ان میں صرف الفاظ تھے علم نہیں تھا۔ میں نے اللہ سے کہا کہ تو میرے علم کو بخوبی جانتا ہے۔ اللہ نے میرے قلب کی تاریکی اور نفس کی کثافت کو دُور کر دیا میں نے محسوس کیا کہ میری حیات کا تعلق خدا سے ہے اور میں اس کے فضل وکرم میں ملبوس ہوں۔ اللہ نے کہا اور کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا میں تجھ سے تجھی کو طلب کرتا ہوں تو مجھے اپنا تقرب عطا کر کے ماسوا سے نجات دلا دے چنانچہ مجھے کرامت کا تاج دے دیا گیا اور کہا گیا کہ تو نے حق کو دیکھ لیا تو نے حق کو پا لیا ہے۔ قاضی حسین بن عیسٰی نے غصے سے کہا خدا کی قسم تو مسلمان نہیں رہا کوئی آدمی اپنی ظاہری آنکھوں سے حق کا مشاہدہ نہیں کر سکتا۔ جب بزرگ نے قاضی کے چہرے پر نظر ڈالی تو حق کی دہشت سے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ یہ بزرگ کون تھے یہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ تھے وہ منبر

Marfat.com

سے اترے اور بے ہوش شخص قاضی حسین بن عیسیٰ کے قریب پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آہستہ سے کہا اے بے خبر جسم ارے تو تو صرف ادھوری بات سن کر بے ہوش ہو گیا خدا کی حمد وثنا کر۔ مجھے دیکھ میں نے اس کی حمد وثنا کی تھی۔ اس کے صلے میں مجھے ایسے مقام عطا کئے گئے جن کے ذریعے میں نے عزت کے میدان پر پرواز کی اور قدرت کے صنائع کا مشاہدہ کیا خدا نے اپنی قوت زینت سے مجھے قوت زینت بخشی اور میرے لیے توحید کا دروازہ کھول دیا اور کہا کہ اب تیری رضا ہماری رضا ہو گئی ہے تو ہمارے اوصاف سے وابستہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد مجھے ازلی زندگی عطا کی گئی اور مکمل آزمائش کے بعد دریافت کیا گیا کہ کائنات کس کی ہے؟ حکم کس کا ہے؟ مختار کون ہے؟ میں نے کہا یہ اوصاف تیرے سوا کسی میں نہیں ہو سکتے پھر جس وقت مجھے قہر کی نظر سے دیکھا گیا تو میری ہستی فنا ہو گئی اور میں نے صبر اور سکون کا لباس پہن لیا اور صبر اور سکون ہی کی بنا پر مجھے یہ مراتب تفویض کیے گئے ہیں۔ میرے تاریک قلب میں دریچہ کھول دیا گیا اور مجھے توحید کی زبان عطا کر کے اس نے میرا قلب اپنے نور سے معمور کر دیا اور اپنی صنعتوں سے میری آنکھیں خیرہ کر دیں اور اب میں اس کی مہربانی سے بات کرتا ہوں، چلتا پھرتا ہوں اسی کے کرم سے مجھے وہ زندگی ملی ہے جس کے لئے موت کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ پھر کہا کہ مخلوق تیرے دیدار کی متمنی ہے۔ میں نے کہا میں تو تیرے سوا کسی کو دیکھنا پسند نہیں کرتا لیکن اگر تیری خواہش ہے کہ مخلوق میرا نظارہ کرے تو میں راضی ہوں مگر پہلے مجھے وحدانیت سے آراستہ کر دے تا کہ مخلوق مجھ میں تیری صفات کا مشاہدہ کر سکے اور میرا وجود درمیان سے منقطع ہو جائے۔ خدا نے میری خواہش کی تکمیل کی اور مجھے تمام عالم کے سامنے پیش کر دیا۔ اسی اثناء میں خانقاہ کے بے شمار عابد بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے اطراف میں جمع ہو گئے تھے۔ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے بے ہوش قاضی حسین بن عیسیٰ سے خطاب فرمایا اے کتاب کے کیڑے

Marfat.com

اٹھ اور میری معراج کا احوال سن ۔قاضی حسین بن عیسیٰ فوراً آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا۔بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ جلال کے عالم میں کہہ رہے تھے میں تیس سال وحدانیت کی فضا میں پرواز کرتا رہا اور تیس سال تک الوہیت کی فضا میں اڑتا رہا اور تیس سال تک یکتائیت کی فضا میں رہا اسی طرح جب نوے سال مکمل ہوگئے تو میں نے بایزید رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا اور محسوس کیا کہ جو عالم نظروں سے گزرا ہے وہ بایزید رحمتہ اللہ علیہ ہی نے دیکھا ہے۔پھر میں چار ہزار مراتب طے کرنے کے بعد اولیاء کے کمال تک پہنچا اور جب میں نے خود کو نبوت کے ابتدائی درجے میں دیکھا تو یہ تصور کرلیا کہ شاید اتنا عظیم مرتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا۔لیکن غور وفکر کے بعد معلوم ہوا کہ میرا سر ایک نبی کے قدموں کے نیچے ہے۔اس وقت معلوم ہوا کہ ایک ولی کی ولایت کی انتہا نبوت کی ابتدا ہوتی ہے اور نبوت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی ۔اور جب میری روح جنت الفردوس ،جہنم اور ملائکہ کے مشاہدے کے لیے روانہ ہوئی اور وہاں مجھے انبیاء علیہم السلام سے نیاز حاصل ہوئی ،میری روح حضور اکرم ﷺ کے روبرو پہنچی میں نے دیکھا کہ آگ کے دریا میں ایک راستہ ہے اور میں نور کے ہزاروں حجابات میں ہوں ۔حجابات کی وجہ سے میری روح سرکار ﷺ کے دیدار سے محروم رہ گئی اور مجھ پر ہیبت کے باعث غشی طاری ہوگئی۔پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دور سے حضور ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کیا اس طرح مجھے خدا کا قرب حاصل ہوگیا اس کے محبوب تک میری رسائی نہیں ہوسکی کیونکہ اللہ تو ہر بندے کے ہمراہ اور قریب ہے۔اور ہر بندہ اپنی بصیرت کے مطابق اس کا مشاہدہ کرسکتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی زیارت اس وقت نصیب ہوتی ہے جب بندہ لا الہ الا اللہ کی منزل سے گزر جائے۔

قاضی حسین بن عیسیٰ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ پر شرعی حد قائم کرنے کے لئے آیا تھا۔لیکن یہ باتیں اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھیں وہ خدا کے ایک ایسے بندے کے سامنے

Marfat.com

کھڑا تھا جس کی زبان سے خود خدا گفتگو کرتا تھا۔ قاضی حسین بن عیسیٰ پر زبردست ہیبت طاری تھی وہ نظر بھر کر بایزید رحمتہ اللہ علیہ کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لیکن حکم کے مطابق اسے ان پر شرعی حد ضرور قائم کرنا تھی۔ چنانچہ اس نے آہستہ سے کہا بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ خدا کی قسم میں تمہارے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ تمہاری باتیں صرف میرا دل تو سمجھ رہا ہے لیکن دماغ انہیں تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ لہٰذا تمہارے حق میں یہ بہتر ہوگا کہ تم بسطام شہر سے کہیں اور چلے جاؤ۔ اس طرح وہ لوگ تم سے نجات حاصل کر لیں گے جو تم کو برا بھلا کہتے ہیں۔

(اللہ والے ص103 از ڈاکٹر ظہور حسین شارب

Marfat.com

آسمانوں کی سیر

ایک مرتبہ کا ذکر ہے بزرگوں کی ایک جماعت حضرت بایزید بسطامیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کرنے لگے کہ آپ ہمیں اپنا کوئی خواب سنائیں اور اپنے کلام سے بھی مستفید فرمائیں، اس پر حضرت بایزید بسطامیؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت سے آسمانوں پر بلایا فرشتوں کی ہر جماعت میرا استقبال کرتی اور فرشتوں کی وہی جماعت میرے ساتھ ہو جاتی اور پھر فرشتوں کی ہر جماعت مجھ سے یہی سوال کرتی کہ اے بایزید آپ کس وقت تک اور اور کتنے عرصے تک اپنے پروردگار کا ذکر کرتے رہیں گے۔ اور کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ذکر آپ کی موت تک جاری رہے گا فرشتے اس سوال کو بار بار دہراتے بایزید بسطامی نے کہا کہ میرا قلب ہرگز یہ گوارا نہیں کرتا کہ ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے رب کے ذکر سے غافل ہو جاؤں مجھے اللہ تعالیٰ کا ذکر محو کرنے سے پروردگار عالم سے حیا آتی ہے اور میرے یہ بھی بس میں نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ابدیت میں کھو جاؤں اور اپنی عبدیت کیلئے اپنے پروردگار سے کچھ مانگوں، مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے پروردگار کا ذکر کسی حد و شمار کے مطابق کروں، میں اپنے رب کے ذکر کیلئے کسی طرح کی گنتی کا معیار بھی ٹھہرانا ادب کے خلاف سمجھتا ہوں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے کہ اپنے اللہ کا شکر کثرت کے ساتھ کیا کرو، حضرت بایزید بسطامیؒ کی یہ بات سن کر فرشتے رونے لگے اور پوچھا اے بایزید یہ سنایئے کہ اس ودر زیادہ اور کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی زبان آپ کو کیسے اور کس وقت عطا ہوئی حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ جس وقت لوگ اپنے رب سے اپنی اپنی دنیا اور آخرت کی زندگی کے بارے میں دعائیں مانگ رہے تھے اور بہشت کی طلب کی خواہش کر رہے تھے

Marfat.com

دوزخ سے خوف کمانے والے دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ رہے تھے اور جنت کے طلبگار جنت کے حصول کی دعا مانگ رہے تھے یہی وہ وقت تھا کہ جب عادل حقیقی عدل فرما رہا تھا تو ایسے ہی وقت میں میں بھی اپنے مالک حقیقی کے سامنے عجز وانکساری کے ساتھ کھڑا تھا اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے کچھ طلب کرنے کی بجائے امری اور ابدی طریق پر اللہ اللہ اللہ کا ذکر کر رہا تھا اس وقت میں دنیا وآخرت سے بالکل بے نیاز تھا اور اسی وقت مجھے اللہ تعالیٰ کا ذکر عطا کرنے والی زبان عطا ہوئی تھی یہ صفت اللہ تعالیٰ نے میری زبان کو اسی وقت بخشی تھی اور میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کی گفتگو سن کر بزرگوں کی جماعت نے پھر دوبارہ کہا مزید کچھ ارشاد فرمائیں چنانچہ آپ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بڑی محبت کے ساتھ ارشاد فرماتا ہے کہ، ''اے میرے بندے تو آج جو مجھ سے چاہتا ہے مجھ سے مانگ لے'' چنانچہ میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو رحم اور کرم کرنے والا ہے مجھ پر اپنا فضل وکرم فرما تیرے سوا مجھے کچھ اور نہیں چاہیے میری یہی خواہش ہے اور میری ہمت اور طلب ہے اس کے بعد میرے سامنے ایک بہت بڑا دسترخوان بچھایا گیا اور اس پر ہر قسم کے انواع واقسام کی نعمتیں چن دی گئیں اس کے بعد ایک فرشتہ میری طرف قریب آیا اس نے مجھے کھانے کی دعوت دی لیکن میں نے کھانے پینے کی کسی بھی چیز کی طرف نگاہ نہ کی اور اپنے پروردگار کی طرف سے اپنی نگاہیں نہ ہٹائیں اس لئے کہ یہ کھانے اللہ تعالیٰ کی جلالت کے سامنے تھے چنانچہ میں نے اپنے پروردگار سے عرض کی اے باری تعالیٰ اے پاک ذات یہ کھانے پینے کی نعمتیں اور عظیم دسترخوان میرا مطلوب ومقصود نہیں ہے میری منشاء صرف اور صرف میرا رب تعالیٰ ہے میں اسی کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ تیرا ایک طلبگار تیری

Marfat.com

بارگاہ میں حاضر ہے تیرے باقی بندوں نے اپنی اپنی مرادیں حاصل کرلی ہیں اے اللہ تو نے ان لوگوں کو انہی کی طلب کے مطابق عطا فرمایا ہے اے میرے پروردگار مجھ پر یہ تیرا فضل اور احسان ہوگا کہ تو میرے حجابات دور فرما کر اپنا قرب اور معرفت حق عطا فرما، حضرت بایزید بسطامیؒ نے باتیں کرتے کرتے چند لمحے خاموش ہوگئے پھر ارشاد فرمایا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر میرا امتحان لیا اور یہ امتحان وہی انواع واقسام کے کھانے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سجایا ہوا دستر خوان تھا، یہ آزمائش اس قدر سخت اور شدید تھی کہ اس کو آسمان اور زمین بھی برداشت نہ کر سکتے مگر میرے پروردگار نے مجھے ثابت قدم اور بلند ہمت رکھا، یہ فرمانے کے بعد حضرت بایزید بسطامیؒ نے جب خاموشی اختیار کر لی تو ایک بزرگ نے آپ سی کسی مکاشفہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ کے فرمایا میں نے عالم رویاء میں حضرت آدمؑ کی پوری اولاد کو دیکھا ہے اور میں نے بات محسوس کی ہے کہ ان میں سے بہت ہی کم لوگ اہلِ ہمت ہیں مگر میں نے اس حقیقت کو جاننے کے بعد اس بات کا عہد کر لیا میں اپنے اور اپنے پروردگار کے مابین کسی حاجت کو حائل نہیں ہونے دوں گا اور اپنی کوئی حاجت بیان نہیں کروں گا اس لئے کہ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی میرا سب کچھ ہے۔

"رسول اللہ ﷺ کے سفیر"

صفحہ 91

Marfat.com

سکر و صحو

حضرت بایزید بسطامیؒ کا سکر اور جنید بغدادیؒ کا صحو پر نظریہ

حضرت داتا گنج بخشؒ کی سب سے بڑی بات جو کمالِ معرفت پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت شیخ بایزید بسطامی اور حضرت شیخ جنید بغدادی جیسے بلند پایہ مشائخ کے بظاہر اختلافی نظریات اور مسالک پر بحث کر کے ان کے درمیان یگانگت اور ہم آہنگی ثابت کی ہے اور اختلاف کی اتفاق ثابت کیا ہے۔ مثلاً حضرت شیخ بایزید بسطامی کا مسلک سُکر ہے اور ان کے نزدیک آخری مقام فنا فی اللہ ہے اور حضرت شیخ جنید بغدادی کا مسلک صحو (ہوشیاری) ہے۔ اور ان کے نزدیک آخری مقام بقا باللہ ہے لیکن حضرت داتا گنج بخش اگرچہ ان دونوں مشائخ سے کئی پشت بعد میں آئے، لیکن آپ نے دونوں مسالک کے متعلق اس خوبیٔ استدلال سے کام لیا ہے کہ ان میں تطبیق ثابت کر کے دونوں کو برحق قرار دیا ہے حالانکہ ان حضرات کے درمیان یہ اختلاف آخر تک قائم رہ چکا تھا جو بزرگ فنا فی اللہ ہوتے ہیں وہ باقی باللہ بھی ہوتے ہیں بعض بزرگ ہمیشہ مقام فناء میں رہنا پسند کرتے ہیں اور بعض مقام بقاء کو زیادہ پسند فرماتے ہیں۔

Marfat.com

سُکر کو افضل سمجھنے والے حضرات کا نظریہ

جو حضرات سُکر کو افضل سمجھتے ہیں وہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی اور ان متبعین ہیں۔

سُکر کی تعریف:

سُکر عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معانی ہیں نیم خوابی، نشے کی حالت میں ہونا، اپنے آپ سے گم ہونا، غلبہء شوق میں آنا یا غلبہء محبت میں کچھ عرصہ کیلئے بے خود ہو جانا۔ اور ان کے متبعین کہتے ہیں کہ صحو اس وقت قائم ہوتا ہے جب آدمی اپنے صفات اور ہستی کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے ،اور یہ حجاب اکبر ہے، اور سُکر اس وقت قائم ہوتا ہے جب بشریت ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا اختیار تدبیر اور ارادہ مٹ جاتا ہے اس کا تصرف حق اللہ تعالیٰ کے تصرف میں فناء ہو جاتا ہے اور انسان کے اندر بہیمانہ صفات (جانوروں جیسی صفات) کے بجائے رحمانی صفات رہ جاتی ہیں اور یہ اکمل، افضل اور بہترین حالت ہے چنانچہ حالت صحو میں جب حضرت داؤدؑ سے وہ فعل صادر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کی نسبت انہی کی طرف فرمائی جیسا کہ فرمایا: وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوتَ (البقرہ 251) حضرت داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا۔ اور ہمارے نبی اکرم ﷺ چونکہ حالتِ سُکر یعنی فنا فی الذات پر فائز تھے تو آپ ﷺ سے جب فعل وجود میں آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس فعل کی نسبت اپنی طرف فرمائی جیسا کہ فرمایا، وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال 17) آپ ﷺ نے وہ مشتِ خاک نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا فعل اپنا قرار دیا۔ ان دونوں میں کتنا فرق ہے اس سے یہ ظاہر ہوا کہ جو بندہ اپنی ذات کے ساتھ قائم تھا اور اپنی صفات پر قائم تھا اس کی کرامت کے متعلق یہ فرمایا کہ یہ کام تو نے کیا ہے لیکن جو بندہ اپنی صفات سے فانی تھا اور اپنے رب سے قائم تھا اسے فرمایا کہ یہ کام

Marfat.com

جوتو نے کیا وہ ہم نے کیا ایسی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے وہ بہترین ہے حضرت داؤدؑ کی نظر جب اُوریہ کی بیوی پر پڑی تو ناجائز کہلائی ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی نظر حضرت زیدؓ کی بیوی پر پڑی تو حضرت جبرائیلؑ نے آکر عرض کی یارسول اللہ ﷺ زید کی عورت آپ پر حلال ہے اس سے نکاح فرمالیں اب وہ خود زیدؓ پر حرام ہوگئی ہے۔اس کی وجہ یہی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ محل صحو (ہوش واختیار) میں تھے اور ہمارے نبی ﷺ محل سُکر میں۔

Marfat.com

حکایات:

حضرت بایزید بسطامیؒ مغلوب الحال تھے ان کا واقعہ ہے کہ حضرت یحیٰی بن معاذ نے ان کے نام ایک خط بھیجا جس میں دریافت کیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے دریائے محبت سے ایک قطرہ پیا اور مست ہو گیا، حضرت بایزید بسطامیؒ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، کہ اگر سارے جہان کے دریا محبت کی شراب بن جائیں اور وہ شخص ان سب کو پی جائے پھر بھی وہ سیراب نہ ہو اور پیاسا ہی رہ جائے، لوگوں نے اس کا مطلب یہ سمجھا کہ حضرت یحیٰی نے سُکر کی طرف اشارہ فرمایا حالانکہ اس سے تو الٹا یہ ثابت ہوا کہ صاحب صحو وہ ہے جو ایک قطرہ کو برداشت نہ کر سکے (جیسے حضرت یحیٰی بن معاذ) صاحب سُکر وہ ہے جو شرابِ محبت کے سمندر نوش کر جائے اور مست نہ ہو (جیسے حضرت بایزید بسطامیؒ) جن کا مسلک سُکر تھا جو مستی میں سب کچھ پی کے بھی پیاسا رہتا ہے، نعرہ لگاتا ہے کہ اور مل جائے اس لئے کہ شرابِ محبت مستی کا سرچشمہ ہے جنس کیلئے ہم جنسی ہی بہتر ہوتی ہے صحو چونکہ اس کی ضد ہے اس لئے وہ شراب سے راحت نہیں پاتا۔ بلکہ اس کیلئے شربتِ وصال اور دیدہ ور مشاہدہ موجب راحت ہوتا ہے۔

Marfat.com

صحو کو سُکر سے افضل سمجھنے والے حضرات کا نظریہ۔

جو حضرات صحو کو سُکر سے افضل سمجھتے ہیں وہ حضرت شیخ جنید بغدادی اور ان کے سلسلہ کے لوگ ہیں ۔

صحو: صحو بھی عربی زبان کا لفظ ہے بغیر ابر (بادل) کے صاف وشفاف دن، صحو کا مطلب مقام ہوشیاری میں آنا ہے صحو کا مطلب یہ ہے کہ حالت ہوش میں رہ کر عبادت واطاعت کرنا تکمیل کی جائے۔ جب سالک مقام فناء کو ترک کر کے مقام دوئی پر واپس آتا ہے تو غلبہ استغراق سے نکل جاتا ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ سُکر محل آفت ہے کیونکہ اس سے پریشان حالی، صحت کی خرابی اور اپنی خودی کا گم ہونا لازم آتا ہے۔ جب ہر چیز کا دارومدار طالب پر ہے یعنی اس کی فناء اور بقاء یا اس کے گم ہونے یا باقی رہنے پر ہے تو جب خود طالب صحیح الحال نہیں ہوگا، تو حقیقتِ حال پوشیدہ رہے گی کیونکہ اہل حق کو تمام عوارضات (نقائص) سے بالاتر ہونا چاہئے فرض کرو ایک نابینا ہے ایسا شخص اشیاے عالم سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ وہ آفات سے بچ سکتا ہے جو لوگ حق تعالیٰ کے بغیر اشیائے عالم میں مستغرق رہتے ہیں وہ حقیقتِ اشیاء کو نہیں سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے شر سے محفوظ رہ سکتے ہیں اشیائے عالم کو دو طرح سے دیکھا جاتا ہے، نظرِ بقاء سے دیکھنا یا نظرِ فناء سے اگر وہ اشیاء کو حالتِ بقاء میں دیکھتا ہے، تو اپنی بقاء کی وجہ سے ہر چیز کو ناقص پائے گا۔ اگر فناء کی حالت میں دیکھتا ہے تو ہر چیز کو ذات حق میں گم پائے گا۔ غرضیکہ دونوں صورتوں میں وہ موجودات (اشیائے عالم) کو نابود سمجھے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول خدا ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللھم ارنا الاشیاء کما ھی (اے اللہ ہمیں حقیقتِ اشیاء سے آگاہ فرما) کیونکہ جو حقیقت اشیاء سے واقف ہوا آفت سے بچ گیا۔

Marfat.com

(فاعتبدو ایا ولی الابصار (الحشر2) اے دیکھنے والے صاحبِ بصیرت نگاہ عبرت حاصل کرو۔ کیونکہ جب تک حقیقتِ اشیاء کو نہیں جانے گا عبرت کیسے حاصل کرے گا۔ اور یہ تمام امور حالت صحو کے بغیر حاصل نہیں ہوتے۔ اور اہل سُکر کو ان حقائق سے آگاہی حاصل نہیں ہوتی۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ چونکہ حالت سُکر میں تھے تجلی الٰہی کو برداشت نہ کر سکے اور ہوش گم کر بیٹھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَخرّ مُوسیٰ صَعِقًا (الاعراف 143) موسیٰؑ چیخ مار کر زمین پر گرِ پڑے۔ ہمارے رسول ﷺ چونکہ حالتِ صحو میں تھے اور ایسے مقام مقرب پر فائز تھے جسے قرآن کی زبان میں ''قاب قوسین اوادنیٰ (النجم 9)'' بے پناہ تجلیات کے طوفان کے وقت بھی آپ ہوشیار تر اور بیدار تر رہے۔ حضرت جنیدؒ کے خیال کو حضرت داتا گنج بخشؒ نے بھی تقویت دی ہے اور کشف المحجوب میں یہ عبارت ہے النوم اخوالموت یعنی نیند موت کی بہن ہے اور یہ ایک قسم کی بلا ہے۔ جس کے مقابلے میں صحو کی نعمت بہتر ہے اور سونے کا تعلق غفلت سے ہے اور شیطان کو بندوں کی نیند سخت ناپسند ہے، اور وہ چاہتا ہے کہ بندہ کب بیدار ہو تو وہ اسے اللہ کی نافرمانی کیلئے کھڑا کرے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ کا یہ بھی خیال ہے کہ سُکر بچوں کی بازی گاہ ہے اور صحو شہادت گاہِ مرداں ہے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ اور ان کے مرشد بھی اسی خیال کے حامی تھے۔ حضرت جنیدؒ فرماتے تھے کہ اہلِ سُکر اگر ترقی کرتا ہے تو وہ صحو کے درجے پر ہی آتا ہے (جس سے ان کی مراد یہ ہے کہ سُکر سے صحو کا درجہ بڑا ہے)

Marfat.com

سُکر کو غفلت اور موت قرار نہیں دیا جا سکتا

اہل سُکر کو اگر چہ نیم خوابی کی حالت میسر ہوتی ہے مگر اس کے یہ معانی اخذ نہیں کئے جا سکتے کہ اس نیم خوابی میں ہوش میسر نہیں ہو سکتا۔ اگر چہ اہلِ صحو نے نیند کو غفلت اور موت کی بہن قرار دیا ہے مگر اہل سُکر اس کو اللہ کی عطا تصور کرتے ہیں کیونکہ اس میں بندے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے امن وامان عطا ہوتا ہے۔ جیسا کہ جنگ بدر میں کچھ دیر مومنوں پر نیند طاری کر دی گئی۔ اور اس کے بعد تازہ دم ہو کر لڑے۔ قرآن میں ہے "ثُمَّ اَنزَلَ عَلَیکُم مِنۢ بَعدِ الغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا"

(پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری)۔ آل عمران 154)

گویا یہ نیند تو اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو عطا کی جاتی ہے اور خواب کے سچے واقعات نیند کی حالت میں ہی ظاہر کئے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ کو خواب میں فتح مکہ کی بشارت دی گئی، کیونکہ نبی خواب بھی بمنزل وحی الٰہی ہوتا ہے اور قرآن میں یہ بھی فرمایا گیا کہ خواب میں کافروں کی تعداد کو کم دکھایا گیا تا کہ مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوں حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں خواب میں انسان ایسی چیزیں ملاحظہ کرتا ہے، جو بیداری کی حالت میں عموماً نظر نہیں آتیں۔ آپ نے صوفیاء کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا کہ خواب میں سچے واقعات اس لیے نظر آتے ہیں کہ انسان کا منہ، آنکھ، کان، ناک اور زبان چونکہ بالکل خاموش ہوتے ہیں لہٰذا اگر بیداری میں بھی یہی نیند کی سی کیفیت طاری رہے (یعنی اس کا کان، ناک، منہ، دماغ سوچنا اور کام کرنا بند کر دیں) تو اس کو بیداری میں بھی خواب کی طرح سچے واقعات نظر آ سکتے ہیں۔ سُکر اسی قسم کے خاموش عمل یعنی مراقبے میں انسان سُکر کی نیم خوابی حالت میں اہل سُکر کو اللہ تعالیٰ سے فیضان

Marfat.com

نصیب ہوتا ہے وحی کی حالت میں بھی حضور ﷺ پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام کو بھی معلوم ہو جاتا تھا کہ اب نزول وحی کا وقت ہے۔ وحی کی حالت سے پہلے آپ کو عجیب آوازیں بھی سنائی دیتی تھیں۔ اور کبھی پسینہ مبارک آپ کے چہرے سے نمودار ہو جاتا تھا۔ مگر یہ کیفیت ہر وقت نہیں رہتی تھی، اہل سُکر بھی کیفیتِ سُکر کے بعد اپنی اصلی حالت میں آجاتے ہیں ،ایسے لوگوں پر غفلت اور موت کے اثرات کا طاری ہونا نہیں کہا جا سکتا۔ ایک بار حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ ﷺ اس وقت اللہ تعالیٰ کی معیت اور قرب کی تجلیات میں محو تھے۔ غلبہ حضور ﷺ مع الحق کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو پہچان نہ سکے۔ اور دریافت فرمایا کہ ''مَن اَنتِ'' (تو کون ہے؟) عرض کیا ''اَنَا عَائِشَةُ'' (میں عائشہ ہوں) پھر بھی حضور ﷺ نے نہ پہچانا لہذا پھر دریافت فرمایا ''من عائشہ'' (عائشہ کون؟) عرض کیا کہ بنت ابی بکر (ابوبکر کی بیٹی) پھر بھی آپ ﷺ کو احالت سے افاقہ نہ ہوا اور دریافت فرمایا کہ ''من ابو بکر'' ابوبکر کون ہیں؟ عرض کیا ابن ابی قحافہ (ابوقحافہ کے بیٹے) پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا ''من ابو قحافہ؟ (ابوقحافہ کون ؟) تب حضرت عائشہ صدیقہؓ پر دہشت اور خوف کا غلبہ ہوا اور چپکے سے واپس ہو گئیں پھر جب آپ ﷺ اس حالت سے واپس آئے تو حضرت عائشہؓ نے سب ماجرا کہہ سنایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہؓ! میرے اور میرے اللہ کے درمیان ایک مخصوص وقت ہوتا ہے اس وقت مجھے ایسا قرب نصیب ہوتا ہے کہ اس مقام قرب میں نہ تو کسی نبی، مرسل کی رسائی ہو سکتی ہے اور نہ کسی مقرب فرشتہ کی۔

ہم تم ہی بس آگاہ ہیں اس ربط خفی سے معلوم کسی اور کو یہ راز نہیں ہے
نمود جلوہء بے رنگ سے ہوش اس قدر گم ہیں کہ پہچانی ہوئی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی کا ذکر اس کتاب میں کیا جا چکا ہے کہ جب حضرت ذوالنون مصری کا ایک مرید آپ کے گھر ملاقات کیلئے گیا تو پوچھا ''ھل بایزید فی البیت'' (کیا بایزید گھر میں ہیں)تو آپ نے فرمایا ''ما فی البیت الا اللہ'' (یعنی گھر میں ماسوائے اللہ کے اور کچھ نہیں ہے)۔

حضرت بایزیدؒ کا قول: آ۔ نے فرمایا میرے اس چوغے کے اندر سوائے خدا کے اور کوئی چیز نہیں۔

حضرت بایزید بسطامی کا ایک او۔ واقعہ بھی اس کتاب میں نقل کیا جا چکا ہے کہ آپ کا ایک خادم تین سال سے آپ کی معیت میں تھا۔ ایک دن وہ آپ کو وضو کروا رہا تھا تو آپ نے پوچھا ''تم کون ہو''؟ ''تمہارا نام کیا ہے'' اس نے جواب دیا حضرت کیا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں، میں تین سال سے آپ کی خدمت میں ہوں۔ حضرت بایزید نے فرمایا مجھے کبھی کچھ ہوش نہیں رہتی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں سوائے اس کے نام کے اور کوئی نام یاد نہیں رہتا۔ حضرت حبیب عجمی کے متعلق روایت ہے کہ ایک روز آپ نے اپنے پاس ہی کھڑی ایک عورت سے کہا کہ ذرا میری خادمہ کو بلا دینا تو اس عورت نے کہا کہ تیس سال سے میں آپ کے خدمت کر رہی ہوں، آپ مجھے پہچانتے نہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس لئے نہیں پہچانا کہ تیس برسوں سے میری توجہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف نہیں گئی۔ ایسے واقعات بے شمار ملتے ہیں لیکن یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اہل سکر پر غفلت اور موت کے اثرات طاری ہو جاتے ہیں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ جب حضرت بایزید بسطامی اور ان جیسی دیگر عظیم الشان ہستیاں سکر سے وابستہ ہیں تو اس کیفیت کی مذمت کرنا ان کی مذمت کرنے کے برابر ہے۔ سیرت جنید میں ضیاء الحسن فاروقی نے حضرت جنید کا قول لکھا ہے کہ سکر کے یہ معنی نہیں کہ اس

Marfat.com

بندے کی روحانی قوت ختم ہو جاتی ہے بلکہ اہل سکر حالت فنا میں بھی رہتے ہیں اور عالم ہوش میں بھی ہوتے ہیں۔

لیلیٰ مجنوں

ایک شخص دیوار پر لیلیٰ و مجنوں کے نام لکھتا جا رہا تھا۔ مجنوں بھی اسی طرف سے گزرا تو اس نے اپنے ہاتھ سے لیلیٰ کا نام مٹانا شروع کر دیا، لوگوں نے مجنوں کی اس حرکت کو دیکھا تو کہا، مجنوں تم اپنی محبوبہ کا نام کیوں مٹاتے جا رہے ہو، مجنوں نے کہا وحدتِ عشق نے ہمارے درمیان سے دوئی کا تصور ختم کر دیا ہے۔ اور من اور تو کا امتیاز ہمارے درمیان سے اٹھ گیا ہے۔

صفحہ 210 معارج النبوت جلد اول

حضرت مولانا ملا معین واعظ لہروی

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ اور جنید بغدادیؒ کا مقام شاہ ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کی نگاہ میں

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب انفاس العارفین میں لکھتے ہیں کہ میں نے حقیقت کی نگاہوں سے دیکھا کہ میرا دایاں پاؤں شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں سے باندھا گیا اور میرا بایاں پاؤں شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں سے باندھ دیا گیا۔ اسی دوران میں نے شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نگاہ کی تو انہیں غیبت کاملہ کے انتہائی مقام پر فائز پایا اور شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو انہیں بے خودی و مدہوشی سے بے نیاز زمان و مکاں پر حکمراں پایا اور میں نے اپنی حالت ان دونوں کے درمیان (غیبت و حضور سے معمور) پائی۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ واقعہ دونوں بزرگوں کے جذب و سلوک کے منازل پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اہل سکر میں سے تھے اور شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اہل صحو سے۔ سکر کو جذب کے ساتھ اور صحو کو سلوک کے ساتھ قریبی تعلق ہے۔

انفاس العارفین ص 210

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ سید محمد فاروق القادری

Marfat.com

تمام موجودات کے اثرات اپنی ذات میں محسوس کرتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت معین الدین چشتیؒ غلبہ حال میں صحرا کی طرف چلے گئے ایک جگہ دہقان ہل چلا رہے تھے ایک دہقان نے بیل کی پیٹھ پر زور سے ڈنڈا مارا تو آپ کی چیخ نکل گئی اور آپ پیٹھ پکڑ کر بیٹھ گئے، دہقان نے کہا میں نے تو بیل کی پیٹھ پر ڈنڈا مارا ہے تو آپ کو کیا تکلیف ہو رہی ہے۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ نے فرمایا یہ ضرب تم نے میری پیٹھ پر ماری ہے اگر اعتبار نہ آئے تو آ کر دیکھ سکتے ہو۔ دہقان نے فوراً جا کر دیکھا تو ضرب کا نشان آپ کی پشت پر موجود تھا۔ یہ دیکھ کر دہقان آپ کے پاؤں پر گر گیا معافی طلب کی اور مرید ہو گیا۔ اس کے بعد اس علاقے کے تمام زمیندار داخل سلسلہ ہوئے۔

یاد رہے کہ جب سالک منازل سیر الی اللہ، سیر فی اللہ اور سیر من اللہ الخلق طے کر کے چوتھی قسم کی سیر یعنی سیر مع اللہ فی الخلق میں قدم رکھتا ہے تو نور حق اس کے ہمراہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ تمام موجودات کے اثرات وخصوصیات نیز قدرت باری تعالیٰ کی خصوصیات، حکمت اور عالم بطون کے عجائب وغرائب اور حقائق کی سیر کرتا ہے۔ اس سیر میں کاملین پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ کائنات میں جو نفع، نقصان اور رنج وراحت پایا جاتا ہے اس کا اثر وہ اپنی ذات میں محسوس کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت رسالت مآب ﷺ کو امت کا بہت غم تھا۔

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ کے متعلق واقعہ:

حضرت بایزید بسطامیؒ بازار میں جا رہے تھے، کسی شخص نے اپنے گھوڑے کو چابک مارے تو آپ کی چیخ نکل گئی وہ شخص ڈر گیا کہ آپ کو کیا ہوا حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ تم نے مجھے چابک مارا ہے، بہت سے لوگ جمع ہو گئے، جب لوگوں نے پیراہن اٹھا کر دیکھا تو آپ کی پشت پر چابک کا نشان موجود تھا۔

اقتباس الانوار حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی صفحہ 889

ترجمہ کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

Marfat.com

نزع کا وقت اور قبر کا عالم

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پر قرض:

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی عادت بہت سخاوت کرنا بھی تھی۔ یہاں تک کہ جب اپنے پاس کچھ نہ ہوتا تو لوگوں سے قرض لے کر فقراء اور مسکینوں کو خیرات کر دیتے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی ذریعے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ قرض ادا کر دیتے۔ بعض اوقات آپ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ گزرتی کہ قرض بہت زیادہ چڑھ جاتا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مال آتا تو قرض ادا کر دیتے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر آٹھ ہزار درہم قرض ہو گیا۔ دوسری روایت میں آتا ہے کہ ایک لاکھ درہم آپ رحمۃ اللہ علیہ پر قرض تھا۔ قرض لینے والے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے لگے کہ ہمارا قرض ہم کو واپس کر دو۔ حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے جب ایک مدت تک صحت یاب نہ ہوئے تو قرض لینے والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کے اردگرد جمع ہو گئے اور مطالبہ کرنے لگے۔ خادم نے عرض کی کہ قرضے والے لوگ گھر کے اردگرد جمع ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں قرض واپس کرو مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حالت مسلسل خراب ہو رہی ہے اب آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے کیا معاملہ کریں گے اور کہاں سے ان کا قرض اتاریں گے۔ یہ سن کر بایزید رحمتہ اللہ علیہ بہت روئے۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا اور دعا کی یا اللہ تو مجھے جانتا ہے کہ تیرا بندہ، عاجز و نادار ہوں۔ اور اس وقت قرض والے جمع ہیں بندہ تجھ سے اس کی ادائیگی چاہتا ہے اس لیے کہ میں جب تک زندہ ہوں قرض والوں کے ہاتھوں رہن ہوں اب جب کہ دنیا سے جانے کا وقت قریب آ پہنچا ہے۔ جب مروں گا تو ان کے ہاتھوں سے رہن قرض کی ادائیگی سے پہلے نکل

Marfat.com

جائے گا۔ پس میں تجھ سے تیری عزت وجلالت کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ دنیا سے نہ جاؤں جب تک کہ سب قرض نہ ادا کرلوں جو مجھ پر ہے۔ دعا سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ کسی آنے والے نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب دیکھا تو ایک شخص گھوڑے پر سوار تھا جس جیسا کبھی نہ دیکھا تھا اور دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور قرض لینے والے لوگوں سے کہنے لگا کہ جس کسی نے بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے کچھ لینا ہے وہ مجھ سے کوڑی کوڑی وصول کر لے۔ جب شہر میں خبر ہوئی تو ہر طرف سے قرض لینے والے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اس شخص نے کہا جس کسی نے قرض لینا ہے وہ مجھ سے لے لے۔ اس شخص نے جو کچھ بھی بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ پر قرض تھا اتار دیا اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ کفن دفن کے بعد کسی نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جو فضل وکرم اس ذات کے لائق ہے وہی مجھ پر کیا۔ مگر اس پر عتاب فرمایا پس مجھے فرمایا کہ اے بایزید رحمتہ اللہ علیہ جب قرض کو ادا کرنا تیرے رب کا ذمہ تھا تو تُو نے لوگوں سے اس قدر تھوڑا سا قرض کیوں لیا۔ رب العزت نے فرمایا: اے بایزید (رحمتہ اللہ علیہ) سب دنیا کا مال وزر قرض لے کر میری رضا میں اگر خرچ کر دیتا تب بھی ہم قرض کو اتار دیتے۔ تو نے ہمارے نام پر قرض لیا تھا ہم اس قرض کو اتارنے والے ہیں۔ رب العزت نے فرمایا اے بایزید (رحمتہ اللہ علیہ) پریشان کیوں ہوتے ہو ہم جو ہیں۔

(مفید السالکین ترجمہ: حکایات الصالحین ص132 از عبد مصطفیٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری)

Marfat.com

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال کے وقت رونا اور ہنسنا:

ایک آدمی نے کہا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ اپنی موت کے وقت پہلے تو روئے پھر ہنس پڑے پھر رحلت فرمائی۔ان کی وفات کے بعد کسی شخص نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا کہ موت کے وقت روئے کیوں تھے اور کیوں ہنس پڑے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شیطان میرے پاس آیا گفتگو کرنا شروع کردی اس نے کہا کہ اے بایزید رحمتہ اللہ علیہ تو میرے شکنجے سے آزاد ہو گیا ہے۔اس وقت میں اپنے رب کی طرف دیکھ رہا تھا شیطان نے میری توجہ اپنی طرف کرنا چاہی میں رو پڑا۔میں کسی کی طرف نہیں دیکھنا چاہتا میں صرف اپنے رب کو دیکھنا چاہتا ہوں۔اس وقت میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔رب نے فوراً فرشتہ بھیجا رب نے فرمایا اے بایزید (رحمتہ اللہ علیہ) مت رو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتا ہے کہ تو خوف مت کھا۔تمہارے لیے جنت ہے تو خوش ہو جا اس وقت میں ہنس پڑا اور دنیا سے جدا ہو گیا۔

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے فرشتوں کے سوال:

حضرت ایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک شخص جو صاحب کشف تھا اس نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو قبر میں رکھ دیا گیا تو منکر نکیر آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تو اس کے سامنے پڑا ہوں تم اپنے رب سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ میں اس کا بندہ ہوں یا نہیں۔ وہ اگر ہاں کہہ دے تو تب ہی مجھے بزرگی اور کرامت ملے گی۔ جب فرشتوں نے سوال کیا **من ربك** آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ یہ سوال تو بہت ہی پرانا ہے میں تو اس سوال کا جواب دے چکا ہوں۔ فرشتے تعجب سے کہنے لگے یہ تو بڑی عجیب بات ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سے بڑی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے پشت آدم سے تمام اولاد آدم کے ساتھ مجھے نکالا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا الست بربکم کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ میں نے بھی ان تمام کے ساتھ جواب دیا تھا کیوں نہیں تو ہی ہمارا رب ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرشتوں سے پوچھا کہ کیا تم وہاں موجود نہیں تھے۔ فرشتے کہنے لگے ہم وہاں نہیں تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم مجھے چھوڑ دو یہ میرا اور میرے رب کا معاملہ ہے۔ اس پر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ کہ یہ بایزید (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں انہوں نے اللہ کی محبت میں سرشار زندگی گزاری ہے۔ اسی میں وصال فرمایا اور اسی حالت میں دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۲۵۴ ترجمہ علامہ محمد منشا تابش قصوری)

(مقامات اولیاء ص ۲۲۱ از سید افتخار الحسن (آنسوؤں کا سمندر ص ۲۰ از حضرت ابن جوزی

Marfat.com

عرش الٰہی کو سر پر اٹھایا ہوا

حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں جس رات کو حضرت بایزید بسطامیؒ کا وصال ہوا اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے عرش الٰہی کو سر پر اٹھایا ہوا ہے اور اڑتا ہوا جا رہا ہوں جب میں صبح کو اٹھا تو اپنے اس خواب کے متعلق سوچ کر بہت حیران ہوا چنانچہ اپنے اس خواب کی تعبیر معلوم کرنے کیلئے حضرت بایزید بسطامیؒ کی خدمت میں حاضری کیلئے چل پڑا جب میں بایزید کے گاؤں پہنچا تو پتہ چلا کہ رات کو بایزید بسطامیؒ فوت ہو گئے ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت میں بایزیدؒ کا جنازہ تیار تھا اور انسانوں کا ایک بہت بڑا ہجوم تھا چاروں طرف لوگ آ کر جمع ہو رہے تھے جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو میں نے بڑی کوشش کی کہ میں بھی حضرت بایزید بسطامیؒ کے جنازہ کو کندھا دوں مگر ہجوم کی کثرت کے باعث میں اپنی اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا چنانچہ میری باری نہ آتی تھی کہ میں چارپائی کا پایہ پکڑ کر کندھا دوں لیکن لوگوں کا ہجوم دیکھ کے میں بے چین ہوا اور پھر جب مجھ سے کچھ نہ ہو سکا تو میں بایزید کے جنازہ کے نیچے گھس گیا اور جنازہ کو اپنے سر پر اٹھا لیا اس وقت میں اپنا خواب بھولا ہوا تھا اس وقت اچانک مجھے بایزید بسطامیؒ کی آواز آئی کہ اے ابو موسیٰ تیرے خواب کی تعبیر یہی ہے کہ تو نے جنازہ کو نہیں اٹھایا ہوا ہے بلکہ تو نے عرشِ الٰہی کو اپنے سر پر اٹھایا ہوا ہے اے ابو موسیٰ وہ عرش تو یہیں عاشقِ الٰہی کا جنازہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے سفیر

محمد الیاس عادل

صفحہ 121

Marfat.com

حضرت محمد بن فضلؒ کی وفات

حضرت محمد بن فضلؒ صوفیاء کے آئمہ اور شافعی فقہا کے قائدین میں شامل ہیں آپ کی وفات بسطام میں ہوئی اور آپ بایزید بسطامی کے پہلو میں دفن ہوئے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کا جگہ صاف کرنا

آپ کی وفات کی رات حضرت بسطامیؒ کو اپنی سرائے صاف کرتے دیکھا گیا۔ آپؒ برتن بھی بھر رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ یہ فرماتے جا رہے تھے کہ کل میرے پہلو میں ایک بندہ، خدا پتلائے صلاح و وفا دفن ہوگا۔ جب قبر کھودنے والے نے محمد بن فضلؒ کو قبر میں رکھا تو قبر دفعتاً اتنی وسیع ہوگئی کہ قبر والا بے ہوش ہوگیا بقول علامہ منادیؒ آپ کی وفات شریف 538ھ میں ہوئی۔

جامع کرامات اولیاء ص 515 علامہ یوسف نبہانیؒ ترجمہ: سید محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر کی بایزید بسطامیؒ کے مزار پر حاضری:

حضرت شیخ ابوسعیدؒ نے تین روز قیام کیا اور وہاں سے روانہ ہوئے جب بسطام پہنچے وہاں ایک پہاڑی ہے جہاں سے حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ کا مزار دکھائی دیتا ہے، حضرت ابوسعید کی نگاہیں مزار پر پڑیں تو رک گئے ایک لمحہ خاموش ہو کر ادب سے سر جھکا دیا، سر اٹھا کر فرمایا جو شخص دوسری جگہ کھود دیتا ہے یہاں پالیتا ہے حضرت بایزید بسطامیؒ کے مزار پُر انوار کی زیارت کی آپ مزار مبارک کے پہلو میں کھڑے تھے تو حسن مؤدب بھی آپ کے پیچھے کھڑے تھے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوسعید کچھ دیر سر جھکائے کھڑے رہے، پھر سر اُٹھایا اور فرمایا کہ یہ پاکبازوں کا مقام ہے، یہاں ناپاک نہیں آسکتے اور ایک اور رات بسطام میں رہے۔

مقامات صوفیاء صفحہ 158 ابوسعید ابوالخیر ترجمہ: علامہ اقبال فاروقی

Marfat.com

بایزید میرا دوست ہے، بایزید میرا دوست ہے

حضرت بایزید بسطامیؒ کو جب دفن کیا گیا تو شیخ احمد خضرویہ کی بیوی زیارت کو آئی جب زیارت سے فارغ ہوئیں تو کہنے لگیں، تم سب جانتے ہو کہ شیخ بایزید کون تھے سب لوگوں نے کہا آپ تو بہتر جانتی ہیں کہنے لگیں کہ ایک رات میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی، مجھے تھکاوٹ محسوس ہوئی، کچھ دیر کیلئے بیٹھ گئی اور میں سوگئی، خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آئے اور مجھے آسمان پر لے گئے، میں نے عرش کے نیچے ایک بہت بڑا جنگل دیکھا جس کی لمبائی اور چوڑائی کی کوئی حد نہ تھی، وہ تمام جنگل گل وگلزار بنا ہوا تھا اور اس کے پھولوں کی ہر پتی پر لکھا ہوا تھا کہ بایزید میرا دوست ہے، بایزید میرا دوست ہے۔

صفحہ تاریخ مشائخ نقشبند

90 مولانا صادق قصوری

Marfat.com

حضرت بایزید بسطامیؒ کی تاریخ وفات

آپ کی تاریخ وفات 15 شعبان المعظم 261ھ بروز سوموار، بوقت نصف شب لکھا ہے 875ء ہے وفات کے وقت آپ کی عمر 73 سال کے درمیان لکھی جاتی ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ شریعت میں کسی امام کے مقلد نہیں تھے بلکہ صاحب قیاس واجتہاد تھے لیکن ان کیلئے وہابیت اس طرح کشادہ ہوگئی کہ اس میں مذہب ظاہر نہیں ہوا۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کے مزار کی تعمیر ایک تاتازی حکمران نے 700ھ بمطابق 1301ھ میں کروائی۔

تاتاریوں نے چونکہ اسلام صوفیائے کرام کی بدولت قبول کیا تھا اس لئے وہ صوفیائے کرام سے عقیدت رکھتے تھے۔

صفحہ 411 جنیدؒ و بایزیدؒ

Marfat.com

یازدہم

لفظ تصوف کی وجہ تسمیہ اور صوفیائے کرام

لفظ تصوف کی وجہ تسمیہ اور صوفیاء کرام

حضرت داتا گنج بخشؒ ہجویری فرماتے ہیں کہ تصوف کا انکار ساری شریعت کا انکار ہے جو لوگ تصوف کے بارے میں اعتراض کرتے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ لفظ تصوف رسول خدا ﷺ کے زمانے میں مروج نہیں تھا اگر تصوف اس وجہ غیر اسلامی ہے کہ یہ لفظ آنحضرت ﷺ کے زمانے مبارک میں مروج نہیں تھا تو تمام اسلامی علوم مثل تفسیر ،حدیث ، فقہ، معانی بیان اور صرف ونحو بھی غیر اسلامی ہوئے کیونکہ یہ الفاظ بھی رسول اکرم ﷺ زمانے میں مروج نہیں تھے کیونکہ صحابہ کرام ہر وقت جہاد میں مصروف تھے اور ان علوم کو با قاعدہ علم صورت میں مرتب کرنے کی ان فرصت نہیں تھی لیکن جب جہاد کا زمانہ ختم ہوا تو صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین ان علوم کی طرف متوجہ ہوئے جن جن حضرات نے قرآن کے معانی ومطالب پر کام کیا وہ مفسرین کے نام سے موسوم ہوئے اور ان کے علم کا نام علم تفسیر ہوا۔

جنہوں نے حدیث پر کام کیا وہ محدثین کہلائے اور ان کا علم ،علم حدیث کے نام سے موسوم ہوا جن حضرات نے اسلام کے قانون پر کام کیا وہ فقہا کہلائے اور ان کے مرتب کردہ علم کا نام فقہ ہوا جن حضرات نے اصحاب صفہ کی دیکھا دیکھی میں تزکیہ نفس اور روحانیت میں کمال حاصل کیا وہ صوفی کہلائے اور ان کا علم تصوف نام سے موسوم ہوا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ صحابہ کرام علم

Marfat.com

تفسیر، حدیث، فقہ، اور تصوف سے بے بہرہ تھے بلکہ وہ سب سے بڑے، مفسر محدث، فقیہ اور صوفی تھے لیکن ان ناموں سے موسوم نہیں تھے باالفاظ دیگر ان کے ہاں حقیقت تھی نام نہیں تھا اور آج کل نام ہے حقیقت بہت کم پائی جاتی ہے تصوف کے متعلق جن لوگوں نے اعتراضات کئے ہیں وہ تصوف کو باہر سے کھڑے ہوکر دیکھنے کا نتیجہ ہے اندر آکر دیکھنے سے کچھ اور ہی نقشہ نظر آتا ہے یعنی اسلام ہی اسلام نظر آتا ہے رسول ﷺ کی سنت پر حقیقی معنوں میں صوفیائے کرام نے عمل کیا نہ کہ علمائے ظواہر نے رسول ﷺ کی سنت کا فرمان ہے کہ لا یومن احدکم حتی یحب لا خیہ ما یحب لنفسہ تم میں کوئی مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرلے جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس پر عمل کرکے دکھایا آپ نان جویں پر اس لئے اکتفا فرماتے تھے کہ ہر شخص کو روٹی نہیں مل سکتی چنانچہ صوفیاء کرام نے اس سنت پر عمل کیا آپ زمین پر سوتے تھے کیونکہ ہر شخص کو پلنگ حاصل نہ تھا صوفیاء کرام نے اس سنت پر بھی عمل کیا لیکن علمائے ظواہر نے عیش وعشرت میں زندگیاں گزاریں رسول ﷺ راتوں کو جاگتے اور نمازیں پڑھتے تھے صوفیاء نے بھی اس سنت پر سختی سے عمل کیا کہ بعض حضرات نے تو پچاس پچاس برس تک عشاء کے وضوے صبح کی نماز ادا کی رسول کرام ﷺ کا گھر ایک کچی جھونپڑی تھی جس پر چھت تھی نہ دروازہ صوفیاء کرام نے آپ کی اس سنت پر بھی شدت سے عمل کیا اور علمائے ظواہر محلات میں عیش کرتے رہے رسول ﷺ شدید عبادت، ریاضات اور مجاہدات کے ذریعے قرب حق کی منازل طے کرکے آخر معراج کو پہنچے۔ صوفیاء کرام نے بھی شدید مجاہدات کئے اور حق تعالیٰ کے قرب ومعرفت سے مالا مال ہوئے ان حضرات کے مشاہدات اور کشف وکرامات سے کتابیں بھری پڑی ہیں لیکن علمائے ظواہر جنہوں نے صرف پانچ وقت نماز پر اکتفا کیا ان بلند مقامات قرب سے محروم رہے

Marfat.com

اس محرومی پر آنسو بہانے کی بجائے الٹا صوفیاء کرام کی عبادت ریاضات اور مجاہدات کا مذاق اڑاتے رہے حالانکہ صوفیاء کے مجاہدات رسول ﷺ کے مجاہدات کے مطابق تھے۔

Marfat.com

اصل تصوف: حضرت داتا علی ہجویریؒ نے حدیث نقل کی ہے **من سمع صوت اهل التصوف فلا یومن علی دعا ئهم کتب عند الله من الغافلین**: ترجمہ جس نے اہل تصوف کی آواز سنی اوران کی پکار پر ایمان نہ لایا اللہ تعالی کے ہاں غافلوں میں لکھا جاتا ہے نیز لفظ طریقت، تصوف خود قرآن کی اس آیت میں موجود ہے **وان لو استقامو اعلی الطریقة لاسقینم ما ء غدقا** یعنی اگر وہ طریقت تصوف پر قائم رہے تو ہم ان کو خاص پانی روحانیت سے سیراب کردیں نیز رسول کرام ﷺ نے فرمایا ہے **الفقر فخری** فقر میرا فخر ہے نیز حضور ﷺ نے فرمایا ہے **الفقر وطن غیب** فقر عالم غیب کا وطن ہے۔

تصوف کے ارکان

شریعت ایک راستہ ہے، راستے پر چلنے کا نام طریقت ہے اور راہ پر چل کر جس منزل مقصود پر رسائی ہوتی ہے اس کا نام حقیقت ہے اور منزل مقصود پر اسرار ورموز بتائے جاتے ہیں ان کا نام معرفت ہے مندرجہ ذیل حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے تصوف کے ان چاروں ارکان کا ذکر فرمایا ہے **الشریعت اقوالی وطریقت افعالی والحقیقت احوالی والمعرفة سری** شریعت میرے اقوال کا نام ہے طریعت میرے اعمال کا نام ہے حقیقت میرے باطنی کیفیت کا اور معرفت میرا راز ہے یہ حدیث علمائے دیوبند جیسے سخت گیر حضرت نے شرح مثنوی مولانا روم نقل کی ہے جو ان شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی شرح ہے اگر یہ حدیث صحیح نہ ہوتی تو علمائے دیوبند ہرگز اسے نقل نہ کرتے نیز حضرت امام مالک جو صحابی نہیں بلکہ تابعی ہیں اور ساری عمر مدینہ منورہ میں رہے ان کا مندرجہ ذیل قول بھی ظاہر کرتا ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین کے زمانے میں بھی لفظ تصوف مروج تھا آپ فرماتے ہیں کہ **من تصوف ولا تفقه**

Marfat.com

ولا تصوف تفسق من جمع بيهما تحقق جس نے تصوف سیکھا لیکن فقہ نہ سیکھا گمراہ ہوا جس نے فقہ سیکھا تصوف نہ سیکھا فاسق ہوا جس نے دونوں کو جمع کیا وہ حقیقت کو پہنچا اس سے ظاہر ہے تصوف اور شریعت میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ تصوف کہو یا طریقت یہ شریعت کی جان ہے اور روح اسلام ہے روحانیت کے بغیر اسلام ایک خالی ڈھانچہ اور مردہ جسم ہے علم ظاہر تو بہت ہے لیکن علم روحانیت کی کمی ہے جب تک علم روحانیت کو از سر نو دنیا میں نہیں پھیلا جائے گا تاریکی جہالت گمراہی اور بدامنی کا خاتمہ نہیں ہوگا تاریخ اسلام شاہد ہے کہ صوفیاء کرام نے جس شدومد، جوش وخروش وشوق سے شریعت پر عمل کیا ہے عقل دنگ رہ جاتی ہے جیسے حضرت جنید بغدادیؒ کے پاس ایک رات باہر سے کھانا آیا چونکہ کھانا بھیجنے والا سرکاری ملازم تھا آپ نے کھانا نہ کھایا اس خیال سے کہ سرکاری خزانے کا مال مخدوش ہوتا ہے اور نہ ہی آپ نے وہ کھانا کسی اور کو کھانے دیا بلکہ دریا میں پھینک دیا اور اس روز سے اس دریا کی مچھلی کو کھانا ترک کر دیا کہ ممکن ہے کہ اس مچھلی نے وہی چیز کھائی ہو یہ ہے صوفیاء کرام کا اتقی اور پابندی شریعت جس کی گرد کو بھی علمائے ظواہر نہیں پہنچ سکے حضرت بایزید بسطامی نے ساری عمر خربوزہ نہ کھایا کیونکہ ان کو کسی حدیث سے یہ معلوم نہ ہوا کہ رسول خدا ﷺ نے خربوزہ کس طرح کھایا اور سنن ہے کسی اور طرح کاٹ کر کھانے سے سنت رسول کے خلاف ہو صوفیاء کرام کی شریعت پر شدید پابندی کی داستانوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں اور پھر بھی یار لوگ الزام لگاتے ہیں کہ تصوف کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ تصوف عین شریعت ہے، اسلام کی روح رواں ہے روح کو اسلام سے خارج کر دیا جائے تو وہ ایک مردہ ڈھانچہ بن کر رہ جاتا ہے جیسا کہ آج کل علمائے ظواہر نے بنا رکھا ہے رسول اللہ ﷺ کی ساری زندگی روحانیت سے لبریز تھی، آپ کے معجزات، آپ کی وحی ،آپ کا تعلق باللہ اور حق تعالیٰ کے ساتھ شدید محبت، قرب ومعرفت اور آپ کو معراج یہ تمام

Marfat.com

بھرپور روحانیت کے دلائل اور تصوف کی جان ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں پیچھے کی طرف بھی اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح آگے کی طرف، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بندہ قربِ حق میں پہنچتا ہے تو اللہ کی آنکھوں سے دیکھتا ہے، اللہ کے کانوں سے سنتا ہے اور ہر کام اللہ کی طاقت سے کرتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ انسان کا قلب اللہ تعالیٰ کا عرش ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ نماز مومن کی معراج ہے، تصوف سے مراد یہی روحانی زندگی، روحانی عروج اور روحانی قرب الٰہی ہے۔ دعا ہے کہ ہم سب کو حق تعالیٰ یہی مراتب، قرب و معرفت عطا فرمائے۔

Marfat.com

آئمہ مجتہدین اور تصوف: تصوف کی شرعی حیثیت کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہے کہ خود ائمہ اربعہ یعنی ،امام مالک ،امام ابوحنیفہ،امام شافعی اور امام احمد بن حنبل جنہوں نے شریعت اسلامیہ کو مرتب کرنے اور تبلیغ دین متین میں ساری عمریں صرف کردیں تصوف کے بڑے حامی تھے اگر تصوف شریعت کے خلاف ہوتا تو سب سے پہلے وہ اسی کی تردید کرتے لیکن کیا انھوں نے تو بجائے خود نہ صرف تصوف کی زبردست حمایت کی بلکہ صوفیائے وقت سے انھوں نے روحانی فیضان حاصل کیا۔

امام مالکؒ: آپ امام شریعت وطریقت تھے،آپؒ کو مدینہ منورہ کی پاک بستی سے اس قدر عقیدت ومحبت تھی کہ کبھی یہاں سے باہر جانا پسند نہ کرتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مدینہ شریف سے باہر جاؤں اور مجھے وہیں موت آجائے اور میں دیارِ محبوب میں دفن ہونے کی سعادت سے محروم ہوجاؤں،آپؒ نے ساری عمر میں صرف ایک مرتبہ حج فرض ادا کرنے کیلئے مکہ شریف کا سفر کیا باقی ساری عمر مدینہ شریف میں گزار دی وہیں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔امام مالکؒ مدینہ طیبہ میں اپنے گھوڑے پر سوار نہ ہوتے تھے کیونکہ وہ فرماتے کہ مجھ کو شرم آتی ہے کہ میں اس زمین کو گھوڑے کے سم سے روندوں جن پر رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں فی الحقیقت وہ زمین پاک ،نہایت ہی واجب التعظیم ہے۔امام مالکؒ جس پرانی دیوار کو دیکھتے تو آپ بوسہ دیتے۔آپؒ کے شاگرد آپؒ سے پوچھتے کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپؒ فرماتے کہ میں حضور ﷺ کی نگاہ کو بوسے دیتا ہوں ہوسکتا ہے کہ حضور ﷺ نے اس دیوار کو دیکھا ہو۔امام مالکؒ جب حضور ﷺ کی کوئی حدیث بیان فرماتے تو پہلے وضو کرتے پھر غسل کرتے اور آکر بیٹھ جاتے ،نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ حدیث بیان فرماتے۔حضرت عبداللہ بن مبارکؒ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ میں ایک دن امام مالکؒ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا اور آپؒ حدیث شریف بیان فرمارہے تھے کہ آپؒ کو ایک بچھو نے سولہ بار ڈسا اور آپؒ کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا مگر آپؒ نے نبی کریم ﷺ کی حدیث کا بیان کرنا نہ چھوڑا جب آپؒ حدیث ختم کر چکے اور لوگ چلے گئے تو میں نے دریافت کیا۔ آپؒ نے فرمایا کہ آج میرے حدیث بیان کرنے میں بچھو نے سولہ بار ڈسا اور میں نے حدیث کی عظمت اور جلال باعث صبر کیا۔ سبحان اللہ!! ان حضرات کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کا کیسا احترام جاگزیں تھا کہ سولہ بار بچھو کا ڈسنا اور اُف تک نہ کرنا جان جائے مگر نبی کریم ﷺ کی توقیر میں خلل نہ آئے۔

امام ابوحنیفہؒ: حضرت امام ابوحنیفہؒ نہ صرف صوفی تھے بلکہ اکابر صوفیاء، مثل ابن عیاض، حضرت ابراہیم بن ادم، حضرت بشر حافی اور حضرت داؤد طائی کے استاد بھی تھے جب امام ابو حنیفہ نے روضہ نبوی ﷺ پر حاضر ہو کر السلام علیکم یا سید المرسلین کہا تو وعلیکم السلام یا امام المسلمین کا جواب ملا آپ نے روحانی فیض حضرت امام جعفر صادق سے حاصل کیا ایک دفعہ کسی نے آپ سے عمر دریافت کی تو فرمایا ڈھائی سال ہے جب اس آدمی نے حیران ہو کر مزید پوچھا تو فرمایا کہ ڈھائی سال ہوئے مجھے امام جعفر صادق کی خدمت میں فیض یاب ہونے کا موقع ملا پس میں سمجھا ہوں کہ اسی وقت پیدا ہوا آپ فرمایا کرتے تھے کہ **لولا سنتان لهلل النعمانؒ** گر امام جعفر صادق کی محبت کے دو سال نہ ملتے تو ابوحنیفہ ہلاک ہو جاتا۔

امام شافعیؒ: حضرت امام شافعی نہ صرف شریعت کے امام تھے بلکہ طریقت میں بھی آپ کا درجہ بلند تھا مشہور صوفی بزرگ حضرت بلال خواص فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت خضر علیہ اسلام نے فرمایا کہ امام شافعی اوتاد ہیں یاد رہے کہ اوتا نظام باطنی میں ایک عہدہ ہے حضرت عبداللہ

Marfat.com

انصاری فرماتے ہیں کہ میں امام شافعی کا مقلد تو نہیں ہوں لیکن ان دوست رکھتا ہوں امام شافعی فرماتے ہیں کہ خواب میں جناب رسول ﷺ نے میرے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور فرمایا جاؤ اب اللہ تعالی برکت دے گا اس کے بعد حضرت علیؓ نے اپنی انگوٹھی اتار کر مجھے عطا کی۔

امام احمد بن حنبلؒ: حضرت امام احمد بن حنبل شریعت کے امام تھے امام احمد بن حنبل پہلے تصوف اور صوفیائے کی مخالفت کرتے تھے لیکن بعد میں طریقت بشر حافی کی صحبت میں رہ کر حلاوت ایمان نصیب ہوا پھر آپ حضرت بشر حافی کے مرید ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ میں حضرت بشر حافی کی سواری کی رکاب پکڑ کر آگے چلتا تھا جب کوئی شخص مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو اگر فقہ کے متعلق ہوتا تو خود میں جواب دے دیتا جب کوئی شخص راہ حقیقت دریافت کرنے آتا تو میں حضرت بشر حافی کے پاس بھیج دیتا۔ یہ دیکھ کر ان کے شاگردوں کو غیرت آئی اور عرض کیا کہ آپ اتنے بڑے فقہ کے عالم ہو کہ لوگوں کو ایک صوفی کے پاس کیوں بھیج دیتے ہو، امام صاحب نے فرمایا کہ مجھے اللہ کے احکام کا علم ہے اور بشر حافی کو اللہ کا علم ہے اس لئے طالبان حق کو ان کے پاس بھیجتا ہوں یاد رہے کہ بعض محدثین اور متکلمین کو شروع میں صوفیاء کرام سے اختلاف رہا مگر بعد میں اللہ تعالی نے انھیں بھی بصیرت عطا فرمائی اور وہ اپنی سابقہ روش سے تائب ہوئے اور صوفیاء کی جانب رجوع کیا چنانچہ امام مالک اور امام احمد شروع میں صوفیا کے خلاف تھے لیکن بعد میں ان سے فیض حاصل کیا امام غزالیؒ بھی شروع میں علوم ظاہری میں منہمک رہے ابتدائی زمانے میں تصوف کی مخالفت کے باوجود آپؒ نے عمر کے آخری دور میں تصوف کی طرف رجوع کیا اور تصوف پر ''احیاء العلوم'' جیسی بے نظیر کتاب لکھی جس میں انہوں نے تصوف کو عین اسلام اور جانِ شریعت قرار دیا اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں اس کتاب کو مقبولیت حاصل ہوئی اور حضور ﷺ نے حجۃ الاسلام کے لقب سے نوازا۔ کتاب ''امداد المشتاق'' میں ہے

Marfat.com

' ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں اور ایک کتاب پڑھی جارہی ہے جس کو حضور ﷺ بڑی توجہ سے سن رہے ہیں کسی نے پوچھا یہ کون سی کتاب پڑھی جارہی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''احیاء العلوم'' ہے حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کی ہے۔ یہ لقب ''حجۃ الاسلام'' حضور ﷺ نے آپ کو دیا۔

اسی طرح امام ابن جوزی شروع میں صوفیا کرام کے سخت خلاف تھے اکابرین اولیا کرام پر نکتہ چینی کی ہے اور سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی پر اور حضرت غوث الاعظم پر بھی الزام لگایا ہے ابن جوزی نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ رسول خدا ﷺ نے کسی کو فرمایا کہ ابن جوزی کو کوڑے لگاؤ یہ میرے خاص محبوب بندوں پر نکتہ چینی کرتا ہے جب ابن جوزی بیدار ہوئے تو کوڑوں کے نشان جسم پر موجود تھے اور شدت درد بھی محسوس ہو رہا تھا فوراً توبہ کی اور حضرت غوث الاعظم کی خدمت میں جا کر مرید ہو گئے اور تصوف کی حمایت میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں اور اکابر اولیاء میں سے ہوئے چنانچہ ان کی بعد کی تصانیف مثل صفوۃ الصفوۃ اور ثبات عند الممات میں تصوف بھرا پڑا ہے۔ اسی طرح حافظ ابنِ قیم نے جو امام تیمیہ کے شاگرد ہیں بعد میں صوفیاء کا مسلک اختیار کیا اور ''**کتاب الروح**'' تصنیف کی جو روحانیت سے لبریز ہے نیز انہوں نے مشہور صوفی بزرگ شیخ الاسلام حضرت شیخ عبداللہ انصاری ہرویؒ کی کتاب ''**منازل السالکین**'' عارفانہ انداز میں شرح لکھی جو حقائق تصوف سے لبریز ہے۔ اسی طرح قاضی شوکانی یمنی جو امام ابن تیمیہ کے مسلک پر تھے اور صوفیاء کرام کے سخت مخالف تھے بعد میں راہ راست پر آ گئے تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو المعتقد المنتقد مصنفہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ کافی عرصہ تک شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی تکذیب و تکفیر کے بعد قاضی شوکانی یمنی اس سے باز آ گئے اور حضرت شیخ کی صداقت کے قائل ہوئے۔

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

آپ اپنی کتاب فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ مجھے کئی بار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی بلکہ جسمانی زیارت بھی ہوئی، میں نے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور ﷺ بعض لوگ تصوف کی مخالفت کر رہے ہیں اور بُرا کہتے ہیں، اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو میں ان کی تردید میں کچھ لکھوں، حضور ﷺ نے اجازت نہ دی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑو، مجھے عام لوگوں کی اصلاح کا کام بہت زیادہ پسند ہے۔

شاہ ولی اللہؒ اسے کتاب میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ فضیلتِ صحابہ کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا حکم ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ شیخین ہے، یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ سے افضل ہیں کیونکہ وہ حاملِ احکامِ نبوت ہیں اور علیؓ حاملِ احکامِ ولایت ہیں اور نبوت افضل ہے ولایت سے، یہاں بھی شریعت کی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔

Marfat.com

اہل تصوف کی قسمیں: ایک صوفی، دوسرے کو متصوف اور تیسرے کو مستصوف کہتے ہیں

1 **صوفی**: وہ ہے جو خود فنا کر کے حق کے ساتھ مل جائے اور خواہشات نفسانیہ کو مار کر حقیقت سے پیوستہ ہو جائے۔

2 **متصوف**: متصوف وہ ہے جو اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے ریاضت، مجاہدے، جدوجہد میں مشغول ہے اور صوفیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہا ہے۔

3 **مستصوف**: مستصوف وہ ہے جس نے دنیا کے مال و دولت و جاہ و حشمت کی خاطر صوفیاء کی شکل اختیار کر لی ہے اور صوفی سے اس کا کوئی تعلق ہے اور نہ متصوف سے ایسے نقلی صوفیوں کے بارے کہا گیا ہے کہ **المستصوف عند الصوفیہ کا لذباب وعند غیرھم کا لذباب** صوفیاء کرام کے نزدیک نقلی صوفی مکھی کی حیثیت رکھتا ہے اور دوسروں کے نزدیک وہ بھیڑیا کی مانند ہے مکھی اس لئے کہا گیا ہے کہ حریص ہوتی ہے اور حلال و حرام دونوں پر گرتی ہے اور بھیڑیا اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ حلام و حرام کی تمیز کے بغیر ہر حیلے اور بہانے اور بزور قوت بھیڑوں کے شکار میں مصروف رہتا ہے۔

1 صوفی کو صاحب وصول

2 متصوف کو صاحب اصول

3 مستصوف کو صاحب فضول کہا گیا ہے

Marfat.com

شرح

1 صاحب وصول کا مطلب ہے واصل باللہ

2 صاحب اصول کا مطلب ہے قواعد وضوابط مطابق تلاس حق میں مشغول رہنا۔

3 صاحب فضول کا مطلب ہے ظاہر ہے کہ وہ بے ہودہ باتوں میں مشغول رہتا۔

Marfat.com

چند مشائخ کا تصوف پر اظہار خیال

1 ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ الصوفی اذنطق با ن نطقه من الحقا ئق وان سکت نطقت عنه الجوارح بقطع العلا ئق صوفی وہ ہے کہ جب بات کرے تو اس کا بیان اپنے حال کے حقائق کے اظہار میں ہو مطلب یہ کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کہے جو خود اس کے اندر نہ ہو۔

2 جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ التصوف نعت اقیم العبد فیه قیل نعت للعبد ام للحق فقال نعت الحق حقیقة ونعت العبد رسم تصوف ایسی خوبی ہے جس میں بندے کو قائم کیا گیا ہے کسی نے آپ سے پوچھا یہ حق کی صفت ہے یا بندے کی آپ نے فرمایا اس کی حقیقت حق کی صفت ہے اور اس کی ظاہر رسم وحالت بندے کی صفت ہے

3 ابوالحسن نوریؒ فرماتے ہیں کہ التصوف ترك كل حظ للنفس تصوف تمام نفسانی لذات کو ترک کرنا ہے

4 حضرت ابن جلالی دمشقیؒ فرماتے ہیں کہ التصوف حقيقة لا رسم له تصوف ایک سراپا حقیقت ہے نہ کہ رسم

5 حضرت ابوعمرو دمشقیؒ فرماتے ہیں کہ التصوف رو يه الكو ن بعين النقص بل غض الطر ف عن الكون جہان کو نقص وعیب کی آنکھ سے دیکھنے کا نہیں بلکہ دنیا سے منہ پھیر لینے کا نام تصوف ہے

6 حضرت ابوبکر شبلیؒ فرماتے ہیں کہ التصوف شر ك لا نه صيا نة القلب

Marfat.com

عن رو یه الغیر و لا غیر تصوف شرک ہے کیونکہ تصوف نام ہے غیر اللہ سے قلب کی حفا ظت کا اور در حقیقت غیر اللہ کا وجود ہی نہیں۔

7 حضرت شیخ حصریؒ فرماتے ہیں کہ التصوف صفاءُ السسر من کدورة المخا لفة دل کو مخالف کی کدورت سے پاک وصاف رکھنے کا نام تصوف ہے۔

8 حضرت محمد بن علی امام حسین بن علی المرتضی سلام اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ التصوف خلق فمن زاد علیك فی الخلق زاد علیك فی التصوف پاکیزہ اخلاق کا نام تصوف ہے جس کے جتنے پاکیزہ اخلاق ہوں گے اتنا ہی زیادہ صوفی ہوگا۔

9 حضرت ابو محمد مرتعشؒ فرماتے ہیں کہ الصو فی لا یسبق همته خطو ته البتة یعنی صوفی وہ ہے کہ اس کا باطن اس کے قدم کے ساتھ برابر ہو۔

10 حضرت ابو بکر شبلیؒ فرماتے ہیں۔ الصوفی لا یر ی فی الدارین مع الله غیر الله صوفی وہ ہے جو دونوں جہانوں میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کچھ نہ دیکھے۔

11 حضرت شیخ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ تصوف کی بنیاد آٹھ حصوں پر ہے (سخاوت، رضا، صبر، اشارہ، غربت، گدڑی، سیاحت، فقر) یہ آٹھ نبیوں کی اقتداء میں ہیں

(i) سخاوت: یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی سخاوت کہ بیٹے کو راہ حق میں قربان کر دیا۔

(ii) رضا: حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے کیونکہ بوقت ذبح اپنی رضا دی اور اپنی جان عزیز کو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ پیش کر دیا۔

(iii) **صبر**: حضرت ایوب علیہ السلام سے کہ آپ کے جسم میں کیڑے پڑ گئے لیکن راضی، رضائے مولا رہے۔

(iv) **اشارہ**: حضرت زکریا علیہ السلام سے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا **الا تکلم الناس ثلثة ایام الا رمزاً ال** (آل عمران 41) آپ نے تین دن لوگوں سے اشارہ کے سوا کلام نہ فرمایا اور اسی سلسلہ میں ارشاد ہے کہ **اذنا دی ربه ندآء خفیا** (مریم) انہوں نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔

(v) **غربت**: حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کہ وہ اپنے وطن میں مسافروں کے مانند رہے خاندان میں رہتے ہوئے اپنوں سے بیگانہ رہے۔

(vi) **سیاحت**: حضرت عیسیٰ وعلیہ السلام سے کہ آپ کی سیاحت یہ ہے کہ سفر میں سوائے ایک لکڑی کا پیالہ اور ایک کنگھی کے سوا کچھ پاس نہ رکھا جب انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر پانی پی رہا ہے تو آپ نے پیالہ بھی توڑ دیا اور جب کسی اور شخص کو دیکھا کہ انگلیوں سے بالوں میں کنگھی کر رہا ہے تو آپ نے کنگھی بھی توڑ دی۔

(vii) **گدڑی**: یعنی صوف کا لباس حضرت موسیٰ علیہ اسلام سے کہ انہوں نے ہمیشہ پشمینی کپڑے پہنتے تھے۔

(viii) **فقر**: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے جنہیں روئے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں عنایت فرما دی گئی تھیں اور ارشاد ہوا کہ آپ خود کو مشقت میں نہ ڈالیں بلکہ آپ ان خزانوں کو استعمال

Marfat.com

کریں آرائش اختیار فرمائیں لیکن بارگاہ الٰہی میں آپ نے عرض کیا اے خدا مجھے اس کی حاجت نہیں ہے میری خواہش تو یہ ہے ایک دن کا کھانا دے اور ایک دن بھوکا رکھ اور طریقت میں یہ بہت بڑا اصول ہے۔

12 حضرت علی بن پندار الصرفی نیشاپوریؒ فرماتے ہیں کہ التصوف اسقاط الروية للحق ظاهر او باطنا تصوف یہ ہے کہ صوفی ظاہر اور باطن میں اپنے آپ کو نہ دیکھے بلکہ حق کو دیکھے۔

13 حضرت محمد عمر احمد المقریؒ: فرماتے ہیں کہ التصوف استقامة الاحوال مع الحق : تصوف نام ہے استقامت احوال کا حق تعالیٰ کے ساتھ

14 حضرت ابو حفص نیشاپوریؒ فرماتے ہیں کہ تصوف آداب کا نام ہے ہر وقت کے آداب ہر مقام کے آداب اور ہر حال کے آداب پس جس نے ان آداب کو لازم پکڑا بلند مقام پر پہنچا اور جس نے آداب کی پابندی نہ کی وہ دور پھینکا جاتا ہے۔

15 حضرت محمد مرتعشؒ: فرماتے ہیں کہ التصوف حسن الخلق تصوف خوش خلقی کا نام ہے۔

16 هذامذهب كله جد فلا تخا لطو ه بشی ءٍ من الهزل یہ مذہب تصوف سراپا عظمت ہے اسے بے ہودہ باتوں سے پاک رکھو۔

17 حضرت ابو علی قزوینیؒ فرماتے ہیں کہ التصوف هو الا خلا ق الرضية تصوف اخلاق حسنہ اور کردار پسندیدہ کا نام ہے اور بندہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔

Marfat.com

18 حضرت ابوالحسنؒ فرماتے ہیں کہ التصوف هو الحرية والفتوة اترك التكلف والسخاؤبذل الدنيا تصوف نام ہے آزادی، فتوت، ترک تکلف اور سخاوت اور دولت خرچ کرنے کا۔

19 حضرت ابومحمد الجریریؒ: نے فرمایا تصوف جملہ اخلاق فاضلہ کو حاصل کرنے اور جملہ عادات دینویہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کو کہتے ہیں (رسالہ قشیریہ)۔

20 حضرت ابوالحسن نوریؒ: فرماتے ہیں تصوف کسی رسم و مرتبے کا نام ہے نہ کسی علم کا یہ تو صرف مکارم اخلاق کا نام ہے کیونکہ اگر یہ مرتبہ ہوتا تو مجاہدے سے حاصل ہو جاتا یہ تو در اصل تخلقو ابا خلا ق الله (یعنی اللہ کے اخلاق کی طرح اپنا اخلاق بنانا ہے)۔

21 حضرت ذوالنون مصریؒ: فرماتے ہیں صوفی وہ ہے جو کسی چیز یعنی غیر اللہ کی طلب میں سرگرداں نہ ہو نہ کسی چیز کے چھن جانے سے غمزدہ ہو یعنی تصوف ہر طلب سے نکل جانے اور کامل رضا بالقضاء کا نام ہے۔

22 حضرت بایزید بسطامیؒ: نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ دنیا کی لالچ سے باز رہو تا کہ اس کے پھندے سے نجات ملے۔

23 شیخ عبدالقادر جیلانیؒ: فرماتے ہیں کہ بلا حرکت اعضاء قلب کا مطمئن ہونا فراخ و کشادہ سینہ، روشن، چہرہ، باطن آباد اور تعلق الٰہی کی وجہ سے تمام چیزوں سے بے پرواہ ہو جانا تصوف ہے۔

Marfat.com

24 حضرت امام غزالیؒ: فرماتے ہیں جب میں ان علوم سے فارغ ہوکر صوفیہ کے طر یقے کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان کا طریقہ علم وعمل سے تکمیل کو پہنچتا ہے ان کے علم کا حاصل نفس کی گھاٹیو ں کو طے کرنا ہے اخلاق ذمیمہ اور صفات خبیثہ سے پاک ومنزہ ہونا ہے تا کہ اس کے ذریعے قلب کو غیر اللہ سے خالی کیا جائے اور اس کو ذکر الٰہی سے آراستہ کیا جائے التصوف قیام القب بلا وا سطة (المنقذ من الضلال)۔

25 حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ: آپ فرماتے ہیں تصوف خدا سے دل کا بلاواسطہ تعلق پیدا کرنا ہے ایک اور مقام پر

ارشاد فرماتے ہیں کہ تصوف ترک تکلف کا نام ہے، چونکہ خودی اور تکبر ہوتا ہے اس لئے اس کا ترک ضروری ہے۔

26 حضرت امداداللہ مہاجر مکیؒ: آپ نے حدیث نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ طریقت میرے اعمال، حقیقت میری باطنی کیفیت اور معرفت میرا راز ہے۔

27 حضرت داتا گنج بخشؒ: آپ نے کشف المحجوب میں فرمایا ہے کہ جس نے اہل تصوف کی دعوت سنی اور اسے نہ مانا تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدک غافلین میں لکھا جاتا ہے۔

28 حضرت سہل بن عبداللہؒ: فرماتے ہیں الصوفی من صفا من الکدر وامتلا من الفکر و انقطع الی اللہ من البشر واستو ی عندہ الذھب والمد ر (صوفی اسے کہتے ہیں جو گندگی سے پاک ہو، غور وفکر میں ڈوبا ہوا لوگوں سے انقطاع اختیار کر کے واصل باللہ ہوا اور اس کی نظر میں سونا اور مٹی کا ڈھیلا برابر ہو۔

Marfat.com

29 حضرت ابوالحسن المزینؒ نے تصوف کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے التصوف الا نقیا د للحق (اللہ تعالی کی مکمل فرمانبرداری کا نام تصوف ہے۔ (رسالہ قشیریہ:)139

30 حضرت حسین بن منصورؒ: سے صوفی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا واحد فی الذات لا یقبله احدو لا یقبل احد (صوفی اس یکتا وتنہا کو کہتے ہیں جسے کوئی اپنا نہ کہے اور وہ کسی کو اپنا نہ جانے) اس لئے کہ اس کا مقصود حقیقی تو سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہیں ہوتا۔

31 حضرت ابوبکر شبلیؒ: کا قول ہے الصوفی لا یر ی فی الدارین مع الله غیر الله یعنی صوفی وہ ہے جو دونوں جہاں میں سوائے ذات خدا تعالی کے کچھ نہیں دیکھتا)

32 حضرت معروف کرخیؒ: آپ کا قول ہے کہ التصوف الا خذ با لحقا ئق و لیاس مما فی ایدی الخلائق (تصوف حقیقت کی معرفت حاصل کرنے کا نام ہے اور ان چیزوں سے ہاتھ دھو لینے کا نام ہے جو مخلوقات کے ہاتھ میں ہیں۔ عبدالسہر وردی عبداللہ، عو ارف 53 بیروت)۔

33 حضرت رویمؒ: آپ کا قول ہے کہ (الف) التصوف مبنی علی ثلاثة خصال التمستك با لفقر والا فتقا رو التحقق با لبدل وا لا یثار وتر ك التعرض والا ختیا ر تصوف کی بنیاد تین عادتوں پر ہے فقر وافتقار کی راہ پر قائم رہنا، سخاوت وایثار اختیار اور ترک اختیار (یعنی رضا بالقضاء)۔

Marfat.com

(ب) آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ نفس کو حق تعالیٰ کے ارادے پر چھوڑ دینا ہی تصوف ہے۔

34 بشر بن الحارث الحافیؒ : کا کہنا ہے کہ صوفی وہ ہے جو خدا کے ساتھ دل پاک وصاف رکھے۔

35 حضرت ابوالحسن نوریؒ : نے فرمایا تصوف درحقیقت آزادی کا نام ہے مگر آزادی سے مراد حرص وہوس سے آزادی ہے تصوف میں ایک ہی جوانمردی ہے کہ بندہ خواہشات نفسانی سے مجرد ہو جاتا ہے، تکلفات ترک کر کے اپنے مقسوم پر راضی اور مطمئن رہتا ہے تصوف ایسی سخاوت کا نام ہے کہ صوفی کو اہل دنیا کے حوالے کر دیتا ہے اور خود بے تعلق ہو جاتا ہے۔

کشف المحجوب 209 جنیدؒ و بایزیدؒ 399

Marfat.com

تصوف کیا ہے

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف باطل کو بھگاتا ہے۔ خودی اور نفس کو برباد کرتا ہے۔ شہوانی خیالات کو روکتا ہے۔ دل کو پاک کرتا ہے۔ خدا سے ملاتا ہے اور معرفت کے ناہموار مدارج سے بآسانی گزارتا ہے۔

کتاب الاسلام ص1100

حصہ دوم

ایمان کے تین مدارج ہیں

یاد رہے کہ ایمان کے تین مدارج ہیں علم الیقین ،عین الیقین ،حق الیقین جب ہم قرآن میں پڑھتے ہیں کہ حق تعالی موجود ہے تو یہ خبر پا کر ہم کو ذات حق کے متعلق علم الیقین کا درجہ حاصل ہوتا ہے لیکن جب عبادت وریاضات کے ذریعے ہم تزکیہ نفس حاصل کرتے ہیں تو لطائف ستہ زندہ ہو جاتے اور ذات حق کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اور ایمان کے اس درجہ کو عین الیقین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے؛ یقیناً علم الیقین سے عین الیقین کے درجہ کا ایمان زیادہ قوی ہوتا ہے لیکن اس سے بھی زیادہ قوی ایمان کا درجہ ہے لیکن مرتبہ حق الیقین کا سمجھ میں آنا مشکل ہے امید ہے اس مثال سے مطلب سمجھ میں آجائے گا؛ فرض کرو آپ نے آگ نہیں دیکھی اور کوئی شخص آپ کو آکر کہتا ہے کہ آگ جلاتی ہے تو آگ کے متعلق آپ کا یہ یقین علم الیقین کہلائے گا: اگر کوئی شخص آپ کے سامنے آگ جلادے تو آگ کے متعلق آپ کو عین الیقین کا درجہ حاصل ہو جائے گا :لیکن جب آپ اپنا ہاتھ آگ میں دے دیں تو آپ کو حق الیقین کا درجہ حاصل ہو جائے گا اس طرح جب ہمیں اللہ تعالی نے قرآن کے ذریعے اپنی ہستی کو خبر دی اور ہم نے یہ بات مان لی تو

Marfat.com

ہمارے ایمان کا درجہ علم الیقین ہوگا لیکن جب عبادات وریاضات کے ذریعے آپ کا تزکیہ نفس ہو جاتا ہے اور ذات حق کا مشاہدہ ہوتا ہے تو ایمان کے اس درجے کو عین الیقین کہا جائے گا آنکھوں سے دیکھ کر ایمان لے آنا اور جب قرب حق کی وہ منزل حاصل ہوگی جس کی خبر ہم کو قر آن نے آیت مبارکہ :نحن اقرب الیه من حبل الو ریدمیں دی ہے تو ہمیں ایمان کا وہ درجہ نصیب ہوگا کہ حق الیقین کہا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو خبر ملی تھی کہ حق تعالی انسان کی شہ رگ سے بھی اس سے زیادہ قریب ہے وہ خبر اب خبر نہیں رہی بلکہ آپ اپنے اندر ذات حق کو موجود محسوس کرتے ہیں یہ ہے مقام حق الیقین ان مقامات قرب ہے کو حال کرنے کے لئے نماز روزہ، حج، اور زکوۃ کی پابندی ضروری ہے لیکن روحانی ترقی کی رفتار تیز کرنے کی خا طر قرآن حکیم اور حدیث نبوی میں جابجا نوافل یعنی، نفلی روزے اور نفلی زکوۃ یعنی مقررہ زکوۃ سے زیادہ راہ حق میں خیرات کرنے کی تاکید آئی ہے جس سے نفس کا زور کم ہوتا ہے اور روحانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے انسان قرب حق کی منازل طے کرتا ہے اور واصل باللہ ہو جاتا ہے۔

کشف المحجوب صفحہ 43 ترجمہ: واحد بخش سیال

Marfat.com

روحانیت

لوگ یہ بات نہیں سمجھ سکتے کہ تصوف یا اسلامی علم روحانیت میں رسول اللہ ﷺ کی ذات بابر کات نقطہ مرکزی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جملہ صوفیاء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ مصدر فیض ذات حق ہے لیکن اس کا دروازہ رسول اللہ ﷺ ہیں حضور ﷺ کی روحانی توجہ کے بغیر کوئی صوفی یا ولی اللہ روحانی مدارج طے نہیں کر سکتا مقام فنافی اللہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ مقام فنافی الرسول حاصل نہ ہو اور مقام فنافی الرسول اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ مقام فنافی الشیخ حاصل نہ ہو اور مقام فنافی الشیخ اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ شریعت محمدی پر سختی سے عمل نہ ہو کیا جائے لوگ تو یہ الزام لگاتے ہیں کہ صوفیاء نے اسلام سے باغی ہو کر دوسرے مذاہب سے روحانیت حاصل کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ شریعت محمدی سے ذرا بھر تجاوز کرنے سے نہ صرف ترقی رک جاتی ہے بلکہ اوپر کے مقام سے گر کر وہ نیچے جا پڑتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے صوفیاء کے قلوب پر ہر لحظہ اور ہر آن فیضان کی بارش ہوتی رہتی ہے اگر رسول اللہ ﷺ کا فیضان رک جائے تو اسلام ختم ہو جائے۔ چودہ سو سال تک اسلام کے اسی آن بان سے زندہ رہنے کا سبب یہی اور صرف یہی ہے کہ قلوب پر حضور ﷺ کے فیضان کی بارش ہو رہی ہے اور تا قیامت بلکہ قیامت کے بعد ابدا لآباد تک ہوتی رہے گی۔

صفحہ 189، مشاہدہ حق، واحد بخش سیال

Marfat.com

مراقبات:

مراقبہ کے معنی ہیں انتظار کرنا، یعنی دل میں کوئی خیال مثلاً اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا یا اللہ کے قریب ہونے کا یا اللہ تعالیٰ کے قدیم ہونے کا یا اللہ تعالیٰ کے بسیط ہونے کا خیال دل میں جما کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار کا انتظار کیا جاتا ہے، حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی کتاب ''ضیاء القلوب'' اور شاہ ولی اللہؒ دہلوی کی کتاب ''قول الجمیل'' میں اذکار و مشاغل و مراقبات تفصیل سے درج ہیں، ان اوراد، اذکار، مشاغل اور مراقبات کی کثرت سے لطائف میں ذکر اللہ جاری ہوتا ہے اور روح میں جلا پیدا ہوتی ہے جس سے وہ قوت پکڑ کر ذات حق کی جانب پرواز کرتا ہے یاد رہے کہ یہ پرواز خارج میں نہیں بلکہ باطن میں ہوتی ہے بُعد یا دوری کی جانب نہیں بلکہ قرب کی جانب ہوتی ہے، اس لئے کہ انسان کا قلب عرش الٰہی ہے۔ **نحن اقرب الیه من حبل الورید**۔ نیز **لا یسعنی ارض ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن** ۔اللہ تعالیٰ نہ آسمان میں سما سکتا ہے نہ زمین میں لیکن عبد مومن کے قلب میں سما سکتا ہے اس سے ظاہر ہے ترقی کی پرواز اندر کی طرف ہوتی ہے۔

منازل سلوک: شروع سے لے کر آخر تک سالک راہ حقیقت جن روحانی منزل سے گزرتا ہے اس کا ایک خاکہ ذیل کے دائرہ سے اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔

Marfat.com

لاتعین

سیر فی اللہ

فنا فی اللہ

مقام احدیت

سیر من اللہ الف سیر الی اللہ

ن ع

نزولی سفر یا ب عروجی سفر یا

مقام

بقاباللہ

عبودیت

یا

عبدیت

Marfat.com

سیر الی اللہ: اس دائرہ میں نقطہ ''ب'' سے مبتدی کے روحانی سفر کا آغاز ہوتا ہے اور ''ب'' ''ع'' کے راستے سے مقام ''ا'' پر پہنچ جاتا ہے ''ب'' سے ''ع'' اور پھر ''الف'' تک کے سفر کو سیر عروجی یا سیر الی اللہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ''ا'' مقام احدیت اور ذات بحت ہے یعنی خالص ذات بلا صفات اسے ذاتِ لاتعین بھی کہتے ہیں۔

فنا فی اللہ: یہاں پہنچ کر سالک ذاتِ حق میں واصل اور فنا ہو جاتا ہے یہ نہ اتحاد ہے نہ حلول کیونکہ اتحاد اور حلول دو ہستیوں کے تصور سے واقع ہوتا ہے لیکن صوفیاء کے نزدیک ہستی یا وجود صرف ایک ہے اور وہ ہے ہستی باری تعالیٰ، باقی سب وجود اضافی، اعتباری اور وہمی ہیں اس لئے یہاں فنا کا لفظ سب سے زیادہ موزوں ہے کیونکہ انسان کی ہستی موہوم ذاتِ حق میں گم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس مقام کو فنا فی اللہ کہتے ہیں اسے سیر فی اللہ بھی کہتے ہیں چونکہ ذاتِ باری تعالیٰ کی حد نہیں اگر کوئی چاہے تو ساری عمر بلکہ موت کے بعد قیامت تک اور پھر قیامت کے بعد بہشت میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سفر عروجی میں رہ سکتا ہے اور پھر بھی انتہا کو نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ ذاتِ حق بحرِ بے پایاں ہے اس کا کوئی کنارہ نہیں لیکن اسلام میں زندگی کا ایک مقصد ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یعنی دوبارہ دوئی میں آکر زندگی کے فرائض انجام دینا اور بطور انسان کامل دنیا میں خلافت الٰہیہ اور نیابت الٰہیہ اور نیابت ربانی کے منصف پر فائز ہونا پس اس مقصد عظیم کی خاطر سالک کو ذاتِ حق میں کافی اندر جا کر پھر مقام ''ب'' پر براستہ ''ا'' ''ن'' ''ب'' پر واپس آنا پڑتا ہے۔

Marfat.com

سیر من اللہ: اس سفر کو سفر نزولی یا سیر من اللہ، سیر مع اللہ اور سیر باللہ کہتے ہیں مقام ''ا'' پر بمصداق حدیث تخلقوا باخلاق اللہ اور بی یسمع اور بی یبصر ا صفاتِ الٰہیہ کے ساتھ متصف ہوئے، بغیر وہ نیابت الٰہیہ کے فرائض انجام نہیں دے سکتا۔ بادشاہ کے نائب کی حیثیت سے اسے بادشاہ کے اختیارات بھی تفویض ہوتے ہیں یہ قاعدہ کلیہ ہے دنیاوی بادشاہ بھی اپنے عاملوں اور گورنروں کو اپنے اختیارات تفویض کرتے ہیں۔

بقا باللہ: غرضیکہ صفات الٰہی سے متصف ہو کر جب سالک مقام ''ب'' پر مقام دوئی میں واپس آتا ہے تو اس وقت وہ انسان کامل ہوتا ہے اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا جانشین اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے اسے دیگر تکوینی فرائض کے علاوہ ہدایت خلق پر مامور کیا جاتا ہے مقام ''ب'' عبدیت کا مقام ہے اسے بقا باللہ عبودیت اور فرق بعد جمع بھی کہتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ میں مستقل طور پر کوئی نہیں رہتا بلکہ جب چاہیں اوپر چلے جاتے ہیں اور نیچے واپس آجاتے ہیں۔

Marfat.com

مقام بقاباللہ کی شان: مقام بقاباللہ کی بڑی شان ہے یہ آنحضرت ﷺ اور آپ کی وساطت سے آپ کی اُمت کے اکابر کا مقام ہے پہلی امتوں میں فنافی اللہ ہی آخری مقام تھا لیکن قرآن عظیم کی یہ آیہء پاک "**الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی**" کے بمصداق امتِ محمد ﷺ کیلئے بلندترین مقام کی نشاندہی کردی گئی۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں آپ کی اُمت کیلئے عروج کی آخری منزل بقاباللہ مقرر ہوئی یہ وہ جامعیت ہے جو انبیاءؑ ماسبق میں نہ تھیں آپ سے پہلے کے انبیاءؑ میں ہر زمانے کی خصوصیات کے مطابق جزوی کمالات تھے لیکن نبی آخرالزماں ﷺ کیلئے کمالات کی آخری منزل یہی بقاباللہ قرار پائی ۔اب جولوگ صوفیائے اسلام پر غیر مذاہب سے خوشہ چینی کے الزامات لگاتے ہیں ان کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ بقاباللہ کی کیا شان ہے اولیائے امتِ محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بلند ترین مقامات حاصل ہوئے کہ جن کے گرد تک عیسائی ،ہندو، بدھ، اور یونان کے روحانی لوگ نہ پہنچ سکے اور نہ پہنچ سکتے ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی سی جامعیت کسی امت میں نہیں ہے اس لئے جولوگ یہ الزام لگاتے ہیں وہ توہمات اور شکوک کی دنیا میں رہتے ہیں حقائق سے بالکل بے بہرہ ہیں اور حقائق سے ان کو کس طرح آگاہی ہوسکتی ہے۔ حقائق سے آگاہی تو صرف ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کا نتیجہ ہوتی ہے، اس کے بغیر ہر گز ہرگز کوئی شخص حقائق سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔ محض قیاس آرائی کی دنیا میں زندگی ضائع کرتا ہے اب آیئے ذرا بقاباللہ کی شانِ اور واصلین ذاتِ حق کے کمالات کے متعلق مختصر باتیں سن لیں، مقربان بارگاہ قدس حق تعالیٰ کے عاشق بھی ہوتے ہیں اور معشوق بھی، محب بھی ہوتے ہیں اور محبوب بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ **من کان للہ کان اللہ لہ** (جو اللہ کا ہوجاتا ہے

Marfat.com

،اللہ اس کا ہو جاتا ہے) اب آپ کو خود خیال فرما سکتے ہیں کہ جس شخص کا اللہ ہو جائے سب کچھ اس کا ہے اگر کوئی وزیر یا صدر مملکت آپ کا ہو جائے اور آپ جو چاہیں وہ پورا کرے تو آپ کی خوشی اور کامیابی کی انتہا نہ ہوگی لیکن جس خوش نصیب آدمی کا اللہ اپنا ہو جائے تو اس کی خوشی اور کامیابی کے متعلق آپ کیا کہیں گے بس ہوتا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری دنیا کی چابیاں ان کے حوالے کر دیتے ہیں کہ جو چاہو کرو وہ نائب حق بھی ہے اور اللہ کا محبوب بھی لیکن کمال ادب سے مردِ کامل اللہ کی دی ہوئی ساری نعمت پھر اللہ کے قدموں میں ڈال کر عبد محکوم اور غلام بن جاتا ہے کیونکہ اسی میں اُس کو زیادہ مزہ آتا ہے۔

Marfat.com

حضرت سید ذوقی شاہؒ کے وحدت الوجود کے بارے میں ارشادات

وحدت الوجود: حضرت سید ذوقی شاہؒ فرماتے ہیں کہ آنکھ، عقل اور روح اللہ تعالیٰ کی کردہ چیزیں ہیں یہ نور ہے نور کی خاصیت یہ ہے کہ خود بھی ظاہر ہوتا ہے اور دوسری چیزوں کو بھی ظاہر کرتا ہے سورج کے نور سے ہم سورج کو بھی دیکھتے ہیں اور دوسری چیزوں کو بھی۔ اگر روشنی نہ ہو تو آنکھ کچھ نہیں دیکھ سکتی، اور ان ہی سے ہم سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور اللہ کائنات کا نور ہے اللہ نور السموات والارض اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔

حدیث مبارکہ: حضور ﷺ نے فرمایا انا من نور اللہ وکل خلائق من نوری یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے اس سے ثابت ہوا ہر جگہ سب جگہ وہی نور موجود ہے۔ اس لئے وہ خود کو دیکھتا ہے غیر کا وجود ہی نہیں اس لئے ہم جو کچھ دیکھتے ہیں اللہ سے دیکھتے ہیں آنکھیں اور نور دو دیکھنے کی چیزیں ہیں اگر آنکھیں ہیں نور نہیں ہے تو کچھ نظر نہیں آئے گا اگر نور ہے آنکھیں نہیں ہیں تب بھی ہمیں کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ دیکھنے کیلئے ہم دونوں چیزوں کے محتاج ہیں نور اور آنکھوں کے۔ اب نور اللہ ہے اور آنکھوں میں بھی اللہ کا نور ہے اور آنکھیں اللہ نے دی ہیں اس لئے نور اور آنکھوں سے دیکھنا گویا اللہ سے دیکھنا ہے اور دیکھتے کس کو ہیں اللہ کو دیکھتے ہیں غیر کا وجود ہی نہیں ہے اللہ کو اللہ سے دیکھتے ہیں اب چونکہ ہماری آنکھوں کا نور وہی ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے بس یہی قریب کا راستہ ہے تمام اذکار و مشاغل کی غرض و غایت یہی ہے ہمارا وجود ہی نہیں ہے یہ کہنا غلط ہے کہ ہم وہی ہیں کیونکہ یہ دوئی ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ہمارا وجود ہی نہیں ہے وجود اللہ کا ہے یہ آسان ترین اور مختصر ترین راہ ہے بس اسی کو سلطان الاذکار اور سلطان المشاغل سمجھو۔

Marfat.com

سورۃ فاتحہ میں وحدت الوجود کا ثبوت: ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ پورا قرآن پاک وحدت الوجود سے بھرا ہوا ہے سورۃ فاتحہ کو لو۔ اس کے دو حصے ہیں شروع سے لے کر ایاك نستعین تک حقائق کا بیان ہے بقیہ حصہ دعا ہے الحمد للہ کے کیا معنی ہیں۔ حمد کے معنی تعریف کے ہیں تعریف کے معنوں میں ہے اس کا مطلب یہ کہ سب تعریف یعنی سب جو کائنات میں ہے اللہ کی ہے۔ یہ وحدت الوجود نہیں تو اور کیا ہے۔ الرحمن الرحیم مالك یوم الدین یعنی وہ رحمٰن ورحیم ہے، مالک ہے قیامت کے دن کا ایاك نعبد و ایاك نستعین یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اب اگر ہم نوکر سے پانی طلب کرتے ہیں تو نوکر میں پانی دینے کی طاقت کہاں سے آئی۔ اور پانی میں پیاس بجھانے کی خاصیت کس نے رکھی۔ نوکر کا پانی دینا اور پانی کا پیاس بجھانا دراصل اللہ کا فعل ہے۔ ایاك نعبدو ایاك نستعین بیان حقائق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اعانت ہمیں کسی سے ملتی ہے وہ دراصل اللہ کی اعانت ہے، اس کے بعد دعا شروع ہوتی ہے۔

Marfat.com

دعا کی تین قسمیں ہیں:۔

1۔ایک دعا قالی ہے جس میں الفاظ کے ذریعہ مراد طلب جاتی ہے۔

2۔دوسری دعائے حالی ہے جیسے بھوکا آدمی سامنے کھڑا ہو جائے جس کہ چہرے پر بھوک کے آثار ہوں اور زبان حال سے کھانا طلب کرے۔

3۔تیسری دعائے استعدادی ہے یعنی اگر انسان میں وہ استعداد پیدا ہو جائے تو خود بخود عطیہ مل جائے۔

آخری دو قسم کی دعاؤں میں خاموشی ہوتی ہے زبان سے کچھ نہیں مانگا جاتا۔

اس کے بعد فرمایا اللہ سے اللہ کو طلب کرنا چاہیے اللہ سے غیر اللہ کو کیوں مانگیں ایک بزرگ سے کسی نے دریافت کیا:

''اگر بغیر طلب آپ کو کوئی چیز مل جائے تو آپ لے لیں گے'' ؟

انہوں نے فرمایا۔

''نہیں! ہم نہیں لیں گے۔ کیونکہ اگر طلب کیا تو عذاب ہے اور بے طلب لیا تو حساب ہے''۔

Marfat.com

نہ عین نہ غیر

اس کے بعد وحدت الشہود کے متعلق گفتگو شروع ہوئی ارشاد فرمایا کہ دراصل وحدت الوجود اور وحدت الشہود کا مطلب ایک ہی ہے۔ وحدت الوجود یعنی ہمہ اوست اور وحدت الشہود سے مراد ہے ہمہ از اوست، لیکن ہمہ از اوست سے ہمہ اوست لازم آتا ہے ''ہمہ از اوست'' یعنی سب کچھ اُسی سے ہے اور ''ہمہ اوست'' یعنی سب کچھ وہی ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے صرف لفظی فرق ہے اصل ایک ہی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب سب کچھ وہی ہے تو نظر کیوں نہیں آتا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے، رات دن کی ضد ہے، سفیدی کی ضد سیاہی ہے، اگر رات نہ ہو تو دن کو دن کون کہے گا۔ اگر سیاہی نہ ہو تو سفیدی کو سفیدی کیسے کہہ سکیں گے۔ اگر دنیا میں کوئی بدصورت نہ ہو تو خوبصورت کو خوبصورت کوئی نہیں کہے گا۔ اب چونکہ اللہ کی ضد نہیں ہے، اس لئے اس کا نظر آنا مشکل ہے، یہی وجہ ہے کہ اذکار و مشاغل سے مدد لی جاتی ہے۔ فرمایا! اس بات کو سمجھنے کیلئے بہترین مثال وہی ہے جو کتاب ''سرِ دلبراں'' میں لکھا ہے یعنی انسان اپنے دل میں ایک خیالی دنیا پیدا کرے۔ جس میں (زمان) انسان، مکانات وغیرہ ساری چیزیں خیالی ہوں، اب جو کچھ اس خیالی دنیا میں ہے اس آدمی سے جدا نہیں ہے سب کچھ وہی ہے نہ (زمان) ہے نہ (مکان) لیکن اس کے باوجود بھی ایک دنیا اس کے دماغ میں بس رہی ہے، آمد و رفت ہے، نقل و حرکت ہے۔ اب اسی پر اس کائنات کو قیاس کرلو، یہ کائنات بھی گویا اللہ تعالیٰ کے خیال کا نتیجہ ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے اس لئے اپنے پیدا کردہ انسانوں کو احساس حیات بھی بخشا ہے ہمیں یہ قدرت حاصل نہیں کہ ہم اپنی دنیا کے بسنے والوں کو احساس حیات دے سکیں، اب کون ہے جو کائنات کو اللہ کا غیر کہہ سکے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ ہم کائنات کو اللہ کا عین بھی نہیں کہہ سکتے۔ دراصل ''عین اور غیر'' متکلمین کی پیدا کردہ

Marfat.com

اصطلاحات ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یا تو ایک چیز عین ہے یا غیر ہے، اس کے سوا دوسری صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر یہی بات ہے تو ہم ان سے دریافت کرتے ہیں کہ آئینہ میں جو آپ کا عکس نظر آتا ہے آپ کا عین ہے یا غیر، اگر عین ہوتا تو آئینہ کے ٹوٹ جانے سے وہ عکس قائم رہتا، عکس پر مٹی ڈالنے سے آپ کے منہ پر بھی مٹی پڑتی اور اگر غیر ہوتا تو آئینہ کے آگے سے ہٹ جانے سے عکس نہ مٹ جاتا۔ اس لئے عکس آپ کا عین ہے اور نہ غیر۔ اور ساتھ ہی ساتھ عین بھی ہے اور غیر بھی۔ تو ثابت ہوا کہ متکلمین کی یہ اصطلاحات ناقص ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے ساتھ یہی تعلق ہے، مخلوق نہ اس کی عین ہے اور نہ غیر، اور عین بھی ہے اور غیر بھی۔

Marfat.com

ایک شیعہ کا وحدت الوجود پر بحث:

حضرت سید ذوقی صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شیعہ مجتہد ہمارے کسی دوست کی معرفت ہم سے ملنے کیلئے آئے۔ کہنے لگے۔

''صاحب میں آپ سے وحدت الوجود پر بحث کرنے آیا ہوں''

ہم نے کہا!

''بہت اچھا لیکن پہلے آپ وحدت الوجود کی تعریف تو کر دیں۔ تا کہ معلوم ہو جائے کہ وحدت الوجود سے آپ کا کیا مطلب ہے۔

کہنے لگے:

''کیا یہ ضروری ہے''؟

ہم نے کہا:

''جی ہاں! جب تک آپ یہ نہ بتائیں کہ وحدت الوجود سے آپ کی مراد قلم ہے یا گھڑی، تو اس پر بحث کس طرح ہو سکتی ہے۔

خیر آپ کم از کم یہ تو بتایئے کہ آپ کس وحدت الوجود پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں؟ یونانی [illegible] ہندوانی، کون سا وحدت الوجود؟ یہ سن کر سٹپٹائے، کچھ گھبرا گئے، کہنے لگے۔

''کیا اس کی بھی قسمیں ہیں''؟

ہم نے کہا:

یقیناً۔

اب شیعہ نے کہا:

Marfat.com

''اچھاتو صرف اتنابتادیجئے کہ آپ حضرات کے ہاں وحدت الوجود سے کیا مراد ہے؟''

ہم نے کہا:

''اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ، اللہ بندہ نہیں ہوسکتا اور بندہ اللہ نہیں بن سکتا۔ اس کے باوجود سب کچھ اللہ ہی اللہ ہے۔

سن کر کہنے لگے۔

''آپ کی پہلی بات تو سمجھ میں آگئی کہ اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ اس کے باوجود سب کچھ اللہ ہی اللہ ہے۔''

ہم نے کہا:

''یہ بات سمجھنے کیلئے آپ کو لنگوٹ کس کر ہماری خانقاہ میں داخل ہونا پڑے گا۔ یہ بات ذکر و شغل اور تزکیہ نفس کے بعد ہی سمجھ میں آسکتی ہے، اس کے بغیر ممکن نہیں''۔

اس کے بعد حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ ہمارے حاجی صاحبؒ کا مقولہ ہے کہ ''ایں راہ رفتنی است گفتنی نیست'' یعنی یہ راستہ باتوں سے نہیں چلنے سے طے ہوتا ہے۔

حضرت حاجی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے۔

''جو کچھ ہم بتائیں وہ کرو۔ اگر چالیس دن کے اندر اندر حقیقت آشکار نہ ہو جائے تو ہم ذمہ دار ہیں۔''

فرمایا کہ ذات کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چاند اور ستاروں میں آفتاب کی روشنی دیکھے، نور آفتاب کا ہے لیکن چاند اور ستاروں میں ظاہر ہے، آفتاب نظر نہیں آتا یہ مبتدی کی حالت ہے۔ اس کے بعد دن کو لو۔ دن کے وقت آفتاب ہی آفتاب ہوتا ہے، اگرچہ چاند ستاروں کا وجود دن کے وقت ہوتا ہے لیکن آفتاب کی روشنی میں نظر نہیں آتے بس آفتاب ہی کا نور نظر آتا ہے، یہ متوسط کی

Marfat.com

حالت ہے۔اس کو وحدت الشہود کہتے ہیں۔یعنی اگر چہ چاند اور ستاروں کا وجود ہے، لیکن صرف آفتاب نظر آتا ہے اس کے بعد ایک شخص ہے جو آفتاب کی روشنی کو چاند اور ستاروں پر پڑتے ہوئے دیکھتا ہے، آفتاب کو بھی دیکھتا ہے اور چاند ستاروں کو بھی دیکھتا ہے، یہ منتہی کی حالت ہے، ایک سمجھدار شخص کیلئے اس مثال سے کسی حد تک وحدت الوجود کی حقیقت سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

Marfat.com

وحدت الوجود

وحدت الوجود کے بانی حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ ہیں آپ وہ پہلے شخص ہیں آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے وحدت الوجود کو مستقل موضوع کی شکل دی۔

وحدت الوجود: تصوف کی اصطلاح میں اس عقیدہ کو وحدت الوجود کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس کی روح سے خداوند تعالیٰ ایک ہے، ہر جگہ موجود ہے اور کائنات کی ہر چیز اس کے وجود اور ہستی میں شامل ہے۔ اب چونکہ ذاتِ حق کی ماہیت کا محدود انسانی دماغ کی سمجھ میں آنا محال اور ناممکن ہے اکابرین نے اس عقیدے کی تفصیل سے کام لیا ہے اور کھلم کھلا نظریہ وحدت الوجود کی تشریح کی ہے شیخ ابنِ عربی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ کام کرنے کا حکم ہوا ہے چنانچہ آپ نے فصوص الحکم میں لکھا ہے کہ اس کا ہر لفظ مجھ سے لکھوایا گیا ہے، اگر میں حقائق بیان نہ کرتا تو جل کر راکھ ہو جاتا۔

خواب: ابن عربیؒ فصوص الحکم کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ مجھے دمشق میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا یہ کتاب فصوص الحکم ہے۔ تم اس کو لوگوں کے پاس لے جاؤ وہ اس علم سے نفع پائیں گے۔ میں نے عرض کیا ہمارا کام سننا اور ماننا ہے اور اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت واجب ہے پس اس کتاب میں وہی القا کرتا ہوں جو مجھ پر القا ہوا ہے۔ اور میں وہی کچھ وارد کرتا ہوں جو مجھ پر وارد کیا گیا ہے۔ اور میں نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں لیکن میں وارث ہوں اور اپنی آخرت کیلئے زراعت کرنے والا ہوں لیکن علمائے ظاہر جن کو ذات وصفات باری تعالیٰ کی تفصیل کا عرفان نہیں انہوں نے حضرت شیخ ابن عربیؒ کی سخت مخالفت کی اور کفر تک کے فتوے صادر کئے

Marfat.com

یہاں تک کہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروری سے جب آپ کے مرید نے حضرت شیخ ابن عربیؒ کے متعلق دریافت کیا تو شیخ شہاب الدین نے فرمایا ھذا رجل زندیق یہ شخص کافر ہے کچھ عرصہ بعد حضرت شیخ ابن عربیؒ کا وصال ہوا تو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے نعرہ مارا اور فرمایا کہ آہ! آج زمانے کا قطب چل بسا۔

اس پر آپ کے مریدین نے عرض کیا حضور آپ نے پہلے تو کافر (زندیق) کہا تھا آج قطب کہہ رہے ہیں، حضرت شیخ شہاب الدین نے جواب دیا کہ میں نے اس لئے کہا تھا تم لوگ ان کی صحبت میں نہ جاؤ کیونکہ وہ ایسے حقائق بیان کرتے تھے جو تمہاری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ اس لئے تم لوگ فتنہ میں مبتلا ہو جاتے۔ حضرت شیخ شہاب الدینؒ عمر سہروردی کے مریدین کون تھے جن کو آپ نے حضرت شیخ ابن عربیؒ کی صحبت سے روکے رکھا، وہ یہ تھے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریاؒ ملتانی، حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ اور حضرت مخدوم جلال الدین بخاری اوچیؒ جیسے اکابر اولیاء جب ان جیسے اولیائے کرام کو ان کے شیخ سہروردیؒ نے وحدت الوجود کی تفصیل سننے سے روک دیا تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ باقی لوگ کیا سمجھیں گے۔

Marfat.com

ملاقات: حضرت شیخ ابن عربیؒ کی ایک دفعہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے ملاقات ہوئی تو کچھ دیر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے رہے۔ بظاہر ایک دوسرے سے بغیر گفتگو کیے علیحدہ ہو گئے، بعد میں لوگوں نے حضرت شیخ شہاب الدینؒ سے پوچھا کہ ابن عربیؒ کے بارے میں کیا کہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ یہ علم حقائق کے دریا ناپید کنار ہیں۔ جن کا علم ان کے بشرہ سے ظاہر ہے، زبان ہلانے کی ضرورت ہی نہیں۔ جب حضرت شیخ ابن عربیؒ سے لوگوں نے شیخ سہروردیؒ کے بارے میں دریافت کیا، حضرت شیخ ابن عربیؒ نے فرمایا از سر تا پا سنت نبویؐ اور عادات احمدیؐ سے بھرے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

نص قرآن سے وحدت الوجود کا ثبوت:

شیخ ابن عربیؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حدیث کان اللہ ولم یکن معہ شیئًا (اللہ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا) میں لفظ کان زمانہ ماضی اور حال دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کان اللہ غفور الرحیما جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ غفور اور رحیم ہے نہ کہ غفور اور رحیم تھا۔ اسی طرح (حدیث) کان اللہ ولم یکن معہ شیئًا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہے اور اس کے ساتھ کسی چیز کا وجود نہیں۔ آیہ کریمہ ھو الاول والآخر و الظاھر و الباطن کا مطلب بھی یہی ہے۔ کہ اول و آخر ظاہر و باطن جو کچھ ہے اللہ ہے۔ نیز حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کل شیءٍ ھالك الا وجھہ (ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے ذاتِ حق کے) اب لفظ ھالك اسم فاعل ہے جس کا مطلب ہے ہر چیز اب اور اس وقت فانی ہے نہ یہ کہ آئندہ فنا ہونے والی ہے۔ اسی طرح سورۃ رحمٰن میں فرمایا ہے کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربك ذوالجلال والاکرام۔ (جو کچھ ہے سب کو فنا ہو رہا ہے سوائے ذاتِ حق صاحب عزت وجلال کے جس کو بقا حاصل ہے) یہاں لفظ فان بھی اسم فاعل ہے۔ جس کے معنی مستقبل کے نہیں بلکہ حال کے ہیں۔ نیز فرمایا اینما تولو افثم وجہ اللہ (جس طرف بھی منہ کرو ذاتِ حق ہے) اس سے بھی ظاہر ہے کہ ہر جگہ ذاتِ حق ہے اور ذاتِ حق سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے اگر ذرہ بھر جگہ بھی ذاتِ حق سے خالی ہو تو ذات پر محدودیت لازم آتی ہے۔ جو کفر ہے۔ نیز فرمایا الا انہ بکل شیءٍ محیط (اللہ ہر چیز پر محیط ہے) یعنی کوئی چیز اس کی ذات سے باہر نہیں نیز فرمایا اجعل الالھۃ الھا و احدا ء ان ھذا لشیئی عجاب (تم نے تمام خداؤں کو ایک بنا دیا ہے یہ کیسی عجیب بات ہے) کفار مکہ اہل زبان تھے اس آیہء پاک کو انہوں نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ اس کی رو سے خدا کے سوا کوئی موجود نہیں۔

Marfat.com

وھو معکم اینما کنتم (وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو) وھو اللہ فی السموات والارض (اور اللہ وہ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے)۔

نحن اقرب علیہ من حبل الورید (اللہ تعالیٰ انسان کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہے)۔

وھو علی کل شئی محیط (اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے)۔

ایک اور آیت میں ہے کہ جب تم میں سے چار آدمی بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں تو پانچوں اللہ ہوتا ہے۔ اور اگر پانچ آدمی مل بیٹھے ہوں تو چھٹا اللہ ہوتا ہے نیز فرمایا فی انفسکم افلا تبصرون (اور تم اپنے اندر کیوں نہیں جھانکتے)۔

ان تمام آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ اور اس سے کوئی جگہ خالی نہیں۔ نیز جس آیت کی رو سے اللہ تعالیٰ کا عرش پر مقیم ہونا ثابت کیا جاتا ہے اس پر بھی غور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کا ہر جگہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ عرش و کرسی کی وضاحت خود قرآن سے سنیئے۔ آیت الکرسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وسع کرسیہ السموات والارض (اس کی کرسی میں آسمان اور زمین شامل ہیں) جب عرش اور کرسی جس پر حق تعالیٰ مقیم ہے، تمام کائنات پر مشتمل ہے تو اللہ تعالیٰ کا ہر جگہ موجود ہونا اسی استویٰ عرش والی آیت سے ثابت ہو گیا۔ امام غزالی سورۃ نور کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ نور السموات والارض میں نور سے مراد نورِ حیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (یعنی نورِ جان ہے) اس نور کی مثال اس قندیل کی ہے جو طاق میں رکھی ہو۔ اور قندیل میں ایک شیشہ ہے جس کے اندر وہ نور ہے۔ نہ شرقی ہے نہ غربی اور وہ بغیر تیل کے روشن ہے۔ طاق سے مراد انسانی جسم ہے قندیل سے مراد قلب اور شیشہ سے مراد روح ہے جو فنفخت فیہ من روحی کا کرشمہ ہے ارشاد باری ہے کہ

Marfat.com

:ان الذین یبا یعونك انما یبا یعون الله ۔

ترجمہ:اے محبوب!بیشک جولوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں درحقیقت (آپ کی نہیں)وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ ید الله فوق ایدیهم ۔ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وما رمیت اذرمیت ولکن الله رمیٰ

ترجمہ:اے محبوب آپ نے (وہ مشت خاک) نہیں پھینکی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے۔

ان آیات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے براہ راست انسان کے ساتھ اپنا قرب بیان کیا۔اور انسان کو صاف صاف بتادیا۔کہ اس کا مالک حقیقی اس سے کہیں باہر نہیں ہے نہ اس سے جدا ہے بلکہ اس کے اندر ہے بہت ہی قریب ہے ہر حال میں اس کے ساتھ ہے۔

Marfat.com

اب حدیث کی طرف آئیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یہ حدیث قدسی ہے) کہ **لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن** (یعنی نہ اپنی زمین میں سما سکتا ہوں اور نہ اپنے آسمان میں لیکن اپنے بندہء مومن کے قلب میں سما سکتا ہوں۔ بخاری شریف کی ایک اور حدیث میں آیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اس قدر ہو جاتا ہوں کہ میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے دیکھتا ہے، اس کے کان بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے سنتا ہے۔ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے پکڑتا ہے، اس کے قدم بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے چلتا ہے۔ نحن اقرب کی قرآنی آیت اور اس حدیث پاک سے قرب کی جو منزل بتائی گئی ہے اس سے زیادہ قرب وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا۔ ان آیات اور احادیث کی بنا پر علمائے اسلام اور آئمہ مجتہدین کا یہی مذہب رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات سے لامحدود ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔

حدیث قدسی ہے۔ **کنت کنزا مخفیا فا حییت ان اعرف مخلقت الخلق الا عرف** یعنی میں خزانہ مخفی تھا۔ (کوئی جاننے والا نہ تھا) پھر میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے عالم اسباب وتکوین بنا کر مخلوق کو پیدا کیا یعنی کائنات کو پیدا کیا تا کہ ظہور پا کر پہچانا جاؤں۔

اسی طرح اس حدیث سے بھی وحدت الوجود ثابت ہے ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے یہ آیہء پاک **ھو الاول والاخر و الظاھر و الباطن** کی شرح یوں فرمائی ہے **ھو الاول**

Marfat.com

وما قبلہ شئی ھو الاخر وما بعدہ شیئی ھو الظاھر وما فوقہ شیئی ھو الباطن وما دونہ شئی ۔ (وہ اول ہے اور اس سے پہلے کچھ نہیں وہ آخر ہے اور اس کے بعد کوئی چیز نہیں وہ ظاہر ہے اور اس سے زیادہ ظاہر کچھ نہیں وہ باطن ہے اور اس کے سوا کچھ موجود نہیں ہے) ایک اور حدیث میں رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تم رسی کو زمین کے آخری سرے تک بھی دراز کرو تو اللہ پر جا کر رکے گی۔ اس سے بھی حق تعالیٰ کا وجود ہر جگہ پر طاری و ساری ثابت ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے۔ **من عرف نفسہ فقد عرف ربہ** جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے رب کو پہچان لیا۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ، ہر چیز میں موجود ہے لیکن ہر چیز میں خدا ہے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اگر زمین کو کھودا جائے، یا درخت کو چیرا جائے تو اندر خدا نکل آئے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے چونکہ ہر چیز حق تعالیٰ کی صفت خلق کا مظہر ہے اس لئے اس کا وجود خدا سے جدا نہیں، کیونکہ صفت موصوف سے جدا نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے درمیان نزاع لفظی ہے حقیقی نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ وحدت الوجود شریعت کے خلاف ہے اس لئے حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندی نے وحدت الوجود کی بجائے وحدت الشہود کا نظریہ اختیار فرمایا جو شریعت کے مطابق ہے۔ حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے جو خود نقشبندی ہیں اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں اپنے رسالہ ''مکتوب مدینہ'' میں لکھا ہے کہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود ایک ہی چیز ہے۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے ان کے مابین صرف نزاع لفظی فرق ہے حقیقی نہیں ہے۔ اسی طرح شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جو ولی اللہ کے پوتے ہیں ۔ وہ بھی نقشبندی مجددی ہیں اپنی کتاب ''عبقات'' میں لکھتے ہیں کہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے درمیان نزاع لفظی ہے حقیقی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ ابن عربیؒ کی کتابوں میں بیسیوں ایسی عبارات ہیں جن سے وحدت الشہود کے معنی نکلتے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات میں بیسیوں ایسی عبارات ہیں جن سے وحدت الوجود ثابت ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کا مطلب ایک ہی ہے۔ لیکن حضرت سید محمد ذوقی شاہ نے اپنی کتاب مضامین ذوقی میں حضرت مجدد صاحب کے مکتوبات کے حوالہ جات دے کر ثابت کیا ہے کہ شروع میں آپ کا مسلک وحدت الشہود تھا لیکن بعد مراتب بلند ہونے پر وحدت الوجودی تجلی ہوئی یہی آپ کا مسلک ہو گیا۔ خود حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بھی وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے درمیان فرق کو نزاع لفظی کہا ہے نزاع حقیقی قرار نہیں دیا۔ آپ نے مکتوبات شریف میں وحدت الوجود کے علمبردار شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی بہت تعریف کی ہے۔

اور عارف باللہ قرار دیا ہے۔ نیز آپ نے بھی فرمایا کہ میرے شیخ حضرت خواجہ باقی باللہؒ وصال

Marfat.com

سے ایک ہفتہ پہلے تک وحدت الوجود پر قائم تھے۔قلیل عرصہ کیلئے وحدت الشہود اختیار کیا اور واصل باللہ ہوئے۔ نیز حضرت مجدد الف ثانیؒ کے والد ماجد حضرت شیخ عبدالاحد چشتیؒ تھے اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے مرید تھے جو وحدت الوجود کے زبردست حامی تھے۔

حضرت مجددؒ کے بعض مکتوبات سے بھی وحدت الوجود ثابت ہوتا ہے۔ جو طوالت کے خوف سے ترک کئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

لاتعین

سیر فی اللہ

فنا فی اللہ

مقام احدیت

الف

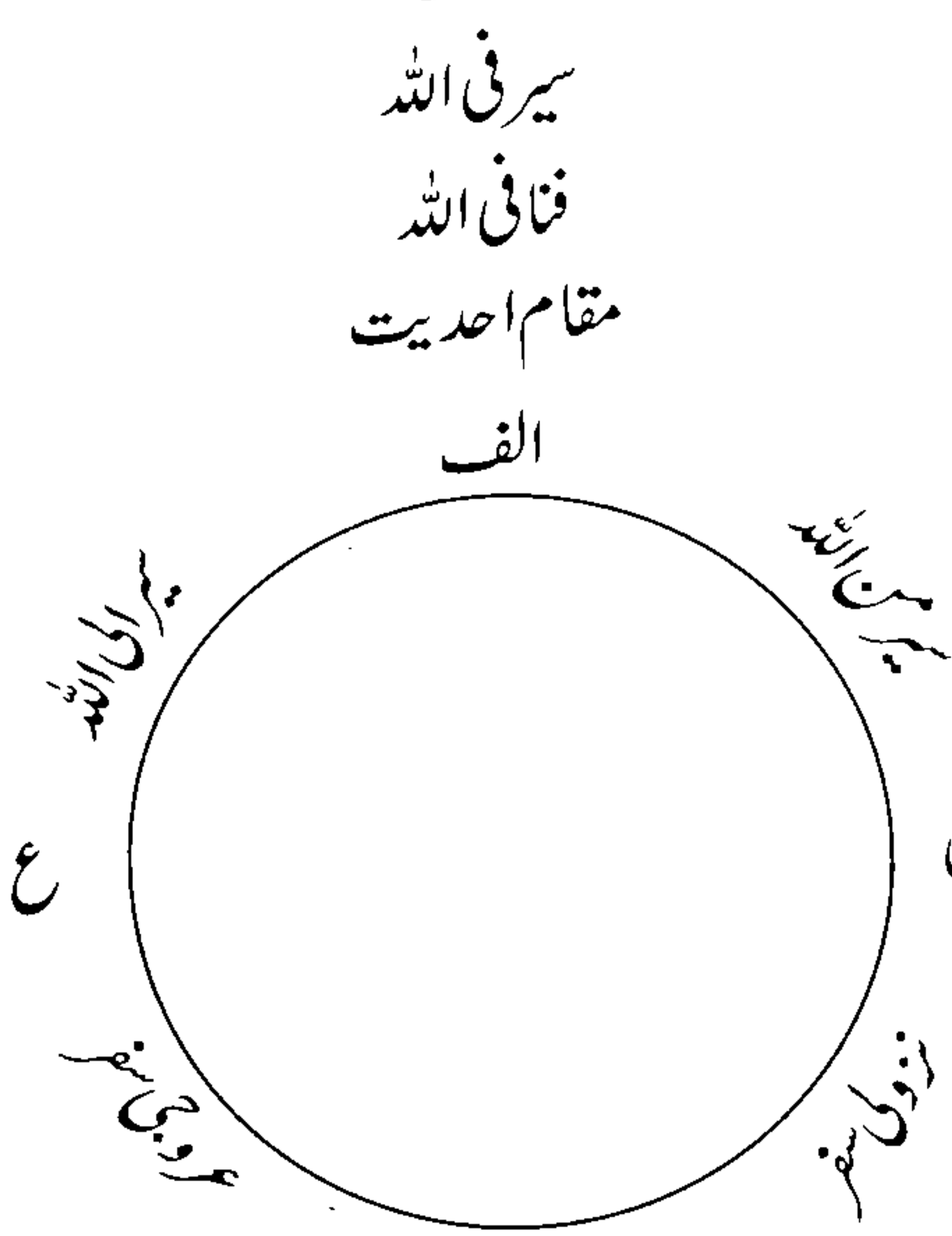

ب

مقام

بقاباللہ

عبودیت

یا

عبدیت

Marfat.com

Marfat.com

عماد بک سنٹر اُردو بازار لاہور

Marfat.com